اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّاَکِیْدُ کَیْدًا ۝

مُشکلات کا روحانی حل

تالیف

سیّد حسن الھاشمی (دیو بند انڈیا)

ترتیب و تشکیل

محمد عبدالرّشید قاسمی لاھور

کتب خانہ شانِ اسلام راحت مارکیٹ / چوک اردو بازار لاہور پاکستان

فون نمبر: 7351120

عنوانات	صفحہ
تعویذ کا شجرہ۔	۲۷
جنات کے اثرات۔	۲۷
بہت سے جنات رابطہ میں۔	۲۸
سلسلہ عملیات شروع۔	۳۰
استخارے کا طریقہ۔	۳۱
ہمارے علماء کی کوشش۔	۳۲
تعویذ کی قسمیں۔	۳۲
ہمارے دعوے۔	۳۳
روحانی انقلاب۔	۳۳
آسیب کھولنے کا طریقہ۔	۳۳
سب کچھ ضروری ہے۔	۳۴
عقیدہ کی شرط اوّلین۔	۳۴
حصول رزق اور روزی کی فراوانی کیلئے	۳۵
عمل کرنے کی ضرورت نہیں۔	۳۵
ہمارے ذاتی معمولات۔	۳۵
بھوت قدموں پر گرتا ہے۔	۳۷
جن سخیر کے سلسلے۔	۳۸
باشرع عالم کی تلاش کریں۔	۳۹
ایک طریقہ کار رنگ۔	۳۹
علم نجوم کی بیماری۔	۵۰
عروج وزوال کی داستان۔	۵۰
محبت یا کاپا کچھ اور؟	۵۱
جواب ضرور لکھیں۔	۵۲
بے چارے غریب طلبہ۔	۵۲
شادی نہ کرنے کا نکتہ۔	۵۳
عورتوں کے مخصوص ایام کے بارے	۵۵
ایک سوال جس کی سوالات۔	۵۵
علم نجوم کی بیماکاری۔	۵۵
آسانی سے محبت کے لئے۔	۵۶
رزق کی فراوانی کے لئے۔	۵۶
ہمارے تحفظ ہزار۔	۵۷
دشمنوں کی دشمنی دوستی میں بدلنے	۵۷
سکون قلب کے لئے۔	۵۷
حفاظت از سحر۔	۵۸

عنوانات	صفحہ
روزگار میں اضافہ کے لئے۔	۶۲
بواسیر کا علاج۔	۶۲
ملازمت نہیں ملتی۔	۶۲
نسیان کا علاج۔	۶۳
جوڑوں کا علاج۔	۶۴
علاج بالشعاع۔	۶۵
بے خوابی کا علاج۔	۶۶
گردے کی پتھری کا علاج۔	۶۶
بچہ کیلئے کی ترکیب۔	۶۷
اولاد نرینہ کیلئے۔	۶۸
آنکھ کھولنے کی ترکیب۔	۶۸
روٹھے ہوئے بچے کا علاج۔	۶۸
دشمن کا لالچ دلا کے۔	۶۸
بیماری کا علاج۔	۶۹
اگر زیر کا بادام کھالے تو۔	۶۹
دردِ سر کی جھاڑ۔	۶۹
کان کے درد کیلئے۔	۶۹
چھپکلی کی بات۔	۶۹
اشوم سے بچنے کے لئے۔	۷۰
دودھ کی کمی دور کرنے کے لئے۔	۷۰
نقرس کا روحانی علاج۔	۷۰
دل کے مچھلے ہوئے کا علاج۔	۷۰
آشوب چشم کی وجہ سے دردِ سر کی بیماری۔	۷۱
رعشے نہیں آئے گا۔	۷۲
یہ کتنے دن کا کیا ہے؟	۷۵
سریانی زبان کے اعمال۔	۷۵
فتح قلعہ کی حقیقت کیا ہے؟	۷۵
قلعہ بند تصرف۔	۷۶
پتھر قلعہ ہے یا کچھ اور؟	۷۷
آہنی کی کشتی۔	۷۷
بیمار دوست کا علاج۔	۷۸
دردِ کمر کا علاج۔	۷۸
حمل کی نگرانی۔	۷۸
حمل ضائع کرنے کی۔	۷۸

عنوانات	صفحہ
طریقہ کامیابی کی ترکیب۔	۸۷
اسم اعظم کیا ہے۔؟	۸۷
بیت الخلاء کی جلن۔	۸۷
حمل کا فعل ہے۔	۸۸
ادھیڑ کی اشارات۔	۸۸
یہ حالات کیسی حالت۔؟	۸۸
مختلف مسائل۔	۸۸
غیر مسلموں کیلئے تعاویذ جواب اختیار نہ کریں۔	۸۹
زوال العقل اور بھولنے کا بادی کونسا؟	۹۳
سن ترک کی مثلی۔	۱۰۰
آشتی تعویذ کی رکاوٹ کا سامنا۔	۱۰۰
غلطی کی نشاندہی۔	۱۰۰
ہمزاد سے باتیں کیجئے۔	۱۰۰
ادھیڑ کی اشارات کا چکر۔	۱۰۱
بچی کا نام۔	۱۰۱
روحانی زائچہ کی ہیئت۔	۱۰۲
کس کس چیز کے ساتھ لکھے جائیں۔	۱۰۲
آنکھ کی بیماری بتانے والا گھر۔	۱۰۳
اعداد نکالنے کی ترکیب۔	۱۰۳
بیماری کا علاج کرنے کا طریقہ۔	۱۰۳
گھر کے دروازوں کا چکر۔	۱۰۵
یہ بیماری عرض ہے۔	۱۰۵
ترقی رزق کے لئے۔	۱۰۶
ہر کام کا علاج۔	۱۰۶
ادھیڑ کی اشارات۔	۱۰۶
شوہر کی مرضی۔	۱۰۶
بادشاہت اور حکومت کا تعاویذ۔	۱۰۶
ستاروں کے اخراج کی بیماری۔	۱۰۸
زائچہ نکالنے کی کوشش۔	۱۰۸
تصویر اور وجود کے کرشمے۔	۱۰۹
آنکھ کا دکھ	۱۱۰
آپ کی طبیعت کی رو کیا ہے۔؟	۱۱۱
ہونے والے حادثہ سے بچنا ممکن ہے۔	۱۱۳
بچوں کی اشارات۔	۱۱۳

لیاتِ حاضرات آسیب و جنات

(صنم خانہ عملیات)

(فوٹو سیٹ مجلد)

دفع کرنے کے ایک سو گیارہ طریقے ○ آنحضورؐ کا خط لکھنے زمین کے جنات
○ حاضرات کے بارہ طریقے ○ بندش آسیب جن ○ جن کو بوتل میں بند
ل اور قابو کرنے کے چار عمل ○ جنات تابع کرنے کے چھ اعمال ○
رض آسیب ○ انسان کو جنات سے بچانے کے لئے ایک مسلمان جن کا تیار
○ عامل کی چلہ کشی (درس عملیات) ○ روحانی سوال جواب ○ جنات کی
○ جنات و مصائب سے نمٹنے کا ہتھیار ○ جن کیا ہے؟ ○ امام غزالی کا ایک
○ جنات سے جنگ ○ عامل جن ○ بائیس جن ایک عورت ○ اس کی
تھی ○ قاتل جن ○ سورۃ جن کی تشریحات ○ اُمّ الصبیان ایک آسیبی
بچے اور ستارے ○ بھوتوں سے نجات پانے کا طریقہ ○ علم الاعداد ○
واب میں دیکھنے کی تعبیر ○

۱۲۰ بڑا سائز قیمت ۴۲۵ روپے ، ڈاک خرچ بذمہ خریدار
انی عملیات و تسخیر، طب و حکمت ، امراض مردان و نسوان
واکاسیر، تصرف و تاریخ کی تفصیلی فہرست کتاب کے ہمراہ روانہ ہوگی۔

ستانِ اسلام راحت مارکیٹ چوک اُردو بازار لاہور پاکستان
فون: ۷۳۵۱۱۲۰

ذکر کرتے رہیں، پھر غسل صحت فرما کر پڑھ کر دم کریں، اس طریق کار سے روزانہ ایک مرتبہ نماز پر دم کریں یہ عمل اصول یہ ہے کہ غسل صحت کے بعد کریں، اور رات کو کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ایک بھائی شوہر کھائے اور ایک بھائی بیوی کھائے۔ اور اگلے دن غسل کے بعد ایک بھائی شوہر اور ایک بھائی بیوی کھائے۔ اور ایک پاؤ کشمش اور سوا تولہ بھنے ہوئے پستے گنتی کے بچوں میں تقسیم کر دیں۔ انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر عمل قرار پائے گا۔

روحانی انقلاب

سوال از محسن اللہ فرید ـــــــــ وٹلی،

السلام علیکم آپ کو دیر سے دیکھا اس بار ضرور سلام عرض کرنے آیا ہوں۔

ایک حادثے کے بعد مجھے بہری نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ میں آپ سے منگی پانا چاہتا ہوں۔ جو تحریر کر رہا ہوں۔

نام نوح بیدائش یوم پیدائش ۱۲ محرم ۱۳۵۸ھ

نام محسن، سال، سعدیہ، اور والد صاحب کا نام، صالح۔

الحمد للہ خواب بہت اچھے آ رہے ہیں۔ پہلے سارے خواب صدیوں اور مہینے کے آتے تھے۔ اب مسجد، نماز، اذان وغیرہ کے خواب نظر آتے ہیں۔

میرے لئے کوئی ہدایت ہو تو تحریر فرمائیں۔

جواب انشاء اللہ حکم ہے کہ اس نے وظیفہ کی برکت سے آپ کے اندر دن میں انقلاب پیدا کر دیا۔ اور آپ کے اندر کی دنیا آہستہ آہستہ بدلنے لگی، جب روشنی کے نہاں خانے میں انقلاب آجاتا ہے۔ تو پھر خواب و خیال بھی بدل جاتے ہیں۔ اور ذہن دو دفعہ ان پر افزائش اور تعداد بندی کی بارشیں ہونے لگتی ہیں۔

اب آپ ایک تسبیح روزانہ دو دفعہ ابراہیم کی پڑھا کریں، اور اللہ کے اسم ذاتی کا ذکر روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ آپ کے حالات بھی بدلیں گے اور آپ کی روحانی قوت میں بھی زبردست اضافہ ہوگا۔

آپ کے لئے جدہ کا دن اہم ہے۔ اور آپ کو اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام "یا مالک" ۳۶۳ مرتبہ پڑھنا۔ انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔

آگ کھولنے کا طریقہ

سوال از ہمت اللہ طبسم ـــــــــ مٹیالہ بھٹیاں۔

میں ایک سوال آپ کے پاس بھیج رہا ہوں ـــ امید ہے کہ آپ اسے سلطانی دنیا میں جگہ دیں گے۔ اور ساتھ میں جوابی پوسٹ کارڈ بھی موجود ہے۔ سوال میں ایک دکان پر بیٹھا تھا اور دکاندار بکوڑی چھان رہا تھا۔ وہ اس کی سب بکوڑی کچی تیار ہو کر تلتی تھی۔ وہ کالی بدبو دار تھا اور ایک

صاحب نے قرآن کی آیت پڑھ کر کے دم کیا تو بالکل بکوڑی ویسی تلی گئی جیسی کہ چاہیئے تھی۔ وہ اس سے پوچھا گیا تو معلوم ہوا کہ کسی نے اس کی آگ کو باندھ دیا تھا۔ تو برائے مہربانی آپ ہمیں آگ باندھنے کا طریقہ اور اس کے کھولنے کا طریقہ بتا دیں۔ میں نوازش ہوگی۔ اور باقی سب ٹھیک ہے۔

جواب آگ باندھنے کے طریقے سے تو واقف نہیں ہوں۔ البتہ آگ کھولنے کا طریقہ بتائے دیتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ آپ جب کسی بھی طرح کی بندش کا شکار ہوں تو یہ آیت اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۳۱ بار پڑھ کر دم کر لیں انشاء اللہ آگ کھل جائے گی۔ اور ہر طرح کی بندش رفع ہوگی۔

اس آیت کا عامل بننے کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ اس آیت کو ۳۱ بار ۳۱ دن تک پڑھیں۔ ۱۱ کے بعد آپ کسی بھی بندش کو رفع کرنے کے لئے اس آیت کو اگر ایک مرتبہ بھی پڑھ کر دم کریں گے تو اللہ کے فضل خصوصی کی بدولت وہ بندش ٹوٹ جائے گی۔ اور مقصد میں کامیابی ملے گی۔ میں کامیابی ہو کر نہ کھلا اور نہ ہی کسی کو اس کے طریقہ بتاتا ہوں۔ تو آگ باندھنے کے طریقہ کے لئے معذرت قبول کریں۔

سب کچھ ضروری ہے

سوال از راجہ رسگلہ ـــــــــ بلوار، کشمیر۔

میں سلطانی دنیا میں پہلی بار لکھ رہا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ پہلی بار اسی کے ساتھ مجھے دیکھ رہا ہوں کہ آپ مجھے ناامید نہیں کریں گے۔

سلطانی دنیا میں سیمر یزم کے بارے میں معلومات ہوتی ہیں۔ میرے پیسیمر یزم، سمریزم کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں۔ مجھے ان چیزوں کا بہت شوق ہے۔ میں تقریباً دو سال تک سمریزم کی مشق کرتا رہا۔ پر مجھے کوئی کامیابی نہیں ملی۔

میں نے ایک سال تک شمع بینی کی مشق بھی کی۔ مٹیلی بھی سیکھنے کے لئے مٹیلی بھی گھر میں لائی تھی۔ میں لکھا تھا کہ شمع بینی کی مشق کرتے کرتے ایک دن شمع کی لو میں کسی عورت کا حسین چہرہ نظر آئے گا۔ پر مجھے ایسا کچھ دکھائی نہیں دیا۔ آپ کو بھی میں لکھ رہا ہوں۔ اور آپ بتا دیجئے گا۔ مجھے سمریزم اور ٹیلی پیتھی سیکھنے کا بہت شوق ہے۔ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ میں سیکھ سکوں گا ـــــــــ اگر میں آپ کے پاس آدمی تو کیا آپ سے ملاقات ہو سکتی ہے۔ کیا آپ مجھے یہ سب سیکھنے کیلئے میری رہنمائی کریں گے۔

امید ہے کہ آپ جواب ضرور دیں گے۔

جواب کسی بھی دستخوان کی اہمیت میں اضافہ کرنے کیلئے دال، چٹنی،

اچار یا کوئی نہ کوئی چیز رکھ دیتے ہیں۔ اگر یہاں آپ کے اعتبار کے لئے لطف کے لئے میں سمریزم اور ٹیلی پیتھی کی مشق کی جاتی ہے جو مانگے کیلئے بطور خاص بہتری ثابت ہوئی ہے ـــــــــ طلسماتی دنیا کے صفحات اس دسترخوان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس دسترخوان پر دال کی بالوں کا اچار بھی بہت اچھا ہوتا ہے کہ دال بھی ہے۔ الو سیدھا تیر کی چٹنی بھی ـــــــــ یہ سب کچھ اپنے قارئین کے ذائقہ کے لئے سالنے کے صفحات پر جاتے ہیں۔ لیکن ان کا اپنا بھی ایک مقام ہے۔ وہ یہ کہ ان سے ذہن کے خانوں کے اندر افزائش پیدا کرتے ہیں۔ اور ہر حال اس کا تعلق اس کے خانوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

میرا ٹرم بھی میں ٹیلی پیتھی اور سمریزم اپنی اپنی جگہ ایک فن کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور ان فنوں کے ذریعہ بھی بہت سے گمراہ فضا کی خدمت کی جا سکتی ہے۔ اور لوگ ان کو سیکھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔ اسی لئے اپنے قارئین میں کسی ذہنی صلاحیتیں پیدا کرنے کے لئے ہم اس طرح کے مواد بھی چھاپتے رہتے ہیں۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی چھاپتے رہیں گے۔ لیکن مجھے یہ بتانے میں کوئی تامل نہیں ہے کہ میں ان فنوں سے بالکل بری نابلد ہوں۔ دس پیسے ٹرم جانتا ہوں۔ اور بری سمریزم کچھ کچھ۔ ان فنوں میں مہارت حاصل کرنے کیلئے اگر آپ کسی ادارے سے رجوع کریں تو بہتر رہے گا۔

میں آپ کیلئے یہ ایک گر ضرور کر دیتا ہوں کہ اگر آپ کو پاؤں عضب کرے۔ آپ کو مدد کرنے والوں میں مہارت عطا کرے۔ اور پھر آپ کو کسی بھی ادارے کی ڈگری رکھنے کی ضرورت نہیں۔

خضاب کی شرعی حیثیت

سوال از محمد قمر ـــــــــ واہ کینٹ۔

میرے والدین بالوں پر خضاب لگاتے ہیں۔ اور ان کا کہنا ہے کہ یہ ضروری ہے۔ اور یہ گناہ ہے۔ جبکہ ایک عالم صاحب مجھ سے لڑ رہے ہیں کہ بال کالے کرنا شرعاً سنت میں ہے۔ اور گناہ بھی ہے۔ اگر سائنسی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو بالوں کے رنگ بدلنے کا کام جو سیل کرتے ہیں ـــــــــ وہ کالا ہونے کی ہی کرتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہ کالی کرتے ہیں۔ اور یہ کالے۔ بات فنوں کی سفیدی دور کرنے کی ہوتی ہے۔

میرے بھائی کچھ مضبوط اور کہنہ مشق عالم ہیں۔ ہو سکے تو ان سے اس بات کی پختگی نائٹ ہو جائے۔ وہ سنت ہونا اصلی

جواب ہم صفحہ مرتب لکھ چکے ہیں کہ سفید بالوں کو سیاہ کرنے کے جوابات کے لئے ہمارے دفتر کے زار الانشاء کو سوالات بھیجا جائے۔

روحانی ڈاک کے کام سے اگر اس طرح کے سوالوں کے جوابات بھی دینے

جائیں گے تو ہمارے لئے بہت مشکل پیدا ہو جائے گی ـــــــــ روحانی ڈاک کا کام ہے کہ ہمیں بہت پانی اگر کوئی سوال بھی ہو تو اس کو خوبصورتی سے حل کر دیا جائے گا۔ اور ہمارے دفتر کے دوسرے شعبہ جات اس کے لئے وقف ہو جائیں گے۔ اور ہمارے لئے بہت مشکل پیدا ہو جائے گی۔ جو ممکن نہیں ہے۔

ہمارے سامنے اس وقت جو حقیقی آپ دونوں حضرات ہیں کہ بالوں کی بات ہے۔ اعتراض کرنے والے کا اعتراض بھی صحیح نہیں ہے۔ اور آپ نے اس پر مشتمل ہے۔

کی بات کی ہے کہ کالے رنگ کا خضاب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں تھا۔ اگر جو آپ کی داڑھی مبارک میں سفید بالوں کی تعداد بہت کم تھی۔ لیکن آپ ان بالوں پر بھی رنگ لگاتے تھے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ سفید بالوں کا رنگ بدلنا صرف جائز ہی نہیں بلکہ سنت ہے۔ لیکن اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ آپ کالے رنگ پر بہتر جانتے ہیں۔ کالے کی تخصیص کیا ـــــــــ اگر رنگ پر بہتر جانتے ہیں ہے تو لال اور کالے کی تخصیص کیا ـــــــــ اگر تخصیص ہوتی تو پھر لال کی ہی ایک بار فرمانے کو کالے رنگ کا استعمال کیا جاتا۔ کہ دوسرا سوال کیا کالوں کو کالے رنگ کے ازواج تھے اگر ہوتا تو پھر رسول خدا کو اس بارے میں کچھ بھی ارشاد فرمانے کی ضرورت نہیں تھی۔ جب ازواج تھے اور اس ازواج سے آپ نے پیار بھی کیا اور کالے رنگ کے بھی جاتے ہوں گے اور یہ بھی ہوتا ہوگا کہ معمول اپنایا ہوا ہوگا۔ اس سے واضح طور پر یہ ثابت ہو گیا کہ آپ نے بالوں کے رنگ کے لئے سفیدی کو بدلنا فرمایا۔ اور کالے رنگ کو پسند نہیں فرمایا۔

ربیعہ کا کنیت جس میں اس طرح کے ارشادات لفظوں کئے جاتے ہیں کو میں بے جھجک کہہ کر کے بولنے کی طرح خضاب کیا ہوں اس کو حسنت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جائے گا۔ یا میں نے بالوں پر کالا رنگ پڑھایا۔ اس نے اس حرام کا رنگا کیا۔ وغیرہ وغیرہ ایسے ہیں اور نادرست کی اصلاح کی جا رہی۔

اصل بات یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں کو اپنی عمر چھپانے کیلئے خضاب کا استعمال کیا کرتے تھے ـــــ اور اپنی عمر کو چھپانا اکثر لوگوں سے بیمار اخلاق پیدا کرتا ہے۔ خصوصاً جب اپنے بالوں کو کالا کر کے اپنے کو جوان ظاہر کرتے تھے۔ اس لئے ایک طرح کا دھوکہ تھا۔ اور شریعت نے دھوکے کو کسی بھی معاملے میں پسند نہیں کیا ہے۔ جب ان باتوں کا کچھ اندازہ دستخط فرما کو بھی ہوا تو آپ نے مخلصانہ طریقوں سے صحابہ کو منع فرمایا۔

آج کے دور میں اور دور حاضر میں بہت فرق ہے۔ اس زمانہ میں لوگوں کی اصلیت کی وجہ سے ۵۰ سال کی عمر سے پہلے سفید بال ہونا اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا۔ جبکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۶۳ سال کی ہو گئی۔ اس وقت آپ کے بالوں میں کچھ کی سفیدی آئی۔ یہ سفید بال آپ کے

ملاقات کے لئے پہنچے تھے، ان پر سفید کی جھلکیاں تھی، داڑھی کو آپنے ہاتھ سے خلال کرتا تھا، آپ کے دونوں کانوں میں بالوں کے گچھے سے جنہیں اصطلاح میں پیپ کہتے ہیں، وہاں سے بھی ہوا ہے کہ بال بہت کم ہیں سفید ہو جاتے ہیں، بعض نوجوانوں کے بال بھی سفید ہونے کی شکایت کرنے لگتے ہیں۔ ایسی صورت حال میں اگر خضاب لگانے کو سب ہی کے لئے ضروری قرار دے دیا جائے تو مشکل پیدا ہوگی۔ اور یہ گفت و شنید ہی میں بوڑھی معلوم ہونے لگے گی۔ اس لئے ہمیں ایسا راستہ اختیار کرنا چاہئے کہ مسلمانوں کی مشکلات بھی حل ہوں۔ جو بڑی ہو چلنا چاہتے ہیں۔ اور شریعت کی اصلاحی بھی پامال نہ ہوں۔

اگر اس دور کے دو اہم اسباب خضاب کا استعمال کریں جس کے بال عالم شباب ہی میں سفید ہونے لگے ہوں تو گنجائش کے لئے اجازت ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ جو لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ لیکن اگر سفید بال کے بڑھنے لگے ہیں تو خضاب لگانے کی بھی ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے کہ ہم کہہ سکیں کہ ہم اس کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ ہاں اگر کسی کو اس سے تسکین ملتی ہے تو اس کی اجازت ہے۔ اور اس کو ضروری قرار دیا جائے۔

بعض عورتیں شوہر کی رضامندی کے لئے خضاب کرتی ہیں ان کا مقصد شوہر کو گمراہ کرنا ہوتا ہے اور دین کی کسوٹی سے یہ ناجائز ٹھہرا۔

جہاں تک اس بات کا ہے کہ اگر شوہر چاہے تو بیوی کو خضاب کرنا چاہئے اگر بیوی کی مقدار کتنی ہونی چاہئے، کپڑوں کی طرح خضاب کرنا چاہئے خضاب کس رنگ کا ہونا چاہئے، اور آیا کس طرح کی استعمال کرنی چاہئے وغیرہ۔ لیکن لا محالہ شوہر کی خوشی اگر مقصد ہو تو بیوی کو اس پر عمل کرنا چاہئے۔ اور اگر کوئی شوہر اس کو ناجائز سمجھتا ہے تو اس کو اس کا حق ہے۔ اور ایک اچھا مسلمان کبھی ایسے معاملات سے تنگ دل نہیں ہوتا۔

آخر میں اس مقررہ مسئلہ کا ایک اور پہلو کہ وہ مسلمان جو کافروں کی مشابہت سے بچنا چاہتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ اس نے زرد بھوری، اس نے سیاہی کو اختیار کیا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ دونوں رنگ آ سکتا ہے۔ لیکن بھوری بہتر ہے۔

آپ نے فرمایا کہ خوب خوشی، زرد اور بھوری، سیاہی کو چھوڑ دیں۔

حرام اور سخت ناراضگی ہے اور اس کی ناراضگی کا موجب بننے والا ان باتوں سے دور رہے وغیرہ۔

اس طرح کے بیانات اور ارشادات کو مختصر اکر کے اتنی کہ ان باتوں میں اُلجھا کر خضاب لگانا کیسا ہے۔ اس بات کی علامت ہے کہ اب شعور دین سے اور عمل اسلام سے مسلمان محروم ہو چکا ہے۔ اشارہ یا کنایہ اور جو سب کو سمجھ آ گئی کی اس دور نے ہمیں کتنا دور سے سوچ کر کے ہمارے بڑے سوال آتا ہے۔

حصولِ ملازمت اور رزق کی فراوانی کیلئے

سوال از مسمات ـــــــــ ـــــــــ کوئی۔

ہم نہیں جانتے کہ آپ نے کون سے کورس میں سیرت صحابیات کو بھی شامل کیا ہے۔ اور آپ کو کس نے مشورہ دیا ہے۔ اس لئے ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ اس کورس کو چھوڑ دیں۔ اور اس کی بجائے کوئی اور کورس کر لیں۔ جس کے ساتھ آپ کو ملازمت بھی مل جائے اور رزق بھی۔

جواب اس مسئلہ کا جواب دینے سے پہلے ہم آپ کو یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم نے آپ کے خط کو کئی بار پڑھا ہے۔ اور اس کے ایک ایک لفظ پر غور کیا ہے۔ ہم آپ کے خط کے ایک ایک لفظ سے آپ کے دل کی تڑپ اور بے چینی کو محسوس کر رہے ہیں۔ ہم آپ کے جذبات کی قدر کرتے ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ دلی ہمدردی رکھتے ہیں۔ ہم آپ کے لئے دعا گو ہیں۔ ہم آپ کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کی مشکل کو حل کرنا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کی پریشانی کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کی الجھن کو سلجھانا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کی مشکل کو آسان کرنا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کی مصیبت کو راحت میں بدلنا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کی تکلیف کو آرام میں بدلنا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کی بے چینی کو سکون میں بدلنا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کی بے قراری کو قرار میں بدلنا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کی بے کلی کو کل میں بدلنا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کی بے تابی کو تاب میں بدلنا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کی بے صبری کو صبر میں بدلنا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کی بے چینی کو چین میں بدلنا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کی بے کلی کو کل میں بدلنا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کی بے تابی کو تاب میں بدلنا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کی بے صبری کو صبر میں بدلنا چاہتے ہیں۔

جواب

لڑکیوں کو اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کے لئے ملازمت کرنی پڑتی ہے۔ اور ملازمت کرنے کے لئے ان کو گھر سے باہر نکلنا پڑتا ہے۔ اور گھر سے باہر نکلنے کے لئے ان کو پردہ کی قید سے آزاد ہونا پڑتا ہے۔ اور پردہ کی قید سے آزاد ہونے کے لئے ان کو دین سے آزاد ہونا پڑتا ہے۔ اور دین سے آزاد ہونے کے لئے ان کو ایمان سے آزاد ہونا پڑتا ہے۔ اور ایمان سے آزاد ہونے کے لئے ان کو اللہ سے آزاد ہونا پڑتا ہے۔ اور اللہ سے آزاد ہونے کے لئے ان کو اللہ کے رسول ﷺ سے آزاد ہونا پڑتا ہے۔ اور اللہ کے رسول ﷺ سے آزاد ہونے کے لئے ان کو اللہ کے رسول ﷺ کی سنت سے آزاد ہونا پڑتا ہے۔ اور اللہ کے رسول ﷺ کی سنت سے آزاد ہونے کے لئے ان کو اللہ کے رسول ﷺ کی سیرت سے آزاد ہونا پڑتا ہے۔ اور اللہ کے رسول ﷺ کی سیرت سے آزاد ہونے کے لئے ان کو اللہ کے رسول ﷺ کی صحابیات سے آزاد ہونا پڑتا ہے۔ اور اللہ کے رسول ﷺ کی صحابیات سے آزاد ہونے کے لئے ان کو اللہ کے رسول ﷺ کی صحابیات کی سیرت سے آزاد ہونا پڑتا ہے۔ اور اللہ کے رسول ﷺ کی صحابیات کی سیرت سے آزاد ہونے کے لئے ان کو اللہ کے رسول ﷺ کی صحابیات کی سیرت کے کورس سے آزاد ہونا پڑتا ہے۔

آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ آپ کو ملازمت کی ضرورت ہے۔ اور

شکر گزار ہوں گا۔

جواب آپ کے عمومی حالات اور مزاج، عادات اور آپ کے نام کا ہجے سفر کے مطابق آپ کی شخصیت کا تعین ہوتا ہے۔ آپ کا نام دستخط اور ہجے کے مطابق ہوتا ہے ——— اس لیے آپ بہت محبت اور وفا کا نمونہ ہیں۔

آپ اپنی زندگی میں طرح طرح کی مشکلات کا شکار رہے ہوں گے۔ ممکن ہے آپ کو کسی بیماری یا شدید دردوں کا غم بھی برداشت کرنا پڑا ہو۔ آپ خود بیمار ہونے کا کوشش کرتے ہوں گے یا مستقل مزاج ہوں گے۔ اپنی دنیا الگ بنانے کا جذبہ بھی آپ میں ہوگا۔ اور اس کی صلاحیت بھی ہوگی۔ آپ خود اپنا پیر بننے کی کوشش بھی کرتے ہوں گے۔ اور بعض اوقات آپ کو کسی کی رہنمائی اور دعا کی بھی ضرورت محسوس ہوگی۔

آپ دل کے صاف ہوں گے۔ لیکن کبھی کبھی معمولی رنجش کی وجہ سے اندر ہی اندر کینہ پیدا ہو جاتا ہوگا۔ جو جلد ہی کافور بھی ہو جاتا ہوگا۔ آپ کی دوستی اور دشمنی کے تناسب کی نشاندہی کرتا ہے۔ آپ کو غیروں میں مقبولیت ملے گی۔ لیکن رشتہ دار بالعموم آپ کے مخالف رہیں گے۔ آپ گھاٹے کا سودا جیسے کرتے ہیں۔ سادہ سی بات پر آپ کی طبیعت خفا سی ہے۔

بعض اوقات معمولی سی بات پر آپ کا شیشہ دل ٹوٹ جاتا ہوگا۔ آپ اپنے موقف پر ہر حال میں ڈٹے رہتے ہوں گے۔ اور یہ صفت آپ کو کبھی اچھے دوستوں سے محروم کر دے گی۔

آپ اور قوت میں خاصے مقبول ہوں گے۔ دھوپ اور گرمی آپ کو راس نہیں کر سکتے۔

یہ باتیں علم الاعداد کی روشنی میں اخذ کی گئی ہیں۔ حقیقت کیا ہے آپ جانتے ہیں یا آپ کا خدا۔

آپ کے لئے ہر انگریزی ماہ کی ۱۰، ۱۱ اور ۲، ۳ تاریخیں اہم ہیں۔ منگل، جمعرات اور جمعہ آپ کیلئے اہمیت کا حامل ہیں۔ آپ کو اللہ کے فضل سے ان ہی دنوں میں کامیابیاں حاصل ہوں گی۔

آپ کے لئے زندگی کا ۳۶ واں، ۴۵ واں، ۵۴ واں اور ۶۳ واں سال خاص طور پر اہم ہوگا۔ ان سالوں میں بالخصوص آپ کو قابل پیار خوشی ملے گی۔ باقی تو حال یہ سال یاد گار ہوں گے۔

آپ مئی، اکتوبر اور دسمبر میں خاص طور پر اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ ان ہی مہینوں میں آپ پر کوئی ہلکی بیماری اثر انداز ہو سکتی ہے۔ آپ کا جسم بھاری ہو سکتا ہے۔ اور آپ کسی بھی وقت عارضہ قلب اور بلڈ پریشر سے مبتلا ہو سکتے ہیں۔ فضا ان خلاؤں سے کچھ بوجھل سی ہے۔

آپ کو سر پر کچھ بوجھ سا محسوس ہوتا ہے۔ بھاری رنگ اللہ اللہ اس سے آپ کو بچائے گا۔ یا قوت کی انگوٹھی آپ کو فائدہ پہنچائے گی۔ روزانہ ۳۶ مرتبہ یا شکور پڑھا

کریں ——— اگر زندگی میں خدانخواستہ کوئی مصیبت پیش آجائے تو یہ عملیات ۲۲۲ مرتبہ روزانہ ۲۱ دن تک پڑھیں۔ آپ کے لئے یہ نوافل اور وظیفہ بھی پڑھیں۔ انشاء اللہ ۲۱ دن کے اندر اندر آپ کو مصیبت سے نجات ملے گی۔

چھوٹے قد سے پریشانی

سوال از: مسز اقبال احمد ——— وکیل (کشمور)

بندہ ناچیز کا نام مسز اقبال ہے۔ میں آپ کے اس رسالے کی مستقل خریدار ہوں۔

اوپر میری مصیبت میری ایک پریشانی ہے۔ وہ یہ کہ میری عمر تقریباً ۳۰ سال کی ہے۔ لیکن میرا قد بالکل چھ یا ساڑھے سال کے بچے جیسا ہے۔ اسی پریشانی نے مجھے بہت مشکل میں ڈال دیا ہے۔ میں جہاں پڑھتی تھی وہاں مجھے ہائی اسکول کی ایک لڑکی چھوٹی گڑیا، گیڈی کہہ کے میرا مذاق اڑاتی رہی۔ یہاں تک کہ کبھی کبھی میرے اپنے بھائی بہن بھی میرے بہت چھوٹے پیر پر میرا مذاق اڑاتے رہتے۔ میں نے کئی ڈاکٹروں وغیرہ سے بھی کئی مرتبہ کچھ اثر نہ ہوا۔ غرض اسی لئے آپ کو لکھ رہا ہوں ——— تاکہ اپنے روحانی علاج کے ذریعے ایک نظر مجھے بھی دیدیں۔ تاکہ میں اس دکھ سے نجات پا سکوں۔

جواب بیٹی صاحب میں جانتا ہوں کہ انسان کا جسم، قد، ذہنی قوت سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن پھر بھی میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ میری اس پریشانی کو دور کریں۔ میں آپ کے لئے دربار خداوندی میں ہمیشہ دعا کروں گا۔

جواب چھوٹے قد سے اتنے ملول مت ہوئیے۔ حضرت علیؓ کا قد بھی چھوٹا تھا لیکن دنیا کے بڑے بڑے قد آور انسان آج بھی ان سے چھوٹے معلوم ہوتے ہیں۔

اپنے کردار اور کیرکٹر کو اتنا بلند کر لیجئے کہ قد کا چھوٹا پن لوگوں کو برا معلوم نہ ہو۔ اگر کسی انسان میں اخلاقی خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اس کا تحسین انسانیت آفتاب دنیا پر چمکنے لگتا ہے۔ تو پھر اس کے جسمانی عیب کون دیکھتا ہے اس دنیا کے بڑے بڑے کتنے بدصورت لوگوں نے اپنی اعلیٰ صفات اور عالی کارناموں کی وجہ سے کروڑوں لوگوں کے دلوں میں اپنی جگہ اور مقام پیدا کیا ہے۔ اور دیکھئے کتنے طویل اور بڑے قد کے لوگ دنیا کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔

قد بڑھانے کیلئے ایکسرسائز وغیرہ کرتے رہیں۔ لیکن قد نہ بڑھنے پر کسی احساس کمتری کا شکار نہ ہوں۔ اور دنیا کا مذاق اڑانے کی پرواہ

نہ کریں۔ اور اپنے دل میں اللہ کی یاد کو بسا لیجئے۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی عزت نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی نماز نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی حج نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی صدقہ نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی خیرات نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی ثواب نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی جنت نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی عزت نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی نماز نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی حج نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی صدقہ نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی خیرات نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی ثواب نہیں۔ اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی جنت نہیں۔

بیٹے کے سلسلے

رہنمائی ——— بہاولپور

جواب ——— ہاں بیٹے کے سلسلے میں آپ نے جو کچھ لکھا ہے اس کے بارے میں ہم یہ کہیں گے کہ آپ کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے آپ کو بیٹیوں سے نوازا ہے۔ بیٹیاں اللہ کی رحمت ہوتی ہیں۔ بیٹیاں اللہ کی نعمت ہوتی ہیں۔ بیٹیاں اللہ کی برکت ہوتی ہیں

کی بحالی کو دیکھا رہے گا۔ لیکن حضرت خاوند خود ہی ناانصافی پر کمر بستہ ہو جائیں تو پھر ساس نند یا نندوئی کے جتنا بھی آڑیں اور بہو کے جتنے بھی پر کتریں کم ہے۔

میں دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے شوہر کو ہدایت دے اور اسکے دل میں آپ کی محبت پیدا کرے۔ محبت ہوگی تو غور و خود ان کی طبیعت انصاف پر چلے گی۔ اور آپ کی تمام آرزوئیں پوری کرنے کی وہ خود فکر کریں گے۔ لیکن اگر محبت ہی نہیں ہوگی تو پھر سارے مسئلے وہاں میں حل ہو جائینگے۔ نہ نصیحت کارگر ہوگی۔ اور نہ ہی دنیا کی کوئی طاقت انہیں ایسا کرنے پر مجبور کر سکے گی۔

آپ ۳۲۰ مرتبہ یا دو دو سو پڑھا کریں۔ انشاء اللہ اس اسم مبارک کے ورد سے ان کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہوگی۔ اور جب آپکی محبت پیدا ہو جائے گی تو بچوں کے ساتھ بھی وہ انصاف کرنے لگیں گے کیونکہ دیکھا یہ گیا ہے جو بیوی سے محبت نہیں کرتا۔ اسے بچوں سے دلچسپی ہوتی ہے۔ نہ گھر گرہستی سے۔

ماسٹر صاحب کی حکمت عملی

سوال از: اسمٰعیل اختر ——— سرگودھا۔

ہم امید ہے وہ کرام آپکے فضل و کرم سے آپ خیر و عافیت سے ہوں گے۔

قابل غور یہ ہے کہ میں آج سے تین سال پہلے دسویں جماعت میں پڑھتا تھا اور ہمارے دسویں کے ماسٹر صاحب کی ایک کتاب غلط اسباب گم ہو گئی۔ انہوں نے کئی لڑکوں سے پوچھا بتایا کہ نہیں پتا۔ اس کے بعد ماسٹر صاحب نے ایک ڈنڈا منگوایا۔ اور اس پر کچھ پڑھا۔ اور ڈنڈے کو ہوا میں گھمایا جب دوسرے دن ہم لوگ پڑھنے آئے تو وہ کتاب کسی نے لا کر ڈیسک کے قریب رکھ دیا۔ اور اس کے بعد ماسٹر صاحب نے کچھ پڑھ کر دھونکا اور اس ڈنڈے کو ہوا میں گھمایا۔

ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ ماسٹر صاحب کا عمل آپ میں ایک نہ ایک دن ثابت کریں گے۔ مالا کہ میرے ماسٹر صاحب کافی عامل بھی تھے۔

وہ حال جو کچھ بھی ہو آپ مجھے اس کی اطلاع کریں۔

جواب دنیا کے حالات ایک جیسے کبھی نہیں رہتے۔ اس لئے ہر پریشانی کے دور ہونے کا بھی وقت ہوتا ہے۔ جو مختلف طریقے عوام کرتے ہیں۔ ہمیں وہ ترجیح دینی چاہئے جس کے کرنے سے کوئی بھی غلط عمل نہ ہو۔ اور نہ ہی کسی کی دل آزاری ہو۔ ہم نے ہمیشہ ایسے ہی طریقے بتائے ہیں۔ جن سے کسی کو نقصان نہ پہنچے۔ اور نہ ہی کسی کی حق تلفی

کی زکوٰۃ کا طریقہ کیا ہے۔؟

کتنے دانوں میں زکوٰۃ ادا کرنی پڑے گی۔ اور جن دانوں کا حصہ زکوٰۃ ادا ہو چکا ہے ان کے ساتھ کیسی اگلے شمارے میں اس کے جواب سے مطلع فرمائیں۔

کیا حروف تہجی کی اگر زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو حروف مقطعات کی بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ یا دونوں کی الگ الگ زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی ــــ بھی وضاحت فرمائیں۔ عین کرم ہوگا۔

جواب قرآن حکیم میں حروف مقطعات کی کل تعداد ۲۹ ہے۔ جو حروف مکرر بیان ہوئے ہیں۔ اگر انہیں حذف کر دیا جائے تو پھر ان کی کل تعداد ۱۴ ہوتی ہے۔ اور یہی حروف حروف نورانی کہلاتے ہیں۔

وہ حروف یہ ہیں۔

ا، ح، ص، ک، ل، ط، ع، ق، ر، ہ، ن، م، ی۔

اکابرین نے فرمایا ہے کہ رجب کی نوچندی جمعرات کو چاندی کے لٹکن پر گزاں حروف مقطعات کو کندہ کرا کر ہاتھ کی انگلی میں پہنیں تو ہر قسم کے حروف دہر اس سے محفوظ و مامون رہیں گے۔ اگر اس انگوٹھی کو پہن کر کسی کام کے لئے دعا کریں گے تو دعا کبھی رد نہ ہوگی۔ اور عزت و شکر سے مجلس برخاست ہوگی۔ اس انگوٹھی کے استعمال سے ہر قسم کے جائز مقاصد میں اللہ کے فضل و کرم سے کامیابی ہوتی ہے۔ اور اگر اس انگوٹھی کو وہ لڑکی یا بہن لے جس کی شادی نہ ہو رہی ہو تو ان شاء اللہ کے فضل و کرم سے کہیں سے پیغام نکاح موصول ہوگا۔ اور شادی ہو جائے گی۔

اگر اس انگوٹھی کو پہن کر کسی غصہ ناک آدمی کے سر پر ہاتھ پھیر دیا جائے۔ تو اس کا غصہ کافور ہو جائے۔

اگر بارش کے پانی میں اس انگوٹھی کو رات کو ڈال دیں۔ اور صبح نہار منہ یہ پانی پی لیں تو قوت حافظہ میں زبردست اضافہ ہو جائے۔

ان کے مقابلے میں ۱۴ حروف، حروف نورانی کہلاتے ہیں۔

وہ یہ ہیں۔

ا، ح، ص، ک، ل، ط، ع، ق، ر، ہ، ن، م، ی۔

ان حروف میں سے جن حروف پر کوئی نقطہ نہیں ہے۔ وہ حروف صوامت کہلاتے ہیں۔ جن کے اوپر نقطہ ہوتا ہے۔ وہ فونی کہلاتے ہیں۔ اور جن کے نیچے نقطہ ہوتا ہے وہ قمری کہلاتے ہیں۔ ان کی مجموعی تعداد کو حروف تہجی کہا جاتا ہے۔ جو کل ۲۸ ہیں۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ جب چاند شرائط شرعیہ میں سے ہر دن شروع ہو جائے اور الف کو ۲۲۲۲ مرتبہ پڑھیں۔ اگر حروف الف الف بھی کہتے رہیں گے۔ تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اگلے سال جب یہ کاروبار کریں۔ اس طرح ۲۸ دنوں میں ۲۸ حروف کا ورد کریں۔ اور ہر حرف کا ورد ۲۲۲۲ مرتبہ کریں۔ ان شاء اللہ تمام حروف کی زکوٰۃ ادا ہو گی۔ اس میں حروف مقطعات بھی شامل ہیں۔ حروف کی زکوٰۃ کے لئے حصار کی شرط نہیں ہے۔ البتہ وقت کی پابندی ضروری ہے۔ جگہ کی پابندی سے اسمیں کمال پیدا ہوتا ہے۔ جگہ کی پابندی کو ضروری قرار نہیں دیا ہے۔

کمرت یا بلایا کچھ اور؟

سوال از: عبدالقادر ــــــــــ گنگا وتی۔

میرا نام محمد عبدالقادر، والدہ کا نام فاطمہ بیگم، والد کا نام محمد عبدالرحیم تھا دوسری عزیت سلیم، میرا پورا نام محمد عبدالقادر رکھا گیا تھا۔ اور مدرسہ میں پورا نام لکھوایا گیا تھا۔ مگر غلطی سے میٹرک کے سرٹیفکیٹ میں صرف عبدالقادر درج ہو گیا ــــ ABDULKHDER اور بعد ازاں ڈگری B.Sc۔ اور ملازمت دفتر ذخیرہ کے سب ریکارڈ میں یہی صرف عبدالقادر درج ہے۔ اور اب یہی نام رائج ہے۔

میں نے میٹرک ۱۹۷۰ء میں پاس کیا۔ اور B.Sc ۱۹۷۳ء میں کیا۔ اور ملازمت ۱۹۷۴ء سے شروع کی۔ اور اب تک وہی ملازمت چل رہی ہے۔

میری تاریخ پیدائش اس طرح ہے۔ ۱۹۵۲-۱-۳۰ بروز منگل۔ شب کے ۹ بجے کے درمیان۔

دیگر میں کچھ پریشان ہوں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ دعا کیا ہے۔ تقدیر کا چکر کہ قوت بازو؟ آپ مراد کرم اس پہلو پر بھی روشنی ڈالیں اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازیں۔

جواب آپ کا نام اصلاً عبدالقادر ہی ہونا چاہیئے تھا۔ اس نام میں وحدت ہے۔ محمد کا جوڑ دو مشترکاموں میں بچ رہتا ہے۔ مثلاً محمد یونس، محمد انس، محمد عاطف وغیرہ۔ جب کسی کا نام اشرف صفاتی نام سے وابستہ ہو تو پھر وہاں محمد اور احمد نہیں لگانا چاہیئے۔ ایسی جگہوں پر صرف عبدالقادر اور عبدالغفار لکھا جاتا ہے۔

غیر ضروری طور پر آپ کے سرٹیفکیٹ میں عبدالقادر درج لکھا گیا۔ اب آپ بے کو عبدالقادر ہی لکھیں۔ اور عبدالغفار ہی بنائیں۔

آپ کا مفرد عدد ۲ ہے۔ اور تاریخ پیدائش کی رو سے آپ کی قسمت کا عدد ۳ ہے۔ سال کا ہم آہنگ عدد ۲ ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے آپ کے اعداد میں کوئی تضاد آپس میں نہیں ہے۔ اور آپ پر کسی بھی طرح کے اثرات بھی نہیں ہیں۔ اور نہ ہی کسی نے کچھ کرایا ہے۔

آپ نے اپنا نام والدہ کا نام، والد کا نام لکھا۔ لیکن اپنی بیوی کا نام نہیں لکھا۔ اور نہ ہی آپ کی تاریخ پیدائش لکھی۔ بعض اوقات میاں بیوی کے

اعداد ہم آہنگ ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے دونوں میں محبت بڑھتی ہے۔ جس اور تاریخ پیدائش کے اعداد کا ضرب دینے سے کامیابی کا عدد پیدا ہونے لگتا ہے۔ اور زندگی میں مدد و تعاون پیدا ہونے لگتا ہے۔ اور مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ کہ کسی نے کچھ کرا دیا یا کوئی ہیبت بچھ پڑ گیا۔ ماہ کنفدریہ کے کوٹ بھیر کے علاوہ بھی کچھ لطیفے ہیں انسان اور بھی کرتا رہتا ہے۔ جو اس کی زندگی میں تبدیلی انقلاب کی بنیاد ڈالتی ہیں۔

لہٰذا آپ کی شادی کی تاریخ آپ کے تاریخ پیدائش کے عدد سے متصادم ہے۔ اور اسی لئے آپ مسلسل گرہوں کا شکار ہیں۔

آپ روزانہ اللہ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ ۱۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ ان شاء اللہ آپ کو خلف تاریخوں کے ٹکراؤ سے نجات ملے گی۔

جواب نوٹ کریں

سوال از: محمد ابراہیم ــــــــــ بلاری رس، الکلہ

آپ کا ماہنامہ الصفاتی دنیا شمارہ اکتوبر ۱۹۸۸ء میں نے پڑھا کافی دلچسپ معلومات حاصل ہوئیں۔ بڑی خوشی ہوئی کہ آج کے اس دور میں بھی ایسے عالم موجود ہیں۔ جو ایسے علم کا ایثار کیا جا رہا ہے۔

میرا ایک سوال ہے۔ شمشاد کنور کے تعلق دنیا صفحہ ۲۵ پر علامہ ابوالکلام آزاد کے بیٹے کی تصویر میں ۱۴۰ قانون کے جمع کیا گیا ہے۔ کچھ کے مشابہ ہے۔ ہمیشہ اس کا جمع کرنا ضروری ہے۔

جواب نوٹ کریں کہ مذکورہ مقابلے میں ۱۴۰ قانون کے سپر مال کل ایک ہیں جمع ہونے ہیں۔ ان کا تعلق مسون دنامہ سے نہیں ہے۔ ماکو سپر مرتبہ جمع کر کے پی نظیر کی کارروائی کرنا ہے۔

طلسماتی دنیا کے 2 آپ نے تین پاکیزہ جذبات کا اظہار کیا ہے ہم اس کی قدر کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ طلسماتی دنیا کی خامیاں دور کر دے۔ اور اس میں اور زیادہ نکھار پیدا کر دے۔ تاکہ اللہ کے بندے اس کی قابلِ قدر خدمات سے مستفیض ہو کر کسی قابل بن سکیں۔ اور ضرورت مندوں کو فائدہ پہنچا کر عمل کا نام روشن کریں۔

یہ بے چارے غیر مقلد

سوال از: ابوالکلام آزاد محمد مرتضیٰ صاحب پاتیہ دلے ــــــ ضمانہ بھیجیں۔

دیگر عرض ہے کہ میں آپ کی بھیجی ہوئی تعویذ کو پہنے ہوئے رہتا ہوں۔ اور ایک سیر سا لگتا ہے۔ جو کہ اہل حدیث ہے۔ جب وہ اس تعویذ کو دیکھتا ہے تو وہ کہنے لگا کہ تم اس تعویذ کو اپنی گردن سے نکال کر پھینک دو کیونکہ ضرور گنڈے پر سور کی ہڈی اور اپنی گردن کی بھینسا لگوئے ہے۔ اور وہ کہتے لگے

کہنے لگا کہ صحیح حدیث میں تعویذ اور گنڈے کو پسند نہیں کیا ہے۔ لہٰذا تم ہمیں ہمارا کر کے اس تعویذ کو اپنی گردن سے نکال کر پھینک دو۔ کیوں کہ تعویذ اور گنڈے کا پہننا شرک ہے۔ یہاں صرف حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ انسان قرآن کی آیت پڑھ کر کے صرف اپنے اوپر دم کر سکتا ہے۔ دکھا اس کو تعویذ بنا کر کے نہیں دے سکتا اور گلے میں حدیث کا اور قرآن کا آیتوں کا حوالہ دیا۔ اور کہا کہ یہ تعویذ اور گنڈے حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ جس کہ ہمیں اس سے متفق اور اس چیز کو نہیں مانتے ہیں اس لئے میں خاموش رہا۔ لیکن میں نے اس بات سے کافی تکلیف ہوئی۔ کیوں کہ ہمیں پورا اس بات پر یقین ہے کہ اگر یہ کام کرنا کفر ہوتا تو ہمارے دیوبند کے علمائے کرام اس کام کو ہرگز نہیں کرتے۔ اور عوام کو بھی اس سے منع کرتے۔

ہمارا یہ کہنے ہیں کہ آپ اس کا مفصل جواب اپنے طلسماتی دنیا میں دیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ تاکہ عوام اس میٹر کو پڑھ کر کے ماکاری حاصل کرے۔ اور اس کے مخالفین کا منہ توڑ جواب دے سکے۔ اور ہمارے لکھنے میں جو غلطی ہو۔ معاف کرنا۔ اور ضرور بہ ضرور میرے اس سوال کا جواب طلسماتی دنیا میں شائع کرنا۔ اور میں طلسماتی دنیا کا بڑے شوق سے منتظر رہوں گا۔

جواب جن باتوں کا ذکر آپ نے فرمایا ہے۔ ان کے بارے میں ہم یہ کہتے ہیں کہ حدیث کہیں ہیں۔ اور حدیث کہیں ہیں۔ اگر اہل حدیث کی کوئی حقیقت ہوتی تو ہم یہ کہتے کہ اہل حدیث کیا ثابت ہیں ــــــ اور حدیث سے کچھ لگاؤ نا اور اپنے سے کسی کا کچھ نا بھی ثابت نہیں ــــــ اگر اہل حدیث کی کوئی حقیقت ہوتی تو ہم یہ کہتے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کی حفاظت کرنے والے سچے مسلمان ہیں۔ وہ ہی اہل حدیث ہیں۔ جب انہیں اہل حدیث نہیں مانا گیا تو ان کے پیدا ہونے والے حضرات کو اہل حدیث کہنا اور ماننا

پوری زندگی کی معلومات سے پورے گی ۔۔۔۔ ایک لے کر نہیں گنڈوں کی
کا سلسلہ ہی کیا بلکہ ہر وہ چیز انہیں دیوار پر مار دینی چاہیئے۔ فیل اب او
ی وقت تک ہے۔ جب انسان امراض کے نہیں ہو۔ یہاں تو صورتحال
یہ ہے کہ تعویذ گنڈوں سے علاج کا سیر ہے جائز ہو ترک کیسے پڑ او
اگر پڑا ہوتا تو جیتے جی اس تعویذ گنڈے کے معاملے کیا ہیں۔ اتنے
ور ہوتا کسی درستے میں بھی ہوتے ۔ انگلی کا بخار نوش کرنے وا
اگر چڑیا کے بچے کے پر تبصرے کرے تو حیرت ہوتی ہے۔

جو لوگ تعویذات کو کفر کے لئے شرک بتاتے ہیں کہ اس شرکی بات ہر عصر
قائم نہیں رہتا۔ وہ اپنا اور گرد و طرف والیں گے تو انہیں اندازہ ہوگا کہ
نے شمار چیزوں پر وہ غیر شعوری طور پر اس سے زیادہ عقیدے بنائے بیٹھے ہیں۔ اگر
تعویذ کا استعمال حرام ہے تو پھر ہر وہ کام جو اس کی طرح ہے۔ یعنی کہ
انہیں ہر انسان بہت سوچ کر استعمال کرتا ہے کہ یہ دوا میں فائدہ ہوتا ہے
اگر دوا کو اللہ کی رحمت کہہ کر کھایا جا سکتا ہے تو تعویذ کو بھی اللہ کی رحمت کہہ کر
لگے میں ڈالا جا سکتا ہے ۔۔۔۔ اس دنیا میں جب دوسری
چیزوں کو ذریعہ اور وسیلے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے تو پھر یہ تعویذ
بالکل کے پیچھے لاکھوں لوگوں نے دوڑنے سے کیا حاصل ہے۔ ان غیر مقلدین کی اس
حرکت نے بات تو بدعت سے بھی آگے بڑھا دی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے غیر مقلد بھائیوں کو حدیث کی
کی خبر نہیں ہے یہ کچھ ملتے جلتے ہیں۔ اس کے لئے ردعمل ہے
ہیں۔ اگر ذرہ سوچ لیا جائے۔ اور کل پر نظر ہو کہ
عقل کو استعمال کر کے سینہ پھلا کر بات کرتے ہیں اور اس لذت کو
ہوا جلتے ہیں کہ ہم تعویذوں کی مخالفت کرنے والوں کے ایمان ہر شک
سلامت کی کمزور تک کہاں تک پہنچتے ہوئے ہیں۔ یہ بھی ایک
ے شعور رویوں ہے۔

سارے ہیں ہمارا کنبہ ۔۔۔۔ اپنے جہاں سے بیگانہ

خلف تو صرف یہ ہے کہ ہر وہ عمل جس میں اللہ کے سوا کسی اور
شخصیت سے استعانت طلب کی گئی ہو وہ شرک ہے۔ اگر تعویذ گنڈے
ہی ہے کہ وہ کفر کو کہ کہ ہو تعویذ کو ہاتھ کی ہڑی سے
کو پکارا ہو۔ تو پھر بے شک یہ تعویذ گنڈے شرک ہوں گے۔ اور اس پر
۔۔۔۔ کفر کو کفر کہنے کی ہمت کرے کہ کوئی تعویذ
کو کہ ہم ہو ہمارا ہو کہ کوئی تعویذ کو کفر
ہو گے۔ اور سوچ کی ہم کچھ نہیں

اللہ کے نام سے اور اس کے ذکر کو ہم ایک کرنے
نہ سلام پڑھنے کی ہوا اور نماز کی نیت کے ساتھ
اور کلمہ پڑھنے کے ۔۔۔۔ کو کیا حاصل ہوگا
کرنے والے
کو نماز کہا جائے گا؟

ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں
ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں
ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں
ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں

شادی پر ہونے کا ڈرامہ

ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں
ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں
ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں
ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ ہو گئے ہیں

صحیح مسلم میں ایک روایت ہے جو حضرت جابرؓ سے مروی ہے۔
انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ
آپ عورتوں حرم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس تشریف لانے سے
کیا کہ رسول اللہ ہم بھی کرتے ہیں آپ نے اس سے منع فرمایا
اس کے بعد وہ نے کہا کہ آپ نے بھی کرنے سے منع فرمایا
سے کے بعد فرمایا کہ اس طرح کی بھی کرنے سے
پہنچا سکتے ہو۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ایک دوسری روایت مسلم شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ
کو کسی سانپ نے ڈس لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی
کرے تو اس کا وجود ہے۔

لوگوں نے پوچھ کر کہ رسول اللہ آپ نے
کرتے تھے جب آپ نے سنا تو فرمایا کہ
سے فرمایا کہ یہ کام کو بلا کر بھی کرا سکتا ہے
ذکر کے طریقے کو سکھا۔ اس کے بعد فرمایا کہ طریقہ صحیح ہے۔ جس میں کوئی
حرج نہیں ہے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
کر دیا گیا۔

اکثر یہ بات کرتے ہیں کہ اگر تعویذ
اس کی جانچ کرو۔ یہ بات کس حد تک صحیح ہے۔ اگر
ہی کلام ہے کے ذریعے کی کوشش کرو۔ اور وہ کچھ اور
دھوکے پر مبنی ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ
کی بات اور کرنے کے استعمال کو ترک
اس کا کہ صحت کے خلاف
اس کا وجود کے
کسی

ہیں اب بھی اس لڑکے سے روز ملتی ہے لیکن کوئی گلہ سے شکوہ نہیں پانچ اور دو سال کی مدت تو صدیوں پر محیط ہے۔ میں یہ کہتی ہوں کہ اس کی سفاری کردہ فیکس بیاسے رشتے دار اور گھر والے اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں پہلے لڑکی کی شادی ہوگی یہ بات ہیں اس کی گھر ہی کی آنکھ کا تارا ہے۔ کل میری اپنی بہن کی وجہ سے شرمندہ ہوگی۔ پہچان کر کے میرے سوال بھائی جب دیں گے اور میری بھتیجی کو دور کر دیں گے۔ برائے آپ کی احسان مند ہوگی۔

جواب آپ کا مسئلہ بہت نازک ہے۔ ایک تو آپ کی عمر بہت زیادہ ہوگئی۔ عورت پر بیس بائیس سال کی عمر میں زیادہ تر اس کو ہی بھاتی ہے آپ نے اپنی عمر ۲۸ سال لکھی ہے۔ اس عمر میں کسی لڑکی کی شادی ہونا بظاہر مشکل ہے۔ یوں اشرچا ہے تو اس دنیا میں کچھ نا ممکن ہے۔ کچھ مشکل ہے۔ ہمارے اس کے اشارے پڑتی ہے اور اس کی ذات اسباب کی محتاج ہوتی ہے۔ وہ سب جانتے ہیں کہ فیکون کا مفہوم ظاہر کر سکتے ہیں۔ وہ قادرِ مطلق بھی ہیں اور عدل والے بھی۔ لیکن ظاہری صورت حال میں آپ کا مسئلہ کچھ مشکل پیچیدہ ہے۔ ایک تو آپ کی عمر زیادہ ہے۔ دوسرے گھر میں آپ کی جو اہمیت شاید شادی شدہ ہے وہ آپ سے عمر میں کافی کم ہے۔ اور توجہ کا مرکز بھی بن جاتی ہے۔ تیسرے مسلمانوں کی یہ عجلت کہ پہلے بڑی بہن کا کریں گے۔ خواہ ڈھنڈی کے انتظار میں چھوٹی بھی بوڑھی ہو جائے۔ آپ کے مسئلہ کو اور زیادہ پیچیدہ بنا لیتے ہوئے ہے۔ اوپر سے آپ اس اس کی کمزوری کا شکار ہیں۔ مل ملا کر آپ کا مسئلہ کافی سنگین اور پیچیدہ ہے لیکن کسی بھی صاحب ایمان کو کسی بھی حالت میں مایوس نہیں ہونا اس لئے کہ مسدے تمام کے تمام بے بس ہو سکتے ہیں۔ مگر بندوں کا خالق کسی بھی حالت سے بے بس اور مجبور نہیں ہے۔ وہ چاہیں تو دیر ہی میں پھول کھل جائے۔ وہ چاہیں تو پتھروں کی کوکھ سے پھوٹنے لگے۔ وہ چاہیں تو نظر رہیں میں سمندر سے آگ لگ سکتے ہیں۔ اور اگر وہ چاہیں پاس کے وہ بھی سے آس کے اُجالے پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان کے لئے تمام نا ممکن امر شر ہونا انہونی مشکل آسان سب برابر ہے۔ اسی لئے ایمان و یقین کے ساتھ آپ اسی کا در وازہ کھٹکھٹائیں۔

ہر بدھ کو سورۃ یوسف پڑھیں۔ اور ہر جمعہ کو سورۃ احزاب تلاوت کریں۔ درود شریف کثرت اور گڑگڑا کے اپنے رب سے اپنی شادی کی دعا کریں وہ مانگنے والی ہے اور وہ ہمارا دوست بھی ہے۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ والا معاملہ ہے۔ ایمان والوں کا وہ دوست ہے اس کے سامنے سے تکلف کی آڑ نہ رکھیں اور اپنے جذبات بلا جھجک دعا میں کہہ دیجئے ——— مجھے امید ہے کہ جب اس نے کسی کو کبھی محروم نہیں رکھا تو وہ آپ کو بھی محروم نہیں رکھے گا۔ اور جلد سے

آپ کی صدق سے لبالب بھری ہوئی دعا ایک دن آپ کی شادی ہو جائے گی۔ فوراً مخلص خیر خواہانہ سے آپ کو مبارکباد دیں گے۔

مولانا منظور نعمانی والے مضمون پر اظہار شکایت

سوال اور قول امیر حمزہ ——— قندیل ڈیرہ موی ہوشنا آباد

آپ کا اپنا خیال ہے یا کسی فقہ اہل کے بیرونی ہے کہ مولانا منظور نعمانی کی سوچ خیالات کو سمجھنے میں ہمیں ناکام رہے۔ ہم ان کی جگہ رہتے تھا۔ لیکن احساس کہ آپ نے جو بات جہاں کہی تھی وہاں ہمیں ہیں ہیں ہوئی یا بعض نہ ہونا یا بعض کہہ کر الفرقان کے فرق کو دبانے کی کوشش کی ہے۔ اصلاح کرنے کے بجائے یہ بہتر اصلاح ہے۔ کیوں کہ آپ کے اس مضمون سے بعض کے مشترک کے بعد ان سے بدگمان ہو گئے ہوں گے۔ شریعت میں حد سے متعلق بیان کرنی چاہیئے۔ کہ برائیاں۔ آپ ہو کچھ کہہ گئے ہیں۔

خود احتساب نفس کی بات ہے کی گئے
اور نکی خصیت پہ خلافت ابھر کر

عکری صد تنی صاحب ہے التماس ہے کہ کم از کم اس کی اصلاح کتابوں میں دینے سے نہیں ہوتی ——— آئندہ ایسے مضمون لکھے تو زیادہ اچھا ہے

کھل گیا جب سے جنم عصبیت شت
ایک ہی نشتر سے کر گئے ہم

جواب ہمیں حیرت ہوتا ہے کہ مولانا منظور نعمانی والے مضمون کو پڑھ کر بعض حضرات کو ناگواری ہوئی ہوگی۔ کیوں کہ مولانا منظور نعمانی اس عصر حاضر کے مروجہ بہت بڑے عالم تھے۔ اور بزرگ بھی۔ لیکن ہم تمام حضرات سے یہاں عرض کرنا چاہوں گا کہ ابوالحسنین صدیقی کے سوچ کی گہرائی تک پہنچنے کی رسائی کریں تو یقیناً طور پر اگر مضمون کا مطالعہ کریں گے تو ہمارا ناں ناری ہوگی۔ لیکن اگر گہرائی میں جائیں گے۔ تو یہ اعتراض نہیں ہوگا کیونکہ ابوالحسنین کے قلم میں مراتے نام جو نرمی پیدا ہوئی تھی وہ سیدنا امام حسینؓ کی بے حرمتی کی وجہ سے ہوئی تھی جس کا ارتکاب کے مصنف نے یزید فیر میادی کتاب لکھ کر کیا تھا۔ اور اس پر حضرت نعمانی صاحب نے تنقیدی مضمون لکھا تھا۔ اور بعض جگہ ایسے لکھے تھے اور کی اللہ تعالیٰ کے لئے زیبا نہ تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ واقعہ کربلا تعصب کے نام پر ایک ایسا زخم تھا اس کی کتاب کے خلاف جب مفکر ملت حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کا ایک تنقیدی مضمون سامنے آیا تھا تو علمائے حق کے صاحبزادے آپ سے باہر ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے مولانا ندوی کے خلاف الفرقان کے صفحات کھول دیئے

لے دے تھی۔ مولانا کی بات کے بعد ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ بعض حضرات کو اس سے علاوہ پتہ نہیں کیا کیا نظر آ گیا۔ وہ اپنے بس بزرگوں کو تنقید کے بعد بھی نہیں کر سکتے۔ جو آپ کے نزدیک معصوم ہیں۔ وہ ہمارے بھی بزرگ ہیں۔ ہم ان کا احترام کرتے ہیں۔ لیکن ہم ان کو معصوم نہیں سمجھتے۔ ہم ان کی غلطیوں کو غلطی کہتے ہیں۔ ہم ان کی غلطیوں کو غلطی کہتے ہیں۔ ہم ان کی غلطیوں کو غلطی کہتے ہیں۔

کیا آپ کے نزدیک مسیلمہ، اسود عنسی کو جھوٹا کہنا توہین ہے۔ کیا ان کے ساتھ ہم بھی ان کو جھوٹا کہنے کے بجائے ان کے ساتھ ادب سے پیش آئیں۔ ان کے ساتھ ہم بھی ان کو جھوٹا کہنے کے بجائے ان کے ساتھ ادب سے پیش آئیں۔ ان کے ساتھ ہم بھی ان کو جھوٹا کہنے کے بجائے ان کے ساتھ ادب سے پیش آئیں۔

آپ نے اپنے خط میں جو شعر لکھا ہے وہ صرف اسلام ہے اور یہ صرف ہر صاحب ایمان کا عقیدہ ہے کہ اس شعر کو صدق دل سے تسلیم کرتے ہیں۔ ہم اپنے خط میں جو شعر لکھا ہے وہ صرف اسلام ہے اور یہ صرف ہر صاحب ایمان کا عقیدہ ہے کہ اس شعر کو صدق دل سے تسلیم کرتے ہیں۔

یاد رکھئے کہ اختلاف دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک اختلاف تو وہ ہوتا ہے جس میں ہم اپنے مخالف کو اپنا دشمن سمجھنے لگتے ہیں۔ اور دوسرا اختلاف وہ ہوتا ہے جس میں ہم اپنے مخالف کو اپنا دوست سمجھتے ہیں۔ پہلا اختلاف وہ ہوتا ہے جس میں ہم اپنے مخالف کو اپنا دشمن سمجھنے لگتے ہیں۔ اور دوسرا اختلاف وہ ہوتا ہے جس میں ہم اپنے مخالف کو اپنا دوست سمجھتے ہیں۔

ہم نے اپنے خط میں جو کچھ لکھا ہے وہ صرف اسلام ہے اور یہ صرف ہر صاحب ایمان کا عقیدہ ہے کہ اس شعر کو صدق دل سے تسلیم کرتے ہیں۔ ہم اپنے خط میں جو کچھ لکھا ہے وہ صرف اسلام ہے اور یہ صرف ہر صاحب ایمان کا عقیدہ ہے کہ اس شعر کو صدق دل سے تسلیم کرتے ہیں۔

یاد رکھئے کہ اختلاف دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک اختلاف تو وہ ہوتا ہے جس میں ہم اپنے مخالف کو اپنا دشمن سمجھنے لگتے ہیں۔ اور دوسرا اختلاف وہ ہوتا ہے جس میں ہم اپنے مخالف کو اپنا دوست سمجھتے ہیں۔ پہلا اختلاف وہ ہوتا ہے جس میں ہم اپنے مخالف کو اپنا دشمن سمجھنے لگتے ہیں۔ اور دوسرا اختلاف وہ ہوتا ہے جس میں ہم اپنے مخالف کو اپنا دوست سمجھتے ہیں۔

ہم نے اپنے خط میں جو کچھ لکھا ہے وہ صرف اسلام ہے اور یہ صرف ہر صاحب ایمان کا عقیدہ ہے کہ اس شعر کو صدق دل سے تسلیم کرتے ہیں۔ ہم اپنے خط میں جو کچھ لکھا ہے وہ صرف اسلام ہے اور یہ صرف ہر صاحب ایمان کا عقیدہ ہے کہ اس شعر کو صدق دل سے تسلیم کرتے ہیں۔

یاد رکھئے کہ اختلاف دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک اختلاف تو وہ ہوتا ہے جس میں ہم اپنے مخالف کو اپنا دشمن سمجھنے لگتے ہیں۔ اور دوسرا اختلاف وہ ہوتا ہے جس میں ہم اپنے مخالف کو اپنا دوست سمجھتے ہیں۔ پہلا اختلاف وہ ہوتا ہے جس میں ہم اپنے مخالف کو اپنا دشمن سمجھنے لگتے ہیں۔ اور دوسرا اختلاف وہ ہوتا ہے جس میں ہم اپنے مخالف کو اپنا دوست سمجھتے ہیں۔

رہے گی۔ اور آہستہ آہستہ مرگ مفاجات کا شکار ہوتی رہے گی۔ اور پتہ بھی نہیں چلے گا کہ اس کی گہرائی موت کی اصل وجہ کیا ہے۔؟

اگر رحمت مل گئی تو انشاء اللہ ہم ہی اس انٹرنٹ کو بتائیں گے۔ کہ واقعہ کربلا میں یزید حسین اور حسینی کا قلم کہاں کہاں ٹھکا ہے۔ اور کہاں کہاں اس نے آوازگی کا مظاہرہ کیا ہے

اپنے خط کے آخیر میں آپ نے جو شعر لکھا ہے۔ وہ جواب آپ کو بھی دعوت فکر دیتا ہے۔ اگر ہم سب اصحاب بس اس لوگ اپنے اپنے گریبانوں میں جھانک لیا کریں۔ تو پھر اس دنیا کی حالت ہی سدھر جائے۔ دوسروں کی غلطیاں نکالنا بہت آسان کام ہے۔ لیکن حق و باطل کے درمیان فرق کرنا اور حق کو برملا واضح کرنا بہت مشکل ہے

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ۔

ایک سوال میں کئی سوالات

سوال از: محمد یوسس ـــــــــ نالیکاڈی۔

فرشتے نور سے بنے ہیں اور اپنی مرضی سے روپ بدل سکتے ہیں جبرائیل ہیں۔ یہ بھی روپ بدلتے ہیں۔

ابلیس کس شئے سے بنے ہیں۔؟ اور کیا یہ بھی روپ بدلنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

جنّ ہیں۔ بھوت، عفریت، یہ کیا ہیں۔؟ اور یہ کیوں کر بنتے ہیں یا کیسے بنتے ہیں۔

موکل کیا کہا ہیں؟ ان کی تعریف کیا ہے۔؟

پیرانہ کس شئے کی بنی ہیں۔؟ پیری نوشت ہے تو اس کا سدّ باب کیوں ہے۔؟ اور جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ پیری کے دو بازو دو لمبے ہوتے ہیں جیسے پرندوں کے۔ کیا یہ حقیقت ہے۔؟

لعنت روح سے کیا مراد ہے۔؟ جہاں تک میری کوتاہ سمجھ آتا ہے۔ روح پاک ہوتی ہے۔ جس کو جسم لطیف بھی کہا گیا ہے۔ جسم نوری کہتے ہیں۔ جسم ناری بھی کہتے ہیں۔ تو پھر یہ روح لعنت کیسے ہوئی۔؟

شیطان کس کس قسم کے ہوتے ہیں۔؟ شیطان کا نوشت کیا ہے۔؟

ایک شبہ میرا یہ کہتے ہیں کہ شیطان کی دو آنکھیں ماتھے میں "ذکر" اور "بائیں" زبان سے "فرج" ہوتی ہے۔ اور یہ اپنے آپ جفتی کرتے ہیں۔ اور اولاد ہوتی رہتی ہیں۔ کیا یہ حقیقت ہے۔

جو محبت تیرے دل میں ہے۔ اللہ میں تجھ ایک کو چھوڑ کر انسان اپنے دل سے محبت نکال دے۔ تو تمام کوتاہیوں کو اپنے قلم سے لکھ سکتا ہے

وہی دیو جبرائیل، موکل، عفریت، شیطان ہیں لیکن آخری سوال میں مسلسل تدریس بسیار کے بعد بھی کہیں سے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ کیا ہیں۔ بھی انسان اور بہت حد تک قنوطیت گر چکا ہے۔

یہ بندے کی سعادت ہے کہ فرشتوں کی دنیا کا تاریک پہلو مدلل معلوم ہو تو محسن سے فلسفہ نار نیا میں معلومات فراہم ہو سکے

جواب گناہ کرنے کی صلاحیت سب کو ہے۔ اور جنات کو بھی ہے۔ اور گناہ کرنے کی صلاحیت ہی ہے۔ اور جنات کو گمراہ کرنے کے لئے کئی کئی کھلیں شئے سے ہوتی ہے۔ ابلیس بھی شئے ہی سے بنا ہے۔ کہتے ہیں۔ اس کے بارے وہ معصوم عن الخطا ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کی حفاظت خصوصی طور پر کی جاتی ہے۔ اور وہ گناہ کی صلاحیت رکھنے کے باوجود گناہ نہیں کرتے۔ جب کہ فرشتوں میں گناہ کی صلاحیت ہی نہیں جنات میں بھی نیک، بد اور کافر مسلمان ہوتے ہیں۔

جنات کا ایک گروہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اسلام بھی لایا تھا اور اسی موضوع پر سورہ جن نازل ہوئی تھی۔ سورہ جن کی ابتدائی آیات یہی ان کی نظر پر ساتھ دیتی ہیں۔

شیطان بھی آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور اس کی اولاد بھی آگ ہی سے پیدا کی گئی ہے۔ لیکن شیطان اور جن میں فرق ہے۔ جنات میں بھی نیکی اور گناہ دونوں کی صلاحیت رکھی گئی ہے۔ لیکن شیاطین میں گناہ کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔

شیطان اعظم ابلیس نے اللہ کی نافرمانی کر کے نیکی کرنے کی صلاحیت ہی کو سلب کروا لیا ہے۔ اب وہ نیکی کرنا بھی چاہے تو نہیں کر سکتا۔ اس طرح وہ مخلوق مخلوقات میں نئی قسم ہو گئیں۔ ایک وہ مخلوق جس میں گناہ کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ وہ فرشتے ہیں۔ ایک وہ مخلوق جس میں نیکی کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ وہ شیاطین ہیں۔

ایک وہ جن میں نیکی اور گناہ دونوں کی صلاحیت ہے۔ انسان اور جنات ہیں۔ ان میں سب سے اعلیٰ حیثیت انبیاء کی جماعت ہے جو گناہ کی صلاحیت کے باوجود گناہ نہیں کرتی۔ اس لئے ان کا درجہ فرشتوں سے بھی بڑھا ہوا ہے۔

بلاشبہ فرشتے مختلف روپ اختیار کر سکتے ہیں۔ حضرت جبرئیل امین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مختلف روپ میں آیا کرتے تھے۔

فرشتوں کی طرح جنات بھی چاہیں تو روپ بدل لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جسم بدلنے کی صلاحیت عطا کی ہے۔

موکل بھی فرشتوں کی ایک قسم ہے جو مناسب مقام میں اللہ کے

حکم پر بندوں کی مدد کرتے ہیں اور خصوصی اختیارات کے ذریعہ بندوں کے تابع بھی ہو جاتے ہیں لیکن جنات اور موکلین کو تابع کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ عامل لوگ جنات کے ذریعہ مدد کی درخواست کرتے ہیں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن کسی بھی جن سے اللہ کے دوست کی مدد کرنے کا کام لینا اور اللہ کے دشمنوں کی مدد کرنے پر جنات کو مجبور کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ اللہ کے نیک بندوں کی مدد کرنے کا کام لینا اور اللہ کے دشمنوں کی مدد کرنے پر جنات کو مجبور کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ مثلاً حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنات کو اللہ کے دشمنوں کے خلاف جنگ کرنے پر مامور کیا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک مرتبہ ایک جن نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دربار میں حاضر ہو کر اپنے اسلام لانے کی خبر سنائی تھی۔ اس طرح جن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دربار میں حاضر ہوا تھا۔ اس طرح کے کئی واقعات ہیں۔

آپ نے پوچھا ہے کہ پری کس شئے کی بنی ہے۔؟

اگر میں آپ سے پوچھوں کہ پہاڑی کس شئے کی بنی ہوتی ہے۔؟ تو آپ کا جواب کیا ہوگا

اللہ تعالیٰ نے تمام جنات کو ایک آگ سے پیدا کیا ہے اور تمام انسانوں کو ایک ہی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ ایسا بھی نہیں ہوا کہ اللہ نے کچھ انسانوں کو کالی مٹی سے اور کچھ کو سفید مٹی سے پیدا کیا ہو۔ اللہ نے آدم علیہ السلام کو بھی ایک ہی مٹی سے پیدا کیا تھا۔ جس میں ہر طرح کی مٹی شامل تھی۔ اسی طرح جنات کو بھی ایک ہی طرح کی آگ سے پیدا کیا ہوا تھا۔ اللہ نے انسان کو خلافت ارضی کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور جنات کو انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ خلافت ارضی کا مطلب ہے کہ دنیا کے تمام وسائل پر انسان کو اختیار دیا گیا ہے۔ اور جنات کو انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اللہ نے انسان کو اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا کے وسائل کو جس طرح چاہے استعمال کرے۔ اور جنات کو انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اللہ نے انسان کو اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا کے وسائل کو جس طرح چاہے استعمال کرے۔ اور جنات کو انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔

جنات کی خلقت کے بارے میں مختلف روایات آتی ہیں۔ صحیح روایت یہ ہے کہ جنات کو آگ کے ایک شعلہ سے پیدا کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کا جسم لطیف ہوتا ہے۔ اور وہ انسان کو نظر نہیں آتے ہیں۔ لیکن بعض مواقع پر جنات انسانوں کے سامنے آتے ہیں۔ اور انسانوں کی طرح ہی نظر آتے ہیں۔ اور انسانوں سے باتیں بھی کرتے ہیں۔ اور کھانا بھی کھاتے ہیں۔ اور انسانوں کی طرح ہی ان کی موت بھی واقع ہوتی ہے۔ اور انسانوں کی طرح ہی ان کی نسل بھی چلتی ہے۔ اور جنات میں بھی انسانوں کی طرح ہی مرد اور عورت ہوتے ہیں۔ اور جنات میں بھی انسانوں کی طرح ہی شادی بیاہ ہوتا ہے۔ اور جنات میں بھی انسانوں کی طرح ہی توالد و تناسل کا سلسلہ چلتا ہے۔ اور جنات میں بھی انسانوں کی طرح ہی مذہب پایا جاتا ہے۔ جنات میں بھی انسانوں کی طرح ہی مسلمان، کافر، یہودی، عیسائی وغیرہ ہوتے ہیں۔ اور جنات میں بھی انسانوں کی طرح ہی اچھے اور برے جنات ہوتے ہیں۔ اور جنات میں بھی انسانوں کی طرح ہی نیک اور بد جنات ہوتے ہیں۔ اور جنات میں بھی انسانوں کی طرح ہی جنت اور جہنم کا تصور ہوتا ہے۔ اور جنات میں بھی انسانوں کی طرح ہی جنت اور جہنم کا تصور ہوتا ہے۔

جنات کی خلقت کے بارے میں مختلف روایات آتی ہیں۔ صحیح روایت یہ ہے کہ جنات کو آگ کے ایک شعلہ سے پیدا کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کا جسم لطیف ہوتا ہے۔ اور وہ انسان کو نظر نہیں آتے ہیں۔ لیکن بعض مواقع پر جنات انسانوں کے سامنے آتے ہیں۔ اور انسانوں کی طرح ہی نظر آتے ہیں۔ اور انسانوں سے باتیں بھی کرتے ہیں۔ اور کھانا بھی کھاتے ہیں۔ اور انسانوں کی طرح ہی ان کی موت بھی واقع ہوتی ہے۔ اور انسانوں کی طرح ہی ان کی نسل بھی چلتی ہے۔ اور جنات میں بھی انسانوں کی طرح ہی مرد اور عورت ہوتے ہیں۔ اور جنات میں بھی انسانوں کی طرح ہی شادی بیاہ ہوتا ہے۔ اور جنات میں بھی انسانوں کی طرح ہی توالد و تناسل کا سلسلہ چلتا ہے۔ اور جنات میں بھی انسانوں کی طرح ہی مذہب پایا جاتا ہے۔ جنات میں بھی انسانوں کی طرح ہی مسلمان، کافر، یہودی، عیسائی وغیرہ ہوتے ہیں۔ اور جنات میں بھی انسانوں کی طرح ہی اچھے اور برے جنات ہوتے ہیں۔ اور جنات میں بھی انسانوں کی طرح ہی نیک اور بد جنات ہوتے ہیں۔ اور جنات میں بھی انسانوں کی طرح ہی جنت اور جہنم کا تصور ہوتا ہے۔ اور جنات میں بھی انسانوں کی طرح ہی جنت اور جہنم کا تصور ہوتا ہے۔

پری کے بارے میں جو مختلف روایات آتی ہیں۔ ان میں سے ایک روایت یہ ہے کہ پری کو بھی جن کی طرح آگ کے ایک شعلہ سے پیدا کیا گیا ہے۔ پری کے جسم پر بھی جن کی طرح لطیف ہوتا ہے۔ اور پری بھی جن کی طرح انسانوں کو نظر نہیں آتی ہے۔ اور پری بھی جن کی طرح انسانوں سے باتیں بھی کرتی ہے۔ اور پری بھی جن کی طرح انسانوں کے ساتھ کھانا بھی کھاتی ہے۔ اور پری بھی جن کی طرح انسانوں کی طرح ہی مرتی ہے۔ اور پری بھی جن کی طرح انسانوں کی طرح ہی توالد و تناسل کا سلسلہ چلتا ہے۔ اور پری بھی جن کی طرح انسانوں کی طرح ہی مذہب پایا جاتا ہے۔ پری بھی جن کی طرح انسانوں کی طرح ہی مسلمان، کافر، یہودی، عیسائی وغیرہ ہوتی ہے۔ اور پری بھی جن کی طرح انسانوں کی طرح ہی اچھی اور بری ہوتی ہے۔ اور پری بھی جن کی طرح انسانوں کی طرح ہی نیک اور بد ہوتی ہے۔ اور پری بھی جن کی طرح انسانوں کی طرح ہی جنت اور جہنم کا تصور ہوتا ہے۔ اور پری بھی جن کی طرح انسانوں کی طرح ہی جنت اور جہنم کا تصور ہوتا ہے۔

پری کے بعض معنی خوبصورت کے ہیں۔ خوبصورت لڑکی کو پری چہرہ کہا جاتا ہے۔ اچھے گھر کو پری خانہ کے الفاظ عام طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ جہاں تک لڑنے کی بات ہے تو جنات کو اللہ نے لڑنے کی صلاحیت دی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی فرمائش پر ایک جن نے ملکہ بلقیس کے تخت کو پلک جھپکنے میں اڑا کر حاضر کر دیا تھا۔ وہ آگ کے ایک شعلہ سے پیدا ہوا تھا۔ پری کے بارے میں

پائیدار طمانیت حاصل نہ ہو۔ اللہ کے نیک بندوں کے سامنے جائیداد
اور دنیا کی مختلف چیزیں ہیچ سمجھی جاتی تھیں۔ اور اپنے گھٹنے ٹیکنے تھے
اللہ کے آگے۔ تو اسی خوبی کو ہم اپنے اندر پیدا کریں۔ کائنات، طاقت، دولت
کو کیسے تابع کر لیں کہ انسان کی روحانی قوتیں بیدار ہوں۔ اللہ کی سلسلہ نافرمانی کی وجہ سے
پریشان ہو کر مرنے کے بعد بھی انسان کو دیکھ رہا ہے۔ جنات بھی انسانوں کے ڈرنے
کرتے ہیں۔

آج کل اگر کوئی انسان اپنی چھپی ہوئی صلاحیتوں کو بیدار کرنے اور اپنی
کھوئی ہوئی طاقتوں کو اجاگر کرنے کی ابتدا کرے اور پھر نگاری کے
لئے جائے تو جنات بھاگ جاتے ہیں۔ اللہ کے آگے جھک جاتے ہیں۔
اور سب انسان کی غلامی اور چاکری کرنے میں فخر کرتے ہیں۔

علم نجوم کی جانکاری

سوال از: عزیز احمد

میں آپ کے رسالے "سلسلہ روحانی دنیا" کا قاری ہوں۔ ہر مرتبہ کوشش
ہوتی ہے کہ ہر ماہ اس کا مطالعہ کروں۔ "سلسلہ روحانی دنیا" واقعی بیش بہا
قیمتی خزانہ ہے۔ اس سے ہر خاص و عام مستفید ہو سکتا ہے۔ لیکن پھر بھی
میری ناقص عقل کچھ باتیں سمجھنے سے قاصر ہیں۔ جیسے کہ "ساعت عطارد
"زحل کی ساعت" "شمسی کی ساعت" "برج عقرب" "قمر کی ساعت" "برج عقر
کا پانچواں درجہ طلوع"

برائے کرم تمام اصطلاحات کی وضاحت فرما دیں۔ غلامانہ تحریر کریں۔
کیوں کہ مندرجہ بالا الفاظوں کا مفہوم سمجھنے میں مشکل ہو رہی ہے۔
برائے مہربانی مستقل کے موضوع پر مفصل روشنی ڈالیں۔
آپ کے جواب ہوں گے۔ ہماری دنیا میں ہر سال تین موسم ظہور پذیر
ہوتے ہیں۔ گرمی، سردی اور برسات۔ اور تینوں موسم نظام شمسی
اور نظام آب و باراں ہی کی وجہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ سورج ایک سال
میں ۱۲ برجوں کا سفر طے کرتا ہے۔ سورج جب برج ثور میں داخل ہوتا
ہے تو موسم گرما کی بنیاد پڑتی ہے۔

سورج جب برج اسد میں داخل ہوتا ہے تو برسات شروع ہو جاتی
ہے۔ اور سورج جب برج قوس میں داخل ہوتا ہے تو دنیا میں سردی
کا موسم جڑ پکڑنے لگتا ہے۔ موسموں کی تبدیلی میں انسانی جذبات اپنا
کام کرتی ہیں۔ اور یہ سب کچھ اس نظام کے تحت ہوتا ہے۔ جو کائنات
کے وقت اللہ نے طے کر دیا تھا۔

جس طرح یہ سال موسم ہوتا ہے اسی طرح ہر سال ماہ اور دن کی تقسیم

کا موسم تبدیل ہوتا ہے۔ ایک انسان کے سامنے گزرے
لگ آجاتے ہیں۔ اور ہر لمحہ کی بدلتے ہیں۔ جب قمر
تو انسان اگر مٹی کو ہاتھ لگائے تو وہ سونا بن جاتی ہے۔ اور
کے سامنے گردش میں ہوتے ہیں تو گردہ سونے کی
وہ سونا بھی مٹی بن جاتا ہے۔ تقدیر کی بساط پر ستارے
و ماہتاب کی رفتار اور چال سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔

علم نجوم ایک وسیع علم ہے جس میں غیب کی باتیں بتائی جاتی ہیں۔ دراصل
ہے۔ اسلئے کہ پیش آنے والی بات کے بارے میں کچھ عرصہ پہلے
ساتھ اللہ تعالیٰ کے ماسوا کوئی دوسرا واقف نہیں ہے۔

جو علم کسی دوسرے زمانے کے بارے میں ہمیشگی باتیں کرے
بلکہ وہ عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کے
زوج میں داخل اور خارج ہونے کو مبارک اور غیر مبارک کہا ہے
کہے وہ قرآن سے نہیں ٹکراتی۔

ماہر نجوم سے وہ زمانہ محض ماہ پائمنٹ سے یہ اندازہ لگا
کہ فلاں وقت فلاں ستارے کی حکومت ہوتی ہے۔ اور فلاں ستا
مبارک ہے۔ اور فلاں غیر مبارک۔ مبارک ستاروں کی حکومت میں
مبارک۔ اور غیر مبارک ستاروں کی سائنس میں غیر مبارک کہا جا
جاتے ہیں۔ فوائد حاصل کئے جاتے ہیں۔

مشہور علم سات ستارے ہیں۔ اور ۱۲ برج ہیں۔ اور یہ سا
ستارے مسلسل چلتے پھرتے رہتے ہیں۔ اور یہی انسانوں کی قسمت پر
ماذن اللہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ وہ سات ستارے یہ ہیں۔

سورج، چاند، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، زحل۔

اور وہ ۱۲ برج جن میں یہ ستارے داخل ہو کر پھرتے رہتے ہیں۔

حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس،
جدی، دلو، اور حوت۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے سوال کا جواب دیتے وقت میں
بارے میں کچھ تفصیلات آپ کے گوش گزار کر دوں۔ تاکہ طمانیتی دنیا کے
دوسرے قارئین کو بھی اس بارے میں اطلاعات حاصل ہو جائیں۔

سب سے پہلے بات ذہن نشین رکھیں کہ تمام ستارے سورج کے گرد گھو
چند اور ہر گردش کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے فاصلے ایک دوسرے سے مختلف
ترتیب بعضوی عطارد کا سیارہ کبھی کوئی ستارہ زمین سے کم فاصلے پر ہوتا ہے
اور کبھی بہت دور ہو جاتا ہے۔ مثلاً کبھی یہ زمین کے نزدیک سے نزدیک تر ہوتا ہے

[illegible]

[illegible] ہوتا ہے۔ اور اس ستارے کا طلوع [illegible] سورج کے برابر ہوتا
ہے۔ یہ ستارہ زمین سے دو کروڑ ۸۰ لاکھ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔
اس کی لمبائی چوڑائی ۵۰۰ کلومیٹر ہے۔ یہ ستارہ ۳۶۵ دنوں میں ایک مرتبہ سورج کا سفر
طے کرتا ہے۔

عطارد اس ستارے کا طلوع [illegible] سورج کے برابر ہوتا
ہے۔ یہ ستارہ زمین سے دو کروڑ ۸۰ لاکھ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔
اس کی لمبائی چوڑائی ۵۰۰ کلومیٹر ہے۔ یہ ستارہ ۳۶۵ دنوں میں ایک مرتبہ سورج کا سفر
طے کرتا ہے۔

زہرہ ستارہ [illegible] کروڑ میل کے فاصلے پر ہے۔ اس کی
لمبائی چوڑائی ۱۲۰۰ کلومیٹر ہے۔ یہ ستارہ ۲۲۵ دنوں میں ایک مرتبہ سورج کا سفر مکمل کرتا ہے۔

زمین ہمارا ستارہ ہے۔ اور ہم اس پر رہتے ہیں۔ یہ سورج سے
۹ کروڑ ۳۰ لاکھ میل کے فاصلے پر ہے۔ اس کی لمبائی چوڑائی ۳۶۰۰ میل
ہے۔ یہ ستارہ ۳۶۵ دنوں میں ایک مرتبہ سورج کا سفر مکمل کرتا ہے۔

مریخ یہ ستارہ زمین سے بہت چھوٹا ہے۔ یہ سورج سے
۱۴ کروڑ ۷۰ لاکھ میل کے فاصلے پر ہے۔ اس کی لمبائی چوڑائی ۴۰۰۰ میل
ہے۔ یہ ستارہ ۶۸۷ دنوں میں ایک مرتبہ سورج کا سفر مکمل کرتا ہے۔

مشتری یہ ستارہ زمین سے ۱۴۵۰ گنا بڑا ہے۔ اس کی لمبائی
چوڑائی کوئی ہزار میل ہے۔ یہ زمین سے اڑتالیس کروڑ میل کے
دوری کے فاصلے پر ہے۔ اس ستارے کی رفتار بہت سست ہے یا یہ

نظرِ تثلیث کے مقابلے میں اکثر کبھی جاتی ہے۔

نظرِ مقابلہ یہ کامل دشمنی کی نظر ہے۔ اس وقت دو ستارے ایک دوسرے کے سامنے ڈٹ کر دشمنوں کی طرح کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے درمیان ۱۸۰ درجے کا فاصلہ ہوتا ہے۔ اس وقت اگر عظمت، اضافت، کسی کا نظارہ کرانے، کسی کو بیدار کرانے، کسی کی مدد وغیرہ کرانے کے تعویذات کیے جائیں تو بازوں اللہ بہت جلد اپنا اثر دکھاتے ہیں۔ یہ گھڑی تحس اکسیر کہلاتی ہے۔

تثلیث جس نظر کو کہتے ہیں، جس میں دو ستاروں کے درمیان ۱۲۰ درجے کا فاصلہ پایا جاتا ہے۔ یہ نظر دشمنی کی نظر ہوتی ہے۔ اس میں بھی نظرت، اور عداوت کے تعویذ لکھے جاتے ہیں۔ اسے علم نوم کی اصطلاح میں تحس اکسیر کہتے ہیں۔

ستاروں کو بعض بروج میں مقام شرف حاصل ہوتا ہے۔ اس وقت اس ستارے کی قوت پورے شباب پر ہوتی ہے اور دنیاوی امور میں وہ قوت اپنی صلاحیت اور صفات کے مطابق پوری شدت کے ساتھ اثر انداز ہوتی ہے ——— چاند برج ثور کا شرف برج ثور میں ہوتا ہے۔

عطارد کا شرف برج سنبلہ میں ہوتا ہے ——— زہرہ کا شرف برج حوت میں ہوتا ہے۔

شمس کا شرف برج حمل میں ہوتا ہے ——— مریخ کا شرف برج جدی میں ہوتا ہے۔

مشتری کا شرف برج سرطان میں ہوتا ہے اور زحل کا شرف برج میزان میں ہوتا ہے۔

مثلاً جب شمس کو برج حمل میں مقام شرف حاصل ہوتا ہے اس وقت اس کی قوت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ اس وقت سونے، گئے کاروبار ترقی کے تعویذ حد سے زیادہ موثر اور مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اور ہی غلطی نہیں کرتے ——— مثلاً زہرہ کو برج حوت میں شرف کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ اور اس وقت اسکی قوت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ یہ وقت مال ایک مرتبہ آتا ہے۔ اور بہت ہی لمبی وقت ہوتا ہے۔ اس وقت نے چاندی کے پترے پر تسخیر کے نقش بنائے جاتے ہیں۔ جو بے حد موثر تے ہیں۔ اور کبھی غلط نہیں کرتے۔

جس طرح مختلف برجوں میں مختلف سیاروں کو شرف کا مقام حاصل ہے۔ اور اس وقت ان کی قوت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح برجوں میں جا کر یہی ستارے ہبوط میں آجاتے ہیں۔ اور ہبوط میں ان کی قوت کئی گنا گھٹ جاتی ہے اور کبھی کبھی صفر کے برابر

ہو جاتی ہے۔

ستارے کبھی سیدھی راہ چلتے ہیں۔ اور کبھی الٹی راہ چلتے ہیں۔ اسی کو علمیات کی اصطلاح میں رجعت کہا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر اگر زید کی تقدیر کا ستارہ رجعت ہے، تو کوئی قدم پر جمنے نہ دے گی۔ وہ خود بھی دوسروں سے محبت کرے گا تو دوسرے بھی اس کی طرف ہمیشہ توجہ دیں گے۔ لیکن یہی زوم جب سعد ہوں گے تو زید میں ہمت کا زور کسی سے محبت شروع ہو جائے گی۔ وہ لوگ سے لڑے گا۔ اور لوگ بھی اس کے درپے رہیں گے۔ اور یہ سلسلہ طے شدہ نظام کے تحت ہوگا۔ موافق کا ستارہ نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ اس لئے اندر ہی اندر کڑھتا رہتا ہے۔ کسی سے کہہ نہیں سکتا۔ اور نہ ہی کسی سے محبت کر سکتا ہے۔ اس کے دل میں ہر وقت ایک طوفان برپا رہتا ہے۔ اس کے چاند سورج اور ستاروں کو بھی ایک ڈیوٹی پر نگا دیتا ہے۔ جس طرح فصلوں کے موسم ملتے رہتے ہیں۔ اسی طرح ستاروں کی گردش سے نظر بروں کے موسم بھی ملتے رہتے ہیں ستاروں ہی کی گردش کی وجہ سے انسان بوڑھا ہوتا ہے۔ دن رات کی گردش کی وجہ سے انسان گر جاتا ہے۔ ہر شخص کی زندگی میں کبھی موڑ آتی ہے کبھی وہ حالا۔ کبھی عروج آتا ہے۔ کبھی زوال کبھی عزت کی ہے۔ کبھی دولت۔ کبھی انسان مقبول ہو جاتا ہے۔ کبھی معمولی گھٹیا ہو جاتا ہے۔ کبھی وہ لوگوں کے پیچھے پھرتا ہے۔ کبھی لوگ اس کے پیچھے پھرتے ہیں۔ گردش ستاروں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ستارے بادشاہ ہوتے ہیں۔ اور بادشاہ فقیر ہو جاتے ہیں۔ اور فقیر امیر۔ چھوٹے بڑے ہو جاتے ہیں۔ اور بڑے چھوٹے۔ عزت دار ذلیل ہو جاتے ہیں۔ اور کم ظرفوں کے ہاتھوں میں اقتدار آجاتا ہے۔ اور یہ سب ستاروں کے دور و زوال سے ہوتا ہے لہذا ستاروں کا عروج اور زوال حکم خداوندی کا پابند ہے۔

ہر روز ستاروں کی چال میں دو خاص دن ہیں۔ ایک منگل کا دن۔ منگل کے دن کا حاکم مریخ ہے۔ اس لئے منگل کو پہلی ساعت مریخ کی ہوتی ہے۔ اور یہ ساعت مصلی دعا و عبادت کے کاموں کے لئے موثر سمجھی جاتی ہے۔

بدھ کے دن کا حاکم عطارد ہے۔ اس لئے بدھ کے دن پہلی ساعت عطارد کی ہوتی ہے۔ اور یہ ساعت تسخیر و راہٹ کے کاموں کے لئے موثر سمجھی گئی ہے

جمعرات کے دن کا حاکم مشتری ہے۔ اس لئے جمعرات کے دن پہلی ساعت مشتری کی ہوتی ہے۔ اور یہ ساعت دولت اور ترقی کے کاموں کے لئے بہت موثر تصور کی جاتی ہے۔

آسانی ولادت کے لئے

رزق کی فراوانی کے لئے

جنتری

اس عمل کو کسی بھی جمعہ سے چاند کی پہلی تاریخ سے شروع کریں۔ صبح کی نماز کے بعد درود شریف ۱۱ مرتبہ اور سورۃ نصر ۱۱ مرتبہ اور اخلاص پوری سورۃ ۱۱ مرتبہ پھر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

ظہر کی نماز کے بعد سورۃ نصر ۲۲ مرتبہ اور آگے پیچھے درود شریف ۱۲۱۲ مرتبہ پڑھیں۔

عصر کی نماز کے بعد سورۃ نصر ۳۳ مرتبہ اور آگے پیچھے درود شریف کی ۳۳۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

مغرب کی نماز کے بعد ——— سورۃ نصر ۴۴ مرتبہ اور آگے پیچھے درود شریف کی ۴۴۴۴ مرتبہ پڑھیں۔

عشاء کی نماز کے بعد سورۃ نصر ۵۵ مرتبہ اور آگے پیچھے ۵۵۵۵ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ چند ہی روز میں زبردست اثر ظاہر ہوگا اور آسانی ہی، اضافہ بھی ہوگا۔ اور جو کچھ ہوگا انشاء اللہ اس میں خیر و برکت بھی ہوگی۔

برائے تکمیلِ مراد

سوال از عبدالرشید ——— بہاولپور

میں آپ کا سالہا سال سے پڑھتا ہوں۔ اللہ پر بھروسے سے کچھ کچھ سیکھتا ہوں۔ آپ قوم و ملت کی جو خدمت کر رہے ہیں۔ وہ بے مثال ہے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر عطا کرے اور آپ کو دن دگنی رات چوگنی ترقیاں عطا کرے ——— کے میں بھی آپ کے پاس مدتوں سے ضروری کام سے آنا چاہتا ہوں۔ میری ایک خواہش ہے جس کا میں اظہار کرنا نہیں چاہتا۔ اس خواہش اور مراد کو پورا ہو جانے کے لئے کوئی وظیفہ تحریر فرمائیں تو آپ کے لئے عمر بھر دعا کروں گا۔

جواب خدا ہی جانے آپ کی خواہش کیا ہے۔ اگر آپ کی خواہش جائز ہے تو میری بھی دعا ہے کہ اللہ اس کو پورا فرما دے اور آپ کو خوشی عطا کرے۔ اگر آپ چالیس دن تک لگاتار سورۃ نصر ۱۱۱ مرتبہ اور درود شریف ۱۱۱ مرتبہ اللھم صل پڑھیں۔ اور اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنی مراد اور آرزو کی تکمیل کے لئے دعا مانگا کریں تو انشاء اللہ چالیس دن کے اندر اندر آپ کی مراد پوری ہونے کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گے۔ ایمان یقین کے ساتھ اس عمل کو کریں۔ اور کوشش نہ چھوڑیں۔

اگر آپ سورۃ نصر کا یہ نقش جو اللھم صل تک لکھا ہے۔ کاغذ پر لکھ کر کسی عامل سے لکھوا کر اپنے داہنے بازو پر باندھ لیں تو انشاء اللہ آپ کی خواہش بہت جلد پوری ہو جائے گی۔

نقش یہ ہے

۸	۱	۸۰	۱
۱۰۹	۳	۴	۶
۳	۱۰۳	۹	۶
۱۰	۵	۳	۱۰۱

۴۰۶

دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے بچنے کیلئے

سوال از زبیر احمد قاضی ——— سلطان پور

میرے کئی پرانے دوست میرے درپے ہیں۔ ایک بار اسی بات پر جھگڑا ہو گیا اور وہ میری جماعت اور دشمنی سے کسی طرح باز نہیں آتے۔ اب کوئی ایسا عمل تحریر فرمائیں۔ کہ جس کا سہارا لے کر میں آئندہ کی دشمنی اور ان کی سازشوں اور ان کے شر سے محفوظ رہ سکوں اور ان پر غالب آ سکوں۔

جواب گیارہ رکعت نماز تہجد کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ قل یا ایھا الکافرون پڑھیں۔ اس عمل میں آگے پیچھے درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ چند روز میں۔ ہی عمل کو کرنے سے دشمنوں کی سازش ختم ہو جائے گی اور انہیں اپنے برے مقاصد میں کامیابی نہیں ہوگی۔

سکونِ قلب کے لئے

سوال از ایاز احمد ——— میرٹھ۔

سکونِ دل کے لئے کوئی ایسا عمل بتائیں جو سوتے وقت اس رات کو پڑھ سکوں۔ دل بے چین رہتا ہے۔ اور نیند بھی نہیں آتی۔ علاج تو بظاہر کوئی ہر بیماری نہیں ہے۔ انسان کا بنایا بھی کچھ ہے۔ لیکن سکون سے محروم ہوں۔

جواب آپ نے پڑھا ہوگا۔ سنا ہوگا کہ حق تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتے ہیں الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ خود اور دلوں کا سکون واطمینان اللہ کے ذکر میں ہے۔ اس لئے آپ زیادہ سے زیادہ ذکر اللہ کیا کریں۔ اور اس عمل کو سونے وقت پڑھیں۔ یا ۱۱ مرتبہ یا ۱۱ مرتبہ ——— اس عمل کو سوتے وقت پڑھیں۔ چند ہی دن میں آپ ایسا فائدہ محسوس کریں گے کہ خود آپ کو حیرت ہوگی لیکن شرط یہ ہے کہ آپ اس عمل کو کامل یقین اور مکمل توجہ اور انہماک کے ساتھ انجام دیں۔ یقین اور مستقل عمل کو ہر جگہ کامیابی دیتا ہے۔

حفاظت از مصائب

سوال از ——— محمود

بدنصیبی گھر میں آئے دن مصیبتیں نازل ہوتی رہتی ہیں۔ اکثر لوگ بیمار رہتے ہیں۔ اور تنگی کی اکثر رہتی ہے۔ گھر میں آپس کی ناچاقی سے بھی سب لوگ پریشان ہیں۔ کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جس سے ان مصائب سے ہمیشہ کے لئے محفوظ رہیں۔

جواب گھر میں نماز اور تلاوتِ قرآن کا ماحول بنائیں۔ اور آپس کی لڑائی سے بچیں۔ لوگوں کو صدقہ دیں۔ خیرات کریں۔ نیک لوگوں کو گھر میں دعوت پر بلائیں۔ اور صدقہ خیرات کریں۔ کسی فقیر سے بد دعا نہ لیں۔ اور نہ کسی کو بد دعا دیں۔ ان شاء اللہ چند ہی روز میں گھر کے افراد کو بھی راحت و سکون ملے گا۔ اور گھر کی مصیبتیں دور ہو جائیں گی۔

روزگار میں اضافے کے لئے

سوال از محمد ضیاء ——— شاہی۔

روزگار میں ترقی کے لئے کوئی مؤثر عمل بتائیں۔ کرتے ہیں آپ کا ہے۔ وہ تجربے کے طور سے بہت مؤثر ہو۔

جواب رات کو صدقہ خیرات کر کے عشاء کی نماز پڑھ کر سونا شروع کریں۔ پڑھنے کے بعد طبیعت بھر جائے اور ہر بار کے بعد تین مرتبہ پڑھتے رہیں۔ ان شاء اللہ چند ہی روز میں آپ محسوس کریں گے کہ آپ کو روزگار کے لئے کوشش کرنا پڑ رہا ہے۔ اور گھر میں برکت بھی ہو رہی ہے۔

ہوا سیئر کا چھٹا

سوال از سلیم اختر ——— ہاکی پلیئر

اللہ تعالیٰ کو درست ہوا سیئر بنانے کے لئے کوئی وظیفہ بتائیں۔ کوئی وظیفہ نہیں ہوتا آپ سے درخواست ہے کہ کپ اس بارے میں کوئی مشورہ دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

جواب وظیفہ کی کوئی ایک بھی ——— اور ——— کے لئے ——— ان شاء اللہ میرا کام ہے گا۔

ملازمت نہیں ملتی

سوال از شریف احمد ——— فرید آباد

ایک طویل عرصے سے بے روزگار ہوں۔ روزانہ صبح و شام کی نماز کے بعد اس نیت سے کہ آپ کوئی بہتر گزارہ کی راہ نکالیں۔ یہ عمل کر رہا ہوں۔ اب تک کوئی بہتری نہیں ہوئی۔ ہر جگہ سے مایوسی ہو رہی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ میں اس عمل سے فائدہ نہیں اٹھا رہا ہوں۔

جواب [illegible] ہر نماز کے بعد ——— اور اس کو صوم صلوٰۃ کے ساتھ ہر جگہ کرتے رہیں۔ ان شاء اللہ ——— ہو جائے گا۔

تپ لرزہ کا علاج

سوال از ——— مزدور آباد

میرے بچے کو تپ لرزہ ہے۔ کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جس سے بچہ تندرست ہو جائے۔

جواب ——— کے بعد ——— کے ساتھ ——— کے ساتھ ——— کے لئے ——— کے ساتھ ——— کے لئے ——— کے ساتھ ——— کے لئے

درد جہاز زہ کا علاج

سوال از: محمد سلیمان ——— حافر آباد

میرے بازو میں اکثر درد ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی اتنا شدید ہو جاتا ہے کہ میں اس کی شدت سے پریشان ہو جاتا ہوں۔ اور بے اختیار رونے بھی لگتا ہوں۔

براہ کرم مہربانی اس درد کو دور کرنے کیلئے کوئی روحانی علاج بتائیں۔

جواب تلخینہ کے تیل پر ۳۱ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ درد روزانہ ۳ دن تک اس تیل سے درد والے بازو پر مالش کریں۔ انشاء اللہ درد ختم ہو گا۔

علاج بدہضمی

سوال از: (لاہور)

براہ مہربانی بدہضمی کو ختم کرنے کے لئے بھی کوئی روحانی علاج بتائیں۔ اللہ آپ کو تندرست رکھے۔ اور آپ اسی طرح لوگوں کی خدمت کرتے رہیں۔

جواب سورۃ قدر گیارہ مرتبہ ایک بوتل پانی پر پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور سات دن تک صبح و شام یہ پانی مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ بدہضمی سے نجات ملے گی۔

دستوں کا علاج

سوال از:

ہماری بیوی کو اکثر دست آتے ہیں۔ جبکہ وہ دستوں سے ڈر کی اکثر فاقہ کر لیتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی اُسے دست آتے ہی رہتے ہیں بہت دوائیاں کیں۔ یونانی علاج بھی کیا۔ اور ایلوپیتھک بھی۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا ——— یونانی علاج سے کچھ فائدہ ہوا۔ تھا۔ لیکن وہ بھی چند دن کے لئے ——— ہومیوپیتھی دوا میں روحانی ڈاک کا علاج پڑھ کر کچھ فرق نظر آیا۔ اور ہم تو مایوس ہو چکے تھے۔

براہ کرم آپ کوئی علاج بتائیں۔ تاکہ ہماری بیوی کو اس بیماری سے نجات ملے۔

جواب روزانہ ایک گلاس پانی پر ایک ہزار مرتبہ قرآن حکیم کی یہ آیت۔ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً پڑھ کر دم کر کے پلائیں۔ یہ عمل لگاتار ۱۵ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ دستوں کی بیماری سے شفا نصیب ہو گی۔

گردے کی پتھری کا علاج

سوال از: سلطان احمد ——— بھیر

ڈاکٹروں نے میرے گردے میں پتھری بتائی ہے۔ میں آپریشن سے گھبراتا ہوں۔ کیا اس کا کوئی روحانی علاج ہے۔ ایک عامل کے کہنے پر ایک انگوٹھی بھی پہنی تھی۔ لیکن فائدہ نہیں ہوا

جواب بارش کے پانی پر سورۃ سورۃ کا ۷ مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیں۔ اور ۱۰ دن تک اس پانی کو پی کر پیشاب کریں۔ انشاء اللہ اس دوران پتھری پیشاب کے راستے باہر آجائے گی اور آپ کو کوئی تکلیف بھی نہیں ہو گی۔

ڈاڑھ کیلئے کی ترکیب

سوال از: سراج احمد ——— ملتان

میرے تین لڑکے ہیں۔ سب سے بڑے لڑکے کے اکثر ڈاڑھ میں درد ہو جاتا ہے۔ دوا تو کرتے بیمار رہتے ہیں۔ لیکن آپ ایسی کوئی ترکیب بتا دیں کہ جس سے فوری طور پر ڈاڑھ کے درد پر کنٹرول کر سکیں۔

جواب ایک پاک نیل پر تھوڑی سی ریپ ڈالیں۔ اور کسی قرآنی حرف پر غور و ریپ پر لگا لیں۔

اب جو روحانی علاج جس وقت آپ کے صاحبزادے کے ڈاڑھ میں درد ہو۔ تب آپ یہ عمل کر لیں۔ اس سے کہہ دیں کہ وہ اُس ڈاڑھ میں اپنی شہادت کی اُنگلی رکھ لے جس جس درد ہو رہا ہو۔ آپ پہلے سورۃ فاتحہ پڑھ کر الف پر لکڑی رکھ کر دبائیں۔ اور لڑکے سے کہیں کہ درد کیسا ہے۔ ۷۸۶ کے عدد حرف ب پر لکڑی رکھ کر دبائیں۔ اور لڑکے سے دریافت کریں۔ انشاء اللہ آخری حرف پر لکڑی رکھنے سے پہلے درد ختم ہو جائے گا۔

اولاد نرینہ کیلئے

سوال از: عائشہ بیگم ——— دہلی۔

میری بہن کے پانچ لڑکیاں ہو چکی ہیں۔ میری بہن اور بہنوئی کو لڑکے کی بہت آرزو ہے۔ ہم بھی چاہتے ہیں کہ ان کے گھر ایک بیٹا ہو جائے۔

براہ مہربانی اس سلسلے میں ہماری بہن کی مدد کریں۔

جواب جب آپ کی بہن حاملہ ہو جائے تو نیا صاف ستھرا کپڑے پر یہ آیت لکھیں۔ لَا يُوقِنُ فِيهَا لَا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ

اس کو تو دیدی شریف لے کر اپنی بہن کے پیٹ پر باندھ دیں۔ انشاء اللہ لڑکا پیدا ہو گا

آگ بجھانے کی ترکیب

سوال از: محمد موسیٰ ——— لاہور

اگر کوئی جادو گر کسی کے گھر میں جادو کے ذریعے آگ لگا دے تو اس کا علاج کیا ہے۔ ہمارے ہاں اس طرح کا ایک کیس ہو گیا تھا ایک مکان کی چھت سے آگ نکل گئی۔

براہ مہربانی مجھے اس طریقے سے روشناس کرا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

جواب تین مرتبہ سورۃ فیل پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس کی چھینٹیں جلتے ہوئے آگ پر بھی دیں اور چولہے کے چاروں طرف بھی۔ انشاء اللہ جلد ہی آگ بجھ جائے گی اور جادو کے اثرات ختم ہوں گے

رونے والے بچے کا علاج

سوال از: (نام مذکور)

میں اللہ کے فضل اور آپ کی دعاؤں سے اولاد بھی حاصل ہوئی ہے اور اللہ سے بچوں کو شفا بھی دیتا ہے لیکن بعض معاملات میں شرمندگی بھی ہونا پڑتا ہے۔ اکثر اگر رونے والے بچوں کے لئے بھی آتے ہیں جن کے رونے کی بظاہر کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ آپ ایسے بچوں کے لئے کوئی عمل یا وظیفہ تجویز فرمائیں۔ اور اس کی اجازت بھی دیں۔ عنایت ہو گی۔

جواب بچے کے رونے کی وجہ سے یا کسی طرح کے اثرات کی وجہ سے لڑکے روتا ہو تو اس کے گلے میں صدر منزل ۷۸۶ لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے ڈال دیں۔ اور سارا کپڑا جڑھانے سے پہلے موم جامہ سے کور کر لیں۔ انشاء اللہ بچے کا رونا موقوف ہو گا۔

۷۸۶

۷۸۶	یا شافی	۷۸۶
یا دافع	اثر	یا دافع
۷۸۶	یا دافع	۷۸۶

اس نقش کی جوابی اجازت ان تمام حضرات کو دی جاتی ہے۔ جو اللہ کی مخلوق کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔

دشمن غالب نہ آسکے

سوال از: حسین احمد ——— ٹوبہ۔

ایسا کوئی عمل بتائیں کہ کوئی دشمن اور بدخواہ غالب نہ آسکے نا دیدنی کی سازش کا شکار نہ ہو

جواب اگر کوئی بدخواہ سورۃ فیل پڑھنے والے کے بارے میں کوئی سازش کرے تو اس کی سازش اسی پر الٹ جائے گی۔ اور کسی دشمن کی سازش آپ کے خلاف کامیاب نہیں ہو سکے گی۔

بیماری کا نقش

سوال از: اخلاق احمد ——— آگرہ۔

کیا روحانی علاج میں بیماری کا کوئی نقش ہے۔ جو بیماری اور بیماری میں مفید اور موثر ہو۔ اگر ہے تو اس کی تفصیل بتائیں۔

جواب روحانی علاج میں بہت سارے عمل اور نقوش ایسے ہیں جو ہر مرض میں اللہ کے عمل سے مفید ثابت ہوتے ہیں۔ کہاں تک گنوائے جائیں سورۃ فاتحہ کا نقش ہر بیماری میں اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ اور سورۃ فاتحہ کو پڑھ کر دم کرنا بھی ہر ایک مرض میں مفید ہے۔ شرط یہ ہے کہ عامل اور معمول دونوں اللہ کے کلام اور اس کی ذات پر پورا یقین رکھتے ہوں۔ اور جو لوگ تذبذب میں مبتلا رہتے ہیں۔ انہیں کوئی عمل فائدہ نہیں پہنچاتا۔ اور انہیں کہیں سے بھی تسلی حاصل نہیں ہوتا ——— یقین کامل کے ساتھ اگر اللہ کے کلام کو پڑھیں گے۔ یا تعویذ بنا کر ہاتھ پر باندھیں گے تو انشاء اللہ ضرور اس کا فائدہ محسوس کریں گے۔

یہ نقش بھی ہر ایک بیماری میں فائدہ کرتا ہے۔ اور اس کو سر سلین کر بھی دے سکتے ہیں۔

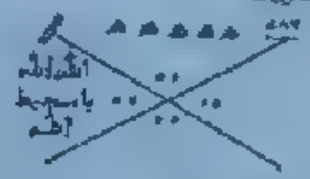

اگر زہریلا جانور کاٹ لے تو

سوال از: محمد فضل یزدان ——— ملتان

ہم لوگ ایک گاؤں میں رہتے ہیں۔ وہاں اکثر لوگوں کے سانپ اور بچھو وغیرہ کاٹ لیتے ہیں۔ لوگ جھاڑ پھونک پر بہت یقین رکھتے ہیں۔ اور میرے پاس بھی جھاڑ پھونک کے لئے آتے ہیں۔ آپ کوئی مختصر سا عمل بتائیں کہ جو زہریلے سانپ اور کتے وغیرہ پر پڑھا جا سکے۔ عمل آسان ہو تو بہتر ہو گا۔

جواب جب بھی کسی شخص کو کوئی زہریلا جانور کاٹ لے تو جس جگہ کاٹا ہو وہاں ہاتھ پھیرتے ہوئے سات مرتبہ قرآن حکیم کی یہ آیت پڑھ کر

دم کریں۔ اور آیت کو سات مرتبہ ایک ہی سانس میں پڑھنے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ فوراً ہی کے اثرات نمایاں ہوں گے۔ اور مریض کو سکون ملے گا۔

آیت یہ ہے۔ فَاِذَا ھُمْ مُّبْصِرُوْنَ وَاَنْذِرْھُمْ یَوْمًا یَّاْتِیْ ۔ سات آیت کو صحیح تلفظ کے ساتھ کسی حافظ کی مدد سے یاد کرلیں۔ غلط پڑھنے سے غلط اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔

دردِ سر کی جھاڑ

سوال از (ایضاً)

دردِ سر کی جھاڑ کا کوئی آسان طریقہ بتائیں۔

جواب سر درد کے لئے یہ آیت ہمارے بزرگوں کے معمولات میں رہی ہے۔ مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر اس آیت کو کئی مرتبہ پڑھ کر دم کردیں۔ انشاء اللہ اسی وقت سر درد ٹھیک ہوجانے کا آیت یہ ہے۔ لَا یُصَدَّعُوْنَ عَنْھَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ ۔

کان کے درد کے لئے

سوال از (ایضاً)

ہمارے ہمسائی کان کے درد کے لئے بھی کوئی عمل تجویز کریں۔ اللہ آپ کو اور آپ کی جان کی نعمتوں سے نوازے۔

جواب جس کے کان میں درد ہو۔ اس کے کان پر اللہ کا اسم مبارک ہم ہا ہا سبحٰن ۷ کیس ۴۱ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اللہ درد ٹھیک ہوجائے گا۔

بچھوؤں کی بات

سوال از [illegible]

مجھے بچھو بہت آتے ہیں۔ بچھوؤں کی وجہ سے تنگ آگئے کوئی عمل بتائیں۔ [illegible] کہتے ہیں کہ جب کوئی بار کرتا ہے تو بچھو پال کر کرتے ہیں۔ کیا یہ [illegible]

جواب اگر کسی کے بار کرنے سے بچھو پالا کرتے ہیں [illegible] کی نیت سے ہوتے ہیں کہ اس دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں [illegible] کے کہ نقصان نہ کرتا ہو۔ اس طرح تو سانپ بھی [illegible] کے لئے پالے جاتے ہیں۔ [illegible] کا حق ہے کہ کسی کو نقصان نہ پہنچائے۔ [illegible] کا حق ہے کہ کسی کے کام آئے۔ [illegible]

آپ کو بچھو پالنے کی ضرورت نہیں۔ [illegible] سے [illegible]

استنماء سے بچنے کے لئے

سوال از (کبیر احمد) ــــــــ ستی بورہ۔

میں ایک دینی مدرسے کا طالب علم ہوں۔ میں ایک بیماری سے بہت پریشان ہوں۔

بیماری یہ ہے کہ مجھے ہر وقت احتلام ہوتا ہے۔ وضو کرنے بھی سوتے ہیں۔ ایک ہو جاتے ہیں۔ احتلام سے پہلے کیسے کوئی دعا بتائیں۔

جواب سونے سے پہلے وضو کرکے بچھونے کے نیچے رکھ کر سوا کریں اور سونے سے پہلے یہ سورۃ مکمل پڑھ لیا کریں۔ اور اپنی شہادت کی انگلی سے [illegible] کی طرح پھیرتے رہیں۔ کہ گویا بچھو والے سے صاف اور سیدھا بات کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ احتلام نہیں ہوگا۔ چالیس دن اس پر عمل کرنے کے بعد [illegible] کو اطلاع دیں۔

[illegible] کرتے ہیں۔

دودھ کی کمی کو دور کرنے کے لئے

[illegible] ــــــــ مہر [illegible]

[illegible] کے [illegible] ہے۔ [illegible] کو [illegible] کرتا ہے۔ [illegible] کا [illegible] کرتا ہے۔ [illegible] کا [illegible] ہے۔ [illegible] کا [illegible] ہے۔ [illegible] کا [illegible]

بہت سے لوگوں کو فائدہ ہو رہا ہے۔ اور میں بھی اس رسالہ سے فائدہ اٹھا رہا ہوں۔ اور میں اس رسالہ کا مستقل ممبر بننا چاہتا ہوں۔

میں بھی اپنی پریشانی آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ مجھے ناامید نہیں کریں گے۔ اس کا جواب دیں گے اور خوش بنائیں گے۔

میری پریشانی یہ ہے کہ قریب دس سال سے مجھے میرے پیٹ میں بائیں طرف درد ہو جاتا ہے۔ یہ درد کبھی دو ماہ میں ہو جاتا ہے۔ کبھی چھ ماہ میں ایک بار پیٹ میں درد ہو جاتا ہے۔ اور کافی تکلیف ہوتی ہے۔ درد رات چار بجے تک پریشان رہتا ہوں کبھی ایک ہفتے تک درد سے پریشان رہتا ہوں۔ ڈاکٹر دوا دیتا ہے۔ تو دو تین دن کے بعد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ تم کو کوئی مرض نہیں ہے۔ ابھی تک یہی حال ہے۔ برابر مہینہ دو مہینہ میں درد ہو جاتا ہے۔ اور پورے پیٹ میں درد ہوتا ہے کھانا پینا اور چلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ——— مجھے بتائیں یہ کیا مرض ہے۔ جسمانی مرض ہے یا جسمی شرارت، طریقہ یا جادو کا یا آسیب ہے۔ اور مہربانی کر کے اس کا حل بھی بھیجئے۔

میرا نام محمد مجیب عالم۔ عالمگیر کا نام۔ خوشحال نگر۔ تاریخ پیدائش معلوم نہیں ہے۔

اس کا جواب مہربانی کر کے جلدی سے بھیجئے۔ اگر جواب خط کے ذریعہ نہیں بھیج سکتے ہیں ——— تو رسالے کے ذریعہ بھیج دیں جس رسالے میں میرا جواب شائع کریں گے۔ وہ رسالہ مجھے پارسل کے ذریعہ بھیج دیں۔ آپ بتائیں کہ کتنا روپے کا وی پی ڈاک بھیجنا ہوگا۔

جواب آپ کمزوری اثرات میں مبتلا ہیں۔ اور اثرات کمزوری کی وجہ سے آپ کو مرض شکم کا عارضہ ہو گیا ہے۔ جوڈاکٹروں اور حکیموں کی پکڑ میں نہیں آسکے گا۔ آپ جب بھی کسی ڈاکٹر یا حکیم سے رجوع کریں گے تو انہیں کوئی بھی بیماری محسوس نہیں ہوگی۔ جو امراض کمزوری یا آسیبی اثر کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ڈاکٹری آلات کی گرفت سے باہر کی چیز ہوتے ہیں۔ ان کے دفعیہ کے لئے کسی قابل ہی سے رجوع کریں تو بہتر ہے۔

اگر آپ کو ان اثرات کسی عامل سے رجوع کرنا ممکن نہ ہو تو پھر آپ یہ کریں کہ روزانہ صبح کو بہادر خانہ کچھ کھانے پینے سے پہلے سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے پی لیا کریں اور رات کو سونے سے پہلے قرآن حکیم کی آخری دو سورتیں سورۃ ناس سورۃ فلق پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے پی لیا کریں۔ انشاء اللہ چالیس روز تک یہ عمل کریں انشاء اللہ آپ درد شکم کی اس بیماری سے جو اثرات سحر سے پیدا ہوتے ہیں نجات پالیں گے۔ اس چھوٹے سے عمل کو معمولی سمجھ کر نہ کریں۔ بلکہ پورے

ہے۔ ناممکن اور دنیا تم گنگ رہ گئی ہے

اگر آپ نے ایمان اور یقین کے ساتھ اس عمل کو لگاتار چھ ہفتوں تک کر لیا تو انشاء اللہ آپ کو کامیابی ملے گی۔ اور آپ کا رشتہ طے ہو جائے گا۔ اس زمانہ میں اور تو کچھ نہیں بڑھتیں۔ اس زمانہ میں رشتہ بڑھتیں

یہ بدوح کیا ہے؟

سوال از: مقصود انور ——— رائیدرگ

لفظ بدوح کی تشریح فرمائیں کہ اس کی حقیقت کیا ہے۔ اگر پہلے انجی ہے تو تحریر کریں۔ اور صورت میں "یا بدوح" کا عمل کیا اسی رکھنا ہے۔ عقائد کے لحاظ سے کوئی خامی تو نہیں آتی ہے۔ کیونکہ بہت سی جگہ اس کا عمل اور وظیفہ لکھا ہوا ہے۔ مگر اس کے بارے میں کسی دل نے کوئی تشریح نہیں کی۔ بڑی کاوش البہلے کے۔

امید ہے کہ جواب سے مطلع فرمائیں گے۔

روحانی عملیات میں "بدوح" کا اسم بھی ابحیث رکھا ہے۔

جواب اور اسی کے وظیفے بھی عاملین استعمال کرتے ہیں۔ اور اس کے مختلف خصوص بھی اپنے اثرات کے اعتبار سے اپنا ایک مقام رکھتے ہیں اور بادل نخواستہ اثرات ہوتے ہیں ——— اس کی تشریح مختلف قسم کے مختلف اندازے کی ہے۔ کہ "بدوح" کیا چیز ہے اور اس کے کیا معنی ہیں۔؟

صوفی حضرات کی رائے یہ ہے کہ "بدوح" عبرانی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی ہمیشہ رہنے والے کے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ہمیشہ رہنے والی ذات صرف خداوند تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس معنی کے حساب سے بدوح کے ورد کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے خالق مالک ہی کا ذکر کر رہے ہیں کسی غیر اللہ کا نہیں۔

اللہ تعالیٰ کو مختلف زبانوں اور مختلف علاقوں میں مختلف القاب کے ساتھ پکارا جاتا ہے۔ مثلاً انگریزی زبان میں خدا کو گوڈ کہتے ہیں۔ اردو میں ایشور کہتے ہیں۔ اب اگر کوئی شخص ان القاب میں اللہ کی توہین تو اس کو بدعقیدہ یا مشرک نہیں کہہ سکتے ہر شخص کو اپنی زبان میں اپنے مالک کے ذکر کرنے کا عام اجازت ہے اور اس کو اس نام سے پکارنا چاہئے تاکہ وہ اپنے بندے کی پکار سننے کا ضرور ہیں کہ آپ اس کو اپنی زبان ہی میں پکاریں۔ یہ تو بات ہے کہ کوئی زبان اللہ کی پسند ہے۔ اور کوئی ناپسند ہے اور اسلام کی سرحدی سے باہر ہے۔ تمام زبانوں کو عطا کر کے ہر زبان ہی ہوتا کہ وہ دوسری زبانوں کو حرام ہو گئی ہے اور اس میں بات کرنا حرام ہو گیا۔ اگر کوئی عالم اپنے علاقے کے

لوگوں کو یہ بتائے کہ کچھ فارسی زبان میں بات کرنا اچھا لگتا ہے۔ اس کے بعد کوئی اس عالم سے یہ کہے کہ اردو زبان میں اپنی فریاد پیش کرے۔ تو اس عالم کا دماغ اور مضمحل مزاج ہوگا۔ تو وہ اس کی فریاد صرف اس بنا پر نہیں سنے گا کہ وہ فارسی میں بات نہیں کر رہا ہے۔

اللہ سے بڑا اور اور اعلیٰ بہتر کون ہوگا۔؟ تمام زبانیں اسی کی پیدا کردہ ہیں۔ اردو ہر زبان کہتے ہے۔ کہ نے صرف زبان کے بدل جانے سے کوئی فرق نہیں پڑ جاتا۔ شرط یہ ہے کہ انسان کی سوچ فکر بدل جائے۔ اور سوچ و فکر ہی میں کوئی عالی پیدا ہو جائے۔ اگر آپ کی سوچ، فکر چاند کی چاندنی کی طرح پاک صاف ہو۔ اگر آپ کے دل میں یہ عقیدہ جاگزیں ہو کہ کوئی نہیں ہے۔ سوائے صرف اور صرف حق تعالیٰ ہی ہیں۔ وہی پیدا کرتے ہیں۔ وہی روزی رساں ہیں۔ اور وہ بڑے سمیع و علیم ہیں تو پھر کسی نہ کسی بات پر آپ یہ عقیدہ اور مشرک نہیں ہو سکتے۔ اور اگر سوچ و فکر ہی پراگندگی اور گمراہی کا رنگ لگ جائے۔ اور انسان غیر اللہ کے سامنے اپنا سر اسی لیے خم کرنے لگے کہ یہ آں بھی خدا ہے۔ اور وہ اللہ کے کل، وعرصے بھی عطا ہوتا ہے اور ادھر سے بھی تو پھر انسان کی عبادتیں اور یہ چیزیں بھی مشکوک ہو جاتی ہیں۔ اس لیے ہے سوچ و فکر اور اسی وجہ سے اعمال کا دارومدار خیالات و نیات پر ہے۔ بلکہ متن پر ہے۔ اگر نیت صاف ستھری ہو اور عقیدہ صحیح ہو تو پھر انسان اعمال کی فعلی پر گرفت نہیں کرتا۔ بلکہ

آپ نے سنا ہوگا کہ ایک شاعر نے کہا تھا۔

قوت فکر و نظر چاہیے مسلماں ہونے کو
ہو کسی قوم کی شوکت پہ زوال آخر کیا ہے

آج مسلمانوں کی سوچ و فکر کا حال یہ ہے کہ ایک طرف تو اللہ کے کلام سے استفادہ ہی کو شرک بتا رہے ہیں۔ اور لغو باتوں کے پیچھے ڈنڈا لئے پھر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کی نوکروں کا عالم ہے کہ یہ اپنی پیشانی خدا کے سوا ہر ایک کے سامنے جھکا رہا ہے۔ اور پھر یہ ہی نہیں غیر اللہ کے دروازوں پر حاضری دینے پر مجبور کرتا ہے۔

خلیفہ تو اگر کہیں ہو کہ وہ اس قسم کی غلطی پر بالکل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے عہد سے واقف ہے۔ وہ جانتا ہے کہ میرے بندے کی سوچ و فکر کیا ہے۔ اور وہ اپنے بندے کی نیت اور عقیدت کو کس نظر سے دیکھتا ہے۔ اور وہ اپنے بندے کے گوشے گوشے سے واقف ہے۔ اگر کوئی شخص ——— کے دوران صحیح کو دیکھ کر رہا ہے اور عقیدت کے ساتھ ہے تو اگر کوئی ——— ہے اس مسلمان کی نیت کیا ہے۔ اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ ——— ہے

میسر ہے پیدا ہیں اور اس لئے ہوا کہ تمہیں نے آپ کی دل کی بھی نہ گوارا کم کو رشوت دیدی جائے تو کام بن جاتا ——— اللہ اور بندوں کی کوشش بہت فلط وقت ہوتی ——— ہندوستان آزاد نہ ہوتا تو اچھا تھا۔ یہ تمام باتیں بھی اگر گہرائی میں جا کر سوچیں تو قطعاً مشرکانہ ہیں۔ اس لئے کہ اس دنیا میں کچھ بھی ہونا ہے اچھا یا برا اللہ سب کا تب تقدیر نے پہلے ہی لکھ دیا ہے اور دنیا کے کسی اچھے یا برے فعل پر تقدیری تبصرہ دراصل اللہ کے طے شدہ پروگرام کا تمسخر اڑانا ہے۔ جو یقیناً کفر و شرک کا درجہ رکھتا ہے۔

لیکن ہم پھر بھی یہ کہیں گے کہ اس طرح کی باتیں بھی اسی وقت وزن رکھتی ہیں۔ جب انسان کی سوچ و فکر پر گمراہی کی گھٹا گھور گھٹائیں چھا جائیں۔ اور ایمان و یقین کا سطلع کالے بادلوں کی زد میں آجائے۔

مگر سوچ و فکر اُجلی ہو تو اس طرح کی باتیں صرف باتیں ہی ہوتی ہیں اور ایسی باتوں سے کوئی مومن دفعتاً کافر اور مشرک نہیں بن جاتا۔ اور اگر اس طرح کی باتوں سے کفر قائم ہوا کرے تو پھر اس دنیا میں کون مسلمان رہے گا؟

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں زبانیں بھی بیشمار بنائی ہیں اور عقلیں بھی بے شمار قسم کی پیدا کی گئی ہیں۔ اور ہر شخص سے حساب کتاب اس کی اپنی زبان میں اس کے اپنی عقل و فہم کے لحاظ سے ہی ہوگا۔

آپ نے سنا ہوگا کہ ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام ایک جگہ سے گزر رہے تھے۔ تو آپ نے دیکھا کہ ایک شخص آسمان کی طرف کو دیکھ کر یہ کہہ رہا تھا۔

"اے اللہ اگر تو مجھے مل جائے تو میں تیرے سر میں کنگھی کر دوں۔ تیرے جوئیں نکالوں۔ تجھے نہلاؤں۔ اور تیرے اوپر جو گرد پڑی ہے اسے جھاڑوں۔ پھر تجھ سے محبت کروں۔ اور تیری عبادت کروں۔"

یہ باتیں سنکر حضرت موسیٰ علیہ السلام طیش میں آگئے۔ اور آپ نے اس شخص سے کہا ——— اے جاہل تو اللہ کو کیا سمجھتا ہے۔ کیا اللہ کو اپنے جیسا سمجھتا ہے۔ جو تو کہہ کر اس کی توہین کر رہا ہے۔ اللہ تو ہر نا پاکی سے دور ہے۔ اس کے منہ میں خاک ہو۔ اور اس کے جسیا طہر پر گرد پڑنے کا کیا مطلب ہے۔ ابھی موسیٰ علیہ السلام اپنی بات پوری بھی نہ کر پائے تھے کہ فوراً اللہ کی وحی نازل ہوئی۔ اور جل جلالہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ تجھے کیا ہو گیا۔ ہمارا بندہ اپنی محبت کے اظہار سے جو کچھ بھی کہہ رہا تھا وہ ہمیں اچھا لگا رہا تھا۔ تو نے خواہ مخواہ ہی اس کو ٹوکا۔ اور اس کی محبت کو ٹھکرا دیا۔

اس طرح کے اور بھی واقعات اسلامی کتب میں موجود ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ جب بندے کا تعلق اللہ سے مضبوط ہو جاتا ہے

اور اس کی سوچ و فکر صوفیانہ بلندی کی طرح اڑنے لگتی ہے۔ تو پھر ایسا کی بے ریا باتیں اسے شرک سے دور نہیں کرتی۔ البتہ اگر سوچ و فکر ہی میں کھوٹ ہو تو پھر زبان کی لن ترانیوں سے کچھ نہیں ہوتا۔

یہ تفصیل اس لئے لکھی ہے کہ آپ اپنے اندرونی احوال پر نظر رکھیں۔ اگر وہاں گفر و شرک کی کوئی ادنیٰ سی بھی چنگاری نہیں ہے۔ تو پھر اپنے قلب کو مکڑی کے جالے کی طرح اتنا کمزور نہ سمجھیں کہ بچوں کے ندا سے بھی کے اس کے نازک تار بکھر جائیں گے۔

"بندہ" کی اگر آپ اللہ کا اسم مبارک سمجھ کر ہی درد کرتے رہیں ہوں تو آپ کے عقیدے پر کوئی قدغن لگنے والی نہیں ہے۔ کیوں کہ آپ کی سوچ و فکر اللہ کے فضل و کرم سے شرک کے لئے ہاں سلوم ہوتی ہے آپ آئندہ بھی اپنی سوچ و فکر پر شیطان کا قبضہ نہ ہونے دیں۔ یہی تقویٰ ہے۔ اور اسی سے فلاح دارین کا راستہ ہموار ہے۔ اگر انسان کی سوچ و فکر پر ابلیس اپنا تسلط جمالے تو انسان بظاہر مسلمان رہتے ہوئے بھی اللہ کا نافرمان ہو جاتا ہے۔ اور اللہ کی بارگاہ میں اس کی کوئی قدر نہیں ہوتی۔

"بندہ" کے بارے میں بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے چار صفاتی ناموں کے سوا جو بھی ہے وہ اللہ کے چار صفاتی نام پر ہیں۔ یا بالفاظ دیگر اللہ، رحمٰن، رحیم اور حکیم ——— باقی سب کے سب ان چار ناموں کے مترادف ہیں۔ یعنی ان چار ناموں کی تشریح ہیں۔ اور ان کے معنی بیان کرنے والا۔ اور سمجھنے کے معنی ہیں نا۔

اگر اس توضیح کو صحیح مان لیں تو بھی "بندہ" کا اللہ اور اللہ ہی کے معنی کے مترادف ہے کیوں کہ اس ایک نام میں اللہ کے باقی سارے ناموں کا مفہوم شامل ہے۔ جو ہمارے اعتبار سے اللہ کی ذات کی نشاندہی کرتا ہے۔

بعض حضرات نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو اذکار تمام انسانوں کی خطرات اور خفتہ دلوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ وہ دو ہیں۔ ان میں سے جو "حق" اور "ہو" ہیں۔ وہ دونوں کا پہلا حرف پڑھنے سے بنتے ہیں۔ ح۔ ہ۔ اور ان کے یہ حروف بنا لیں گے تو یہ بنیں گے۔ ب۔ د۔ ہ۔ اور اسی سے "بندہ" ماخوذ ہے۔

یہاں بندہ سے مراد یہ ہے کہ مثبت انداز سے متفکر مثبت تدبیر کو پیدا کرنے والی ذات۔

اگر اس توضیح کو صحیح مان لیں تو بھی "بندہ" کا ورد کرنا چاہئے جبکہ کیوں کہ متفکر بردل اور مخلوقات کا خالق اللہ ہی ہے۔ اسی نے اچھے برے انسان اور اچھی بری تقدیریں پیدا کی ہیں۔

بعض حضرات نے یہ وضاحت کی ہے کہ "بندہ" ایک طاقور توکل کا نام ہے۔ جو ہر انسان کو نہیں عطا ہوتا۔ جس کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل ہوتا ہے۔ اللہ اس کے ہر کام کو بنا دیتا ہے۔ اور اس کی ہر مشکل کو آسان کر دیتا ہے۔

لیکن اس کے حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے۔ اس کے بارے میں کچھ نہیں لکھا گیا ہے۔ اس نے توکل کیسے حاصل کیا۔ اس کی ریاضات کیا تھیں۔ اس کے بارے میں بھی کچھ نہیں لکھا گیا ہے۔ اس نے توکل کیسے حاصل کیا۔ اس کی ریاضات کیا تھیں۔ اس کے بارے میں بھی کچھ نہیں لکھا گیا ہے۔

اس لئے ہم یہ کہیں گے کہ توکل کا حاصل ہونا بھی اللہ کی مرضی پر منحصر ہے۔ ہم اپنی طرف سے کوشش کر سکتے ہیں۔ اور اللہ سے دعا کر سکتے ہیں۔ لیکن توکل کا حاصل ہونا یا نہ ہونا اللہ کی مرضی پر منحصر ہے۔ ہم اپنی طرف سے کوشش کر سکتے ہیں۔ اور اللہ سے دعا کر سکتے ہیں۔ لیکن توکل کا حاصل ہونا یا نہ ہونا اللہ کی مرضی پر منحصر ہے۔

ہم نے اپنی طرف سے کوشش کر لی۔ اللہ سے دعا کر لی۔ اب ہم اللہ کی مرضی پر منحصر ہیں۔ اللہ کی مرضی ہوگی تو ہمیں توکل حاصل ہو جائے گا۔ اللہ کی مرضی نہیں ہوگی تو ہمیں توکل حاصل نہیں ہوگا۔ ہم اللہ کی مرضی کے آگے کچھ نہیں کر سکتے۔ ہم اللہ کی مرضی کے آگے کچھ نہیں کر سکتے۔

سرپرستانہ نہ ہونے کے عوض

سوال از ـــــــــ

جواب

یہ تقویٰ ہے یا کچھ اور؟

سوال از محمد عظیم خان

جواب

شکایت تصویر کی

سوال از ابوالکلام ـــــــــ

جواب

رکھتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کس انسان کو کس طرح گمراہ کیا جا سکتا ہے جس کو دنیا کے دھوکے میں کامیابات نہیں ہوتا۔ اس کو وہ دین کے ذریعہ گمراہ کر دیتا ہے۔ اور انسان کو براہ راست شریعت میں مبتلا کرنے کے بجائے وہ دین کا لبادہ پہنا کر اور ڈرا کر یا مذہب کو مقصد بنا کر انسان کو گمراہ کرتے ہوئے ہیں کہ صراط مستقیم سے بھٹکا دیتے ہیں۔

اس آپ کی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے یہ بتا دوں کہ شیطان کا یہ حملہ آج کا نہیں بلکہ حضرت آدم کے وقت سے ہے اور حضرت رسول کریم ﷺ تک مسلسل ہوتا رہا ہے۔

روایات میں ہے کہ حضرت آدم کے بعد حضرت شیث علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت ایوب علیہ السلام حضرت یونس علیہ السلام حضرت زکریا علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے علاوہ بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام کو شیطان نے گمراہ کرنے کی کوشش کی اور ان میں سے بعض کو گمراہ کر بھی دیا۔

اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ شیطان کا یہ حملہ آج کا نہیں بلکہ حضرت آدم کے وقت سے ہے اور ہر دور میں ہر نبی کو اس کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ جب اللہ نے حضرت آدم کو پیدا کیا تو ان کے جسم میں روح داخل کرنے سے پہلے ان کے جسم کو خشک کرنے کیلئے ان پر ہوا چلائی تو ابلیس نے ان کے پیٹ میں گھس کر ان کو کھوکھلا کر دیا۔ اس لئے جب حضرت آدم کو کھڑا کیا گیا تو ان کے پیٹ میں ایک بڑا سا خلا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو حکم دیا کہ وہ اس خلا کو بھر دیں۔ حضرت آدم نے اس خلا کو بھرنے کی بہت کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدم تم اس خلا کو نہیں بھر سکتے۔ یہ خلا تمہاری اولاد کے وقت تک یونہی رہے گا۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت آدم کے وقت سے ہی شیطان انسان کے پیٹ میں گھسا ہوا ہے۔ اور اس کے بعد ہر نبی کے وقت میں اس نے اپنا یہ حملہ جاری رکھا ہے۔ اور اس کا یہ حملہ آج تک جاری ہے۔

اب یہ بات سمجھ میں آ جاتی ہے کہ حضرت آدم کے وقت سے ہی شیطان نے انسان کے پیٹ میں گھسنا شروع کر دیا تھا۔ اور اس کے بعد ہر نبی کے وقت میں اس نے اپنا یہ حملہ جاری رکھا ہے۔ اور اس کا یہ حملہ آج تک جاری ہے۔

اب یہ بات سمجھ میں آ جاتی ہے کہ حضرت آدم کے وقت سے ہی شیطان انسان کے پیٹ میں گھسنا شروع کر دیا تھا۔ اور اس کے بعد ہر نبی کے وقت میں اس نے اپنا یہ حملہ جاری رکھا ہے۔ اور اس کا یہ حملہ آج تک جاری ہے۔

اب یہ بات سمجھ میں آ جاتی ہے کہ حضرت آدم کے وقت سے ہی شیطان انسان کے پیٹ میں گھسنا شروع کر دیا تھا۔ اور اس کے بعد ہر نبی کے وقت میں اس نے اپنا یہ حملہ جاری رکھا ہے۔ اور اس کا یہ حملہ آج تک جاری ہے۔

مجلس ۷۸۶ء

محترم [illegible] صاحب ——— السلام علیکم

[illegible] کے سلسلے میں [illegible] کی پابندی کی [illegible] ہے [illegible] ایک [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

تصدیقات کے بعد بھی معمول کیا اور مختصر میں اب فیصلہ آنے سے بھی مطلع ہو سکیں گے بعض کسی دلیل سے مطمئن نہیں ہوتا یہ مختلف کو معلوم کرا
اگر مختلف ہو تو اس عدالت میں بھیجنے ہوتے ہیں اور مختلف کو معلوم کرا
عدالت کو فیصلہ کرنا چاہیے تو فیصلہ میں بات آتی ہے۔ لیکن اس عدالت میں
یہ کے فیصلہ بھی کو جو دیتا ہے یہ اعلیٰ عدالت علاوہ عقل بات ہے۔ اور
اس سے بھروسا کو کسی دلیل اور کسی وقت کے دیدہ اب عمل کر دیتے ہیں
نہیں رکھ سکتے۔ ایسی صورت میں اگر کوئی شخص اور کے خلاف
مطمئن گل لیکر کھڑا ہو جاتا ہے تو اس حرکت کو روکنا کیسے ممکن ہے
ہو سکتا ہے۔ ہر شخص کو دیکھ سکتا ہے اور گواہ بلانے کا
بھی حق اور ماحل کا فیصلہ محشر کے میدان میں ہوگا جہاں ہر شخص اور
گواہ حق کہتا ہے۔ اور اس یوم میں متعلق ہے کہ قرآن وعدہ کا مطلب
ہمرے ہوا کوئی اور جانا ہی نہیں اور شور دیکر اسے ہوا کسی کو ملا ہی نہیں ہوتا

طریقہ آیت الکرسی

سوال ۔ چاند رتال

آپ کے رسالے ہمیں برابر ملتے رہے ہیں اور معلومات میں کمال اضافہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا آپ کا دعا میں مقام رکھا کریں۔

آپ سے گزارش ہے کہ ہمیں آیت الکرسی کی رکعتوں کی تعداد کیا ہے۔ عوام تو یہ سمجھتا ہے کہ گیارہ رکعت کے بعد پورا کیا ہوں اور کیا ہوں اور پھر ۳ وتر ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔ پھر ۳ رکعت کرنے کا حکم اور طریقہ ہے۔ وہ بھی کر دوں گی۔ اس کے بعد میں اس کے ذریعہ ہر کام میں آیت الکرسی کی مدد لینا چاہتا ہوں۔ کتنی بار پڑھ کر کیسے مدد لی جاتی ہے۔ بتائیے ——— اس کے ساتھ ساتھ میں پنج وقت کی نماز ادا کرتا ہوں۔ اور ساتھ ساتھ تہجد بھی ادا کرتی ہوں۔ ——— آپ خدا سے دعا کریں میرا عمل کامیاب ہو جائے۔ میں ہر کام میں اس عمل سے مدد لوں

جواب بڑی خوشی کی بات ہے کہ طلسماتی دنیا پڑھ کر لوگوں میں بڑی دلچسپی پیدا ہو رہا ہے۔ اور لوگ نماز روزے کی بھی پابندی کر رہے ہیں۔ دنیا فتنہ و مشقت کے بعد عشاء کی نماز میں آنے کی کوشش بڑھ ہوتی ہے۔ میں آپ کی لگن اور اہتمام کے بارے میں مطمئن ہو کر بہت خوش ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ آپ کو حق تعالیٰ قدم قدم پر اضافہ کی توفیق دے اور قدم قدم پر کامیابی عطا کرے۔ آمین۔

آیت الکرسی کی رکعتوں کے کئی طریقے ہیں۔ سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ چالیس مرتبہ روزانہ ایک نماز میں اس کے بعد پھر جس عمل کے لئے آیت الکرسی کی آپ پڑھیں گی۔ انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

۳ اعظم کیا ہے

محمد ظفر

میں نے چار مصحف پڑھے ہیں کہ اعظم ہے شکریہ کے لئے
مصحف بتائیے

جواب آپ کا ۳ اعظم ہے۔ [illegible] ہے۔ [illegible]
دعا کی ہے [illegible]

سوال دوبارہ

میرے بڑے لڑکے کو بیٹا نہیں ہوا اس کی شادی کو [illegible] سال ہو گئے
دعا کیجئے اس کا اولاد ہو جائے

جواب [illegible] ۳ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ [illegible]
[illegible] کی دعا کرتے رہیں۔ انشاء اللہ بہت جلد [illegible]
مژدہ سنائیں گے۔

خدا کا فضل ہے

[illegible] السلام ——— متو۔

ہم خیریت سے ہونے کا مبارک کرتے ہیں کہ آپ بھی اشرف کے فضل کرم سے خیریت سے ہونگے۔

دیگر عرض ہے کہ آپ نے چند دن پہلے مجھے بتایا تھا کہ آپ کا [illegible] کھلے وقت اور مبارک وقت میں نیلی مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اس کی برکت سے آپ کی [illegible] میں کامیابی ہوگی۔ اور [illegible] سے بھی محفوظ رہے گی۔ ہم نے ویسا ہی کیا ہے خدا کے فضل سے [illegible] ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔ والدہ شدید خطرناک سے دوچار تھے ہم نے [illegible] کہ آپ کی تو [illegible] کامیاب ہو گئے ہیں۔ دعا کریں کہ [illegible] کو عطیہ خاص و کامیاب کرنے کے [illegible] فاضل کر دے۔ آمین

ہمارے لکھنے میں حوصلہ ہو آپ نے خلاف گئے ہیں۔

جواب خدا کا فضل ہے کہ اس [illegible] آپ کے کام میں [illegible] کر رہے ہیں۔ [illegible] آپ کے [illegible] ہو گئے ہیں۔

خلاف ورزی کی [illegible] نہیں [illegible] ہے کہ [illegible] ہو جائے [illegible] ہے۔ اگر مسلمان خدا کو [illegible] ہو جائے تو

[illegible] ہے۔

[illegible] ہے۔

جواب [illegible] ہے۔ اس کا علاج [illegible] ہے۔ [illegible] ہے۔ [illegible] ہے۔

دعا گو رہیں گا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں آپ کو اور اس رسالہ کی اشاعت کو ہر طرح کی مضرتوں سے بچائے اور ہمیشہ قائم رکھے اور دین و دنیا کی راحت جو کچھ مرحمت عطا فرمائے۔ آمین

کوئی طریقہ ایسا ہو سکتا ہے جس سے ہم پریشان ہوں۔ ایک عجیب سی کیفیت ہے ہر وقت ہر گھڑی ہر لمحہ ڈر اور خوف و دہشت میں مبتلا رہتے ہیں۔ ایسے جسم کس طرح ساتھ دیتا ہے۔ ذہنی کرب و بیچینی کا۔ پھر بے انتہا ڈر لگتا ہے۔ اور جینے کی تمنا رہتی ہے۔ جان کی طرح ہے انہیں۔ ہمارا بھی یہی حال ہے۔ دن گنا رہے ہیں۔ اور گھر میں ہوں تو کچھ اس طرح محسوس نہیں ہوتا۔ اور سبھی کاروبار میں۔

میرا بھی کاروبار ہے۔ بہت کام پھیلا ہوا تھا۔ لیکن اب تو بالکل ہی ٹھپ ہو گیا ہے۔ کے حالات بہت خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ بالکل نہیں چل رہا ہے۔ اور میں قرض میں مبتلا ہوتا جا رہا ہوں۔ کچھ لوگوں کو دینے ہیں۔ کچھ سے لینے ہیں۔ پریشانی ہوتی ہے۔ کاروبار کرنے کی۔ اور گھر میں بیوی بچے بھی بیمار رہتے ہیں۔ بچے کا کافی دنوں سے اور کمزور ہو گئے ہیں۔ ——— مہربانی کر کے کوئی وظیفہ یا ترکیب جس سے ہو سکے اور صحت عطا ہو سکے۔

ہمارے کرم فرما ہمارے لئے کوئی نہ کوئی وظیفہ یا تسخیر یا ترکیب بتاتے رہتے ہیں۔ جس سے ہمیں بڑی اور فوری طاقت دشمن حاکموں ——— اور میرے پر کام میں بڑی رکاوٹ بہت آ رہی ہے۔ میرا مکان ہے میں بیچ کر قرض دار کو دے دوں۔ لوگ آ رہے ہیں دیکھ رہے ہیں۔ وہ بات چیت ہوتی ہے۔ پھر دو دو تین تین دن واپس نہیں آتے۔ کافی دنوں سے یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ جس سے میں بہت پریشان ہو گیا ہوں۔ اور میں جو بھی کام کرنے کے لئے سوچتا ہوں۔ مجھے اُلجھن ہی ہوتی ہے۔ ایسا کیوں ہے۔

سرائے کریم ہمارے ناموں سے دیکھ کر مناسب وظائف تجویز فرمائیں۔

وسلام والسّلام الخیر الجزاء۔

حواس کی صفائی عمل کے لئے ہدیہ کیا جا رہے ہیں ماہنامہ کرن کا نئے سرے سے

جواب جس کی تفصیل پرسوں جیسی دوڑی لکھی ہوئی ہے اسے حل کر دیجئے۔ اپنی فکر کیجئے۔ اور صحیح الاسلام اس بات کی کوشش کیجئے کہ اللہ تعالیٰ انعام روزی سے محفوظ رکھے۔ اور راحتی طیب عطا کرے۔

آپ سے خاص طور پر یہ عرض ہے کہ ہر وقت پاک صاف رہنے کی کوشش کریں۔ اور نماز کی پابندی رکھیں۔ روزانہ کچھ نہ کچھ قرآن کی تلاوت کریں۔ اور پڑھنے میں ایک مرتبہ درود سلام کا اہتمام کریں۔ اگر درود ابراہیم کو ترجیح دیں تو بہتر ہوگا۔

عشا کی نماز کے بعد یا صلوٰۃ یا طیبۃ یا شافیۃ یا حیۃ یا قیوم ایک سو ایک مرتبہ پڑھا کریں۔ آگے بھیجے گیا۔ آگے گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھا کریں۔ عشا کی نماز کے بعد ہی اسی عمل سے وتر پڑھنے کے بعد

۳۶ مرتبہ یا قوی پڑھا کریں۔ ان شاء اللہ آپ کو بہت سے فائدے ہوں گے۔ آپ کا رزق قوی ہو جائے گا قرض ادا بھی ہو جائے گا۔ اور آپ کی طبیعت پر مساوات طاری ہو جائے گی۔ خوش رہنے لگیں گے۔ اور بھلے کام کرنے کی طرف توجہ ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ۔

آپ سے طلسمات دنیا کے بارے میں جو جواب مانگا ہے کیا ہے۔ اس کی قدر کرنا چاہئے۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے محسن عمل کو بڑھائے۔ مجھ سے زیادہ سے زیادہ خدمت لیں کی توفیق عطا کرے۔ آمین

غیر مسلمین کیلئے دعا نہ کرنے پر تنقید پر شکایت

سوال:۔ نام نہ لکھا

دیکھا ہے کہ ہر جمعہ کو ہر نماز کے بعد اس کثرت سے غیر مسلموں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ہر نماز پڑھنے کے بعد ہر مسلمان کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ ان کی ہدایت کی دعا کرے۔ اور اگر کوئی نہ کرے تو اس پر تنقید کی جاتی ہے۔ اور ان کو جھوٹے ہونے کا سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔ اس میں تمام بے قصور لوگ ہی مخاطب ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان میں سے ایک بھی ان کی ہدایت کی دعا نہیں کرتا۔ اور نہ ہی ان کی ہدایت کی دعا کرنے کے لئے کہتا ہے۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کے خلاف ہوتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے خلاف ہونے کی وجہ سے ہی ہدایت کی دعا کرنے کے لئے کہتے ہیں۔ تاکہ ان کی ہدایت کی دعا کرنے سے مسلمان ان کے ہم خیال ہو جائیں۔ اور ان کے خلاف نہ رہیں۔ اور

ہمدرد کوئی ہمدرد اس دنیا میں آیا ہے اس نے بھی اپنی ہتھیلی کو خالی رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ اس نے دوسروں کے آنسو پونچھنے کے لئے اپنے کانٹوں کے بدلے میں پھول بھیجے ہیں نفرت کے جواب میں محبت کی اور دشمنی کے بدلے میں خلوص و محبت کے نغمے اس دنیا کو سنائے ہیں۔

ہم جس شخصیت کی پیروی کا دعویٰ کرتے ہیں جس نے نفرت کے جواب میں محبت کی اور گالیوں کے جواب میں دعائیں دیں۔ جس نے اپنے پیارے کے طور عمل کو خلاف راستہ اختیار نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ ہماری وہی پونجی ہوتی چاہیے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ اگر ہم یہ راستہ بدلیں گے تو ہمیں کامیابی نہیں ملے گی بلکہ ہمارے لئے دردِ سر ہی دردِ سر پیدا ہوں گی۔ اور پھر ہمارا حشر بھی ——— آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے دو گروہ ہیں ایک وہ ہے جو آپ کا دوست تھا۔ اس وقت آپ نے دعا کے ذریعہ دشمنوں پر طنز حاصل کی۔ دوسرے وہ اعتیاراتی اور بیچ میں سمادر تھا۔ اس وقت آپ نے اسلام کے لئے محبت اور بھلائی چاہنے کے ذریعہ اسلام کے مخالفوں پر اپنی انسانیت اور محبت کے پیچ ہوا ہے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ فتح مکہ کے موقعہ پر جہاں آپ نے اس بات کا اعلان کیا تھا کہ آج کے دن کسی کی گرفت نہیں ہوگی ——— آپ نے فرمایا تھا کہ عورتوں کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ بوڑھوں کے ساتھ درست درازی نہیں ہوگی۔ بھاگنے والوں کا پیچھا نہیں کیا جائے گا۔ وہاں یہ بھی اعلان کیا تھا کہ جو ہمارے دشمن سفیان کے گھر میں پناہ لے گا۔ ہم اس کو بھی نظر انداز کر دیں گے۔

یہ تھی انسانیت اور شخصی سیاست کا وہ اعلیٰ نمونہ تھا۔ جو دنیا کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے۔ آج اسی پیغمبر کی اُمت کا یہ حال ہے کہ وہ حکمت عملی اور روا اندیشی سے قطعی بے نیاز ہو کر زندگی گزار رہی ہے۔ اور اس بات پر بھی شاکی نظر آتی ہے کہ رعب حد دنیا اس سے روگی کیوں ہے۔

حال ہی میں ہم نے ایک چند دن قبل یہ اعلان کیا ہے کہ ہماری صبر کی جگہ سے مورتی بنا لی جائے۔ اگر وہ ہماری صبر نہیں بنے گی تو پھر ہمیں نہیں ملے گی بلکہ ہمارے لئے دردِ سر ہی پیدا ہوں گی۔ اور پھر ہم دنیا کے ——— آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے دو گروہ ہیں ایک وہ ہے جو آپ کا دوست تھا۔ اس وقت آپ نے دعا کے ذریعہ دشمنوں پر طنز حاصل کی۔ دوسرے وہ اعتیاراتی اور بیچ میں سمادر تھا۔ اس وقت آپ نے اسلام کے لئے محبت اور بھلائی چاہنے کے ذریعہ اسلام کے مخالفوں پر اپنی انسانیت اور محبت کے پیچ ہوا ہے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ فتح مکہ کے موقعہ پر جہاں آپ نے اس بات کا اعلان کیا تھا کہ آج کے دن کسی کی گرفت نہیں ہوگی ——— آپ نے فرمایا تھا کہ عورتوں کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ بوڑھوں کے ساتھ درست درازی نہیں ہوگی۔ بھاگنے والوں کا پیچھا نہیں کیا جائے گا۔ وہاں یہ بھی اعلان کیا تھا کہ جو ہمارے دشمن سفیان کے گھر میں پناہ لے گا۔ ہم اس کو بھی نظر انداز کر دیں گے۔

یہ تھی انسانیت اور شخصی سیاست کا وہ اعلیٰ نمونہ تھا۔ جو دنیا کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے۔ آج اسی پیغمبر کی اُمت کا یہ حال ہے کہ وہ حکمت عملی اور روا اندیشی سے قطعی بے نیاز ہو کر زندگی گزار رہی ہے۔ اور اس بات پر بھی شاکی نظر آتی ہے کہ رعب حد دنیا اس سے روگی کیوں ہے۔

حال ہی میں ہم نے ایک چند دن قبل یہ اعلان کیا ہے کہ ہماری صبر کی جگہ سے مورتی بنا لی جائے۔ اگر وہ ہماری صبر نہیں بنے گی تو پھر ہمیں نہیں ملے گی بلکہ ہمارے لئے دردِ سر ہی پیدا ہوں گی۔ اور پھر ہم دنیا کے

ہمدرد کوئی ہمدرد اس دنیا میں آیا ہے اس نے بھی اپنی ہتھیلی کو خالی رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ اس نے دوسروں کے آنسو پونچھنے کے لئے اپنے کانٹوں کے بدلے میں پھول بھیجے ہیں نفرت کے جواب میں محبت کی اور دشمنی کے بدلے میں خلوص و محبت کے نغمے اس دنیا کو سنائے ہیں۔

ہم جس شخصیت کی پیروی کا دعویٰ کرتے ہیں جس نے نفرت کے جواب میں محبت کی اور گالیوں کے جواب میں دعائیں دیں۔ جس نے اپنے پیارے کے طور عمل کو خلاف راستہ اختیار نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ ہماری وہی پونجی ہوتی چاہیے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ اگر ہم یہ راستہ بدلیں گے تو ہمیں کامیابی نہیں ملے گی بلکہ ہمارے لئے دردِ سر ہی دردِ سر پیدا ہوں گی۔ اور پھر ہم دنیا کے

دارالعلوم دیوبند کا بانی کون؟

[illegible] ——— [illegible]

[illegible] کہ دارالعلوم دیوبند کا بانی کون ہے؟ [

کو تعزیت کے دن چھٹی کی مصلحت میں ایک اشارہ کے رعایت کے
نیچے عمل میں آیا۔

مُردہ دارالعلوم سے یہ پیغام ملتا ہے کہ ہندوانی اعتماد اور رشد گزیدہ
کا نام محمود تھا اور یہی شاگرد محمود آگے چل کر محمود الحسن شیخ ہند کے
نام سے مشہور و معروف ہوئے۔

حاجی عابد حسینؒ ملاسنبھل ایک خوش عقیدہ مسلم لے رہے تھے ان
کے یہاں فتوح حد سے بڑھا ہوا تھا۔ اور اسی فراخی اور فکری فتوح کی بنا
پر بریلوی حضرات جن اپنے مسلک کا آدمی سمجھتے تھے۔ اور دیوبندی مسلک ہی ان کا اور ڈھکا چھپا تھا۔ لیکن
ان کے یہاں احتیاط اس درجہ کی تھی جس درجے کی احتیاط اور
بعد میں بڑھی سلف و جدت کے بارے میں مولانا قاسم نانوتوی اور مولانا رشید احمد
گنگوہی وغیرہ کیا کرتے تھے۔

جس زمانہ کی یہ بات ہے اس زمانہ میں دیوبند کے بانیوں سے بھی
اسی طرح کی ہیبت محسوس کرتے تھے۔ ایک معتدبہ حلقہ اور ایک بڑا طبقہ
ایسا دیکھنے والے ہوں گے اپنے اندر جھجک رکھتے تھے۔ اور کسی بات پر سر کے بغیر
کسی قسم کا اقدام کرتے ڈرتے تھے۔ ان کا رجحان حضرت عابد حسینؒ کی طرف
تھا کیوں کہ حاجی عابد حسینؒ کے یہاں وہ تمام باتیں کسی نہ کسی درجے میں
تھیں جو بریلوی حضرات کا طرۂ امتیاز ہیں۔ ان کے یہاں میلاد شریف
کے جلسے بھی تھے۔ اور شب برات کے حلوے بھی۔ اس کے علاوہ وہ
اس بات کے بھی قائل تھے کہ درود شریف پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
روحانی مدد حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ مذکرۃ العابدین میں حاجی عابد حسینؒ کا
یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ وہ درود شریف پڑھتے ہوئے اور ان کی کرامات پر حاشیہ چڑھاتے ہوئے
بھی تحریر فرمایا گیا ہے کہ۔

حضرت عابد حسینؒ کی صفت یہ تھی کہ وہ جس قدر بڑھ چکی تھی
درود شریف پڑھتے ہوئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار
ہو جاتا ہے۔

اس کے علاوہ اور دوسرے امور میں بھی حاجی عابد حسینؒ کے
یہاں توسع بھی تھا۔ اور ۔۔۔ بھی۔ اس سے عوام کا ایک طبقہ ان کی طرف
نسبی میلان رکھتا تھا۔ اور وہ لوگوں کو مرید بھی کیا کرتے تھے۔ دوسری
طرف مولانا قاسم نانوتویؒ اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ جیسے اکابر تھے
جن کے یہاں سلف کی خشک تھا۔ ان کا احتیاط سے غرام ہوتا تھا
اور تھے کیوں کہ یہ طبقہ کے قائل تھے۔ اور ہوتی باتیں
کی مخالفت کرنے تک رطب اللسان رہا کرتے تھے۔ مولود شریف سے
[illegible]

کسی بھی طبقہ کے نزدیک ان کا ایک اعتبار
کا باعث تھا کیوں کہ یہ لوگ بریلی اسلام کے مدعی مشرع فرقہ کی
تلاش کیا کرتے تھے جو جہاں ان لوگوں کے علمی مشغولیات کی
تردید کرتی تھیں۔ اس طرح اس دور میں فکر کی ساری رفتار ہی
کی بنیاد بدل گئی۔ پھر یہ کہ اس دور میں حاجی عابد حسینؒ
جیسے سخی لوگ ہی تھے جو دارالعلوم دیوبند کا مالی سہارا بنے ہوئے تھے
اور ایک شاگرد سے شروع ہوا تھا۔ دارالعلوم دیوبند کا مکتب ہونے کی
حیثیت سے مستقل ہو گئے اور اس کے صدر دیوبند کا دفتر مکتب ہو گیا۔ اور
اور ایک شاگرد سے شروع ہوا تھا۔ دارالعلوم دیوبند کا مکتب ہونے کی
حیثیت سے مستقل ہو گئے اور اس کے صدر دیوبند کا دفتر مکتب ہو گیا۔ اور
اگر یہ کہا جائے کہ مکتب دیوبند کے بانی حاجی عابد حسینؒ ہی دارالعلوم
دیوبند کے بانی اعظم تھے تو غلط نہیں ہوگا۔ لیکن مسئلہ
بات تو یہ ہے کہ ایک صفر صرف حاجی عابد حسینؒ کو بانی مانتا ہے اور
لیکن صرف مولانا قاسم نانوتوی کو بانی تصور کرتا ہے۔ دونوں طرف صفر
صرف کا مالک ہے۔ دونوں طرف صفر ہی رہتا ہے۔ حاصل کلام
اور یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ عوض عقیدوں
اور بین اسلام میں فروغ دینے کے قائل ہیں۔ وہ آج بھی حاجی
عابد حسینؒ کو بانی نامزد کرتے ہیں بڑی جوش و خروش سے۔
کیوں کہ حاجی عابد حسینؒ کے بانی ثابت ہونے سے یہ بات بھی بہت
ہو جاتی ہے۔ کہ دارالعلوم دیوبند عوض عقیدہ لوگوں سے قائم
کیا گیا تھا جس پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی
کی عظمت کا کوئی اثر نہیں تھا۔ اور یہ لوگ فاضل ہو گئے۔ اور
حاجی عابد حسینؒ کو دارالعلوم دیوبند کا بانی تسلیم کر لیں تو پھر یہ بھی
تسلیم کرنا پڑے گا کہ دارالعلوم دیوبند عوض عقیدہ لوگوں کی بنا پر قائم تھا۔ برتر کہ
ان حضرات کا خود اس دیوبند سے کوئی تعلق نہیں ماں بیٹے کے حاصل ہونے
بعد میں اس جاگیر پر بزور شمشیر و سنان قابضوں کا قبضہ ہو گیا۔ ظاہر
ہے کہ کسی کی جاگیر پر قبضہ شرعاً حرام ہے۔

ہم جب تاریخ دارالعلوم کا تجزیاتی نظر سے مطالعہ کرتے ہیں تو اس
بات کا اندازہ لگتا ہے کہ حضرت عابد حسینؒ نے اپنے قصبے کی
حد کو دارالعلوم کا بانی نہیں بنایا بلکہ اس کا قصور ایک بہت بڑے سارے
حد تک تھے۔ وہ عاجز اور ناصح بن کر اپنے بعض بزرگوں سے بھی
زیادہ فانی تھے۔ ان کے اخلاص و نیت پر شبہ کرنا سوئے ظنی ہے اور
گناہ کبیرہ ہے اسی بے غرضی کی ایک بڑی مثال یہ بھی ہے کہ
انہوں نے دارالعلوم دیوبند کے مدرسی کی امداد بھی کبھی
نہیں لی۔ بلکہ برابر آمدنی سے مدرسہ کے مدرسی خرچ چلاتے رہے۔ لیکن
یہ بات بھی وہی ہوا۔ جو ہمیشہ ہوتا رہا ہے۔ اور ہمیشہ ہوتا رہے گا۔
محرکات یا صفائے حاجی عابد حسینؒ کے سرپرست اور بانی مبانی دفاتر دارالعلوم
بانی ہونے کی کوشش کی جس سہرے کو وہ اپنے لئے پسند نہیں کرتے
تھے۔ بخلاف دفاتر کا لفظ ہم اس لئے استعمال کر رہے ہیں کہ اضلاف

[illegible]
[illegible]
[illegible]

نام کے آگے ق کی لکھنے کے بجائے غلامی لکھیں۔ اب قرۃ العین بن گئیں۔ پھر دارالعلوم دیوبند کے فارغ آج بھی خود کو قاسمی کہہ کر کیوں مطمئن ہوتے ہیں؟

حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم دارالعلوم دیوبند کا بانی مولانا قاسم نانوتوی کو نہ مانیں، تو پھر ہمیں یہ بھی بتا لینا چاہیئے کہ ہمارے تئیں ان کا کیا مقام ہے؟ العیاذ باللہ کافر تھے، یا کم سے کم یہ کہ ہم ان کو ہر شبہ خوشی برداشت کرتے تھے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، جن کی جماعت حضرت مولانا قاسم کا اصل کارنامہ ہے اسماعیل الست مولانا قاسم نانوتوی کو اپنے قلم سے بانی لکھ چکے ہیں۔ کیا یہ سب جھوٹے اور کاذب تھے؟

العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ اس بکواس کو پانی بنانے کے لئے کچھ کرنے والے لوگ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم اپنے ہاتھوں سے اپنی جڑ کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ ذرا ایک بے سود بحث میں الجھے ہوتے ہیں ——— جب دارالعلوم تو کہہ اور مان رہا ہے۔ تو پھر اس کا بانی مشہور و قائم ہے۔ اسی کو ان بیٹھے ہیں کیا قیامت آجائے گی۔ جو لوگ دنیا سے چلے گئے ان پر جھوٹ ان کا دفاع کرنے والے اور طور تو کریں کہ وہ سطحی ذہنیت ہو کر کس طرف جا رہے ہیں۔!

محترم مکتوب نگار! ہمارے خیال میں بحث یہ نہیں ہونی چاہیئے کہ دارالعلوم دیوبند کا بانی کون ہے۔ بحث تو یہ ہونی چاہیئے کہ اس کی تعمیر اوّل میں اور اس کو پروان چڑھانے میں کن لوگوں نے اپنی قیمتی جانیں نذر کی تھیں اور قدم قدم پر قربانیاں دی ہیں۔

دارالعلوم دیوبند کی ابتدائی روداد میں بتاتی ہیں کہ دارالعلوم دیوبند کو پروان چڑھانے میں اہل دیوبند کی خدمات سب سے زیادہ ہیں۔

۱۲ ربیع میں نے لکھا ہے کہ مدرسہ کی ابتدائی زندگی میں اور بالخصوص دو تہائی حصہ تک دارالعلوم کو دیا کرتے تھے۔ شیخ الہند کی روداد میں یہ عبارت تحریر ہے۔

مشیخۃ کی کل آمدنی ۲۱۹۰ روپے تھی۔ اس میں باشندگان دیوبند کا چندہ ۳۰۰ روپے چار آنے سوا پائی ہے۔ چندہ دینے والوں کی کل تعداد ۲۵ ہے۔ اس میں دیوبند کے باشندوں کی تعداد ۱۲ ہے۔

بعض مدد گاروں سے پتہ چلتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند میں تیس برس تک باقاعدہ مطبخ کا نظم نہیں تھا۔ اور شہر کے لوگ اپنے گھروں سے طلباء کا کھانا بھیجا کرتے تھے۔ اہل دیوبند کی حیثیت دارالعلوم دیوبند کیلئے "والدات مشفقات" کی سی ہے۔

کا بانی حقیقت میں اہل دیوبند کا بچا ہے جس کو پیدا کرنے میں لوگ لگے ہوئے ہیں۔

ان تصریحات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ دیوبند کے مدرسے کو بنانے فرشتے نہیں اتریں۔ اور سب سے زیادہ علمیاتہ جس کے کندھوں پر دیوبند کے غلاف باقی عقیدت مندانہ سایہ کی طرح ہے۔ اور ترکوں وعدہ پڑھنے والے لوگ کلمہ حق، اعتدال کے بجائے کہہ رہے ہیں۔ صاحب ایمان لوگوں نے کہے کو حق کو ہمیشہ اپنی جانے پر مت اللہ اور کلمہ نبوی کی عزت کرنے پر ذرا فوقیت دیں کی ——— تو دارالعلوم کے نام پر ہیں اور بزرگ کے ہمنوا ہوتے ہیں وہ ہی ہوں کی قدر کیوں نہیں کرتے جب کہ دیوبند والوں کے احسانات نے ذرہ بھی کہ نہیں اعتراف کرنا ممکن نہیں ہے۔

دارالعلوم کسی نے بھی قائم کیا ہو، اس کو اپنے خون سے اہل دیوبند نے سینچا ہے۔ اس کی ناقدری تاریخ کی سب سے بڑی ناانصافی ہے۔ اور وقت اس ناانصافی کا مجرم کسی بھی وقت لے سکتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت رکھنے والے لوگ صرف آپؐ سے عقیدت کا اظہار ہی نہیں کرتے۔ بلکہ وہ علیہ سعدیہ کی بھی قدر کرتے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے کی وجہ سے ہی پالنا

لوگ کی الحقیقت مسلک دیوبند کے حامل ہیں وہ بانی دارالعلوم کی توہین نہیں کر سکتے۔ اور توہین کرنے والے ہرگز ہرگز مسلک دیوبند کے نہیں ہو سکتے۔ کیوں کہ اہل دیوبند دارالعلوم کیلئے بانی جیسا کا درجہ رکھتے ہیں۔

آخر میں یہ عرض ہے کہ یہ ابتدا کہ ہمیں ہے کہ اس میں اختلاف کی نہ ہو۔ اگر حاجی عابد حسینؒ اور مولانا قاسم نانوتوی دونوں ہی کو دارالعلوم دیوبند کا بانی کہا جائے تو اس سے کیا فرق پڑ جائے گا۔ بلا وجہ کی بحثوں میں اُلجھنا اور اکابرین کی قبروں پر ٹھوکر کو تماشا کار نہیں ہے جو گزشتہ کئی دہائیوں سے کر رہے ہیں۔

اس طرح کی بحثوں سے جو دوریاں پیدا ہو رہی ہے اور اختلافات کا بیڑہ غرق ہو رہا ہے۔ اس کی ہر گز ذمہ داری ہم پر ہوگی۔

اور سمجھ رہے ہیں کہ ہم تحقیق کا حق ادا کر رہے ہیں۔ اور مُردوں کے کپڑے پھاڑ کر بے حساب جنت میں داخل ہونے کے کام کر رہے ہیں۔ ان دیوبندیوں سے وہ بریلوی اچھے۔ اندر کے یہاں مولانا احمد رضا خانصاحب کے نام پر کوئی اختلاف نہیں۔ یہاں تو سو سو سال میں آج تک ہمیں متفقہ حل نہ ہو سکا کہ اس مسلک کا بانی کون تھا؟

حوالہ جات دیئے ہیں۔ ان سے اتحاد پیدا کر سکے۔ ان سے اتحاد کیسے کیا جا سکتا ہے کہ دوسرے لوگوں کے بارے میں ہماری ایسی

ہے ——— اللہ تعالیٰ سلیم دے اور ہمیں ان کی غلطیوں سے بچائے۔

ہر دو فریق پر پہنچ گئے ہیں۔ اب ہم ابھی تک ہم اللہ کے گھر میں بیٹھ کر ہاتھ جوڑ رہے ہیں۔ اور کی بھی کچھ پڑے ہیں کہ دارالعلوم کا بانی کون ہے؟

مرزائیت کی غلطی

(علی رضیہ کی مراسلہ)

[illegible] کے رد نے میں [illegible] صفحہ کے پہلے کالم میں آیت کریمہ [illegible] کا ترجمہ غلط کیا ہے۔ [illegible] کا ترجمہ ہے "اور ہم نے تم کو [illegible] بھیجا ہے" [illegible] ہے۔ [illegible] ہے۔ [illegible] ہے۔

جواب ہے۔ اور صحیح کرنے والے نے اس کے بجائے اپنے ہم لکھا ہے مفوض کی غلطی بہت کھٹکتی ہے لیکن آپ کو کہ [illegible] ہیں۔ کئی بھی اضافہ [illegible] ہو گئی ہے۔ اب آپ دیکھئے کہ [illegible] ہے۔ [illegible] ہے۔ [illegible] ہے۔

پڑھ سکتے ہیں کیا۔؟

آپ مضمون کو غور سے پڑھیں آپ کے ہر سوال کا جواب آپ ہی میں موجود ہے۔ آپ کو مشورے کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک بات آپ سے بہتر کون جان سکتا ہے کہ سورتیں سورۃ فاتحہ سے سورۃ ناس تک پڑھیں یا سورۃ ناس سے سورۃ فاتحہ تک۔ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے پڑھی جائیں۔ اسی میں آسانی ہے ترجمہ نہ الٹیں۔ بلکہ قرآن حکیم کی ترتیب ہی کو ملحوظ رکھیں۔ اور جتنا حصہ بار بار پڑھ دیکھ کر پڑھ سکتے ہیں لیکن وظائف اور عملیات کا مراجعت ہمیشہ ہے جب تک حصے والا بغیر دیکھے پڑھ رہا ہو۔

ادیکری، شرارت کا چکر

سوال از عبدالکریم ہاشمی محلہ _____ مقام سندرو

میں ۱۵ سال سے پریشان ہوں سر سے لے کر پاؤں تک ہر وقت درد رہتا ہے۔ اور خاموش رہتا ہوں۔ کسی سے بات کرنے کو طبیعت نہیں کرتی ہے۔ اور بیوی بچوں پر بہت غصہ آتا ہے۔ ذہن سے دل میں خوف بیٹھ رہے ہے۔ بے چینی کے دورے آتے ہیں۔ اور دل کہتا ہے گھر چھوڑ کر کہیں بھاگ جاؤں اور جو بھی کام دھندا ہے سب چھوڑ دوں۔ ایک مسئلہ حل ہو تو دوسرا تیار۔ دوسرا حل ہو تو تیسرا تیار۔ کام دھندہ، محنت مزدوری، مالی تنگی میں بھی گرفتار ہے۔ خاص طور سے خلاف قرآن کی تلاوت حضرت کی رسالہ، آیت الکرسی، معوذات، جو قرآن میں سے آئے کے بعد غصہ بہت بڑھ جاتا ہے۔ چالک طبیعت کہتی ہے ان سب اعمال کرنے سے مجھے کیا ملا۔ میرے بچوں کا بھی یہی حال ہے۔ ہم میں آپس میں محبت نہیں ہے۔ ایک دوسرے کو غصہ کرتے ہیں۔ ان کو بھی غصہ آتا ہے۔ ایک عامل کو بتایا تھا۔ انہوں نے آسیب در سحر کا بتایا تھا۔ بہلے کو تعویذ اور پیسے کو بھی تعویذ دیئے تھے۔ مگر فائدہ نہیں ہوا۔ بعد میں انہوں نے نماز، رکعت، سطر سے بتائی تھی۔ آخری رکعت کے آخری سجدے میں سبحان، ربی العظیم، آیت الکرسی، عشاء کے بعد پڑھیں۔ رات میں میرے دونوں ہیر لے کر کے کوئی رہا تھا ہوا تھا۔ اب بس معلوم ہوا۔ عامل صاحب بہار کے تھے چلے گئے۔

ہماری والدہ کو بھی کچھ نظر آتا ہے کہ ہم سے سایا ہیں۔ اور بزرگ ہیں۔ اور تم ہمارے نواسے ہو۔ لہٰذا ہم بہت پریشان ہیں۔ ہماری والدہ بھی غصہ کرتی ہے۔ والدہ ہے، والد صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔

آپ سے دل میں پوری امید کے ساتھ اپنی پریشانی لکھ رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ جیسے مخلص اور با اخلاص بزرگ میری اور میرے اہل عیال کی پریشانی کا حل کریں گے۔ جو بھی جیسے بھی مناسب طریقے سے لکھیں گے بجا لاؤں گا۔

جواب آپ نے بہت سے سوالات کا مجموعہ بھیجا ہے اور آپ کو کسی عامل سے رجوع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کے لئے یہ کرنا کافی ہے گھر میں سب سورۃ فاتحہ کا ورد کریں۔ اور ہر نماز کے بعد آیت الکرسی ایک بار پڑھیں۔ اور ہر نماز کے بعد سورۃ اخلاص ۱۱ بار پڑھیں۔ اور ہر نماز کے بعد سورۃ فلق اور سورۃ ناس ۷ بار پڑھیں۔ اور ہر نماز کے بعد سورۃ فاتحہ ۱۱

جواب ...علم اور عمل کے اعتبار سے ان کی درجہ بندی کی جاتی ہے۔

عالمی طور پر اس کو روزہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ سے یعنی مسلمانوں کے وجود میں آنے سے بھی پہلے سے منایا جاتا ہے۔ اور لوگوں کو عبادت کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ اسی زمانہ میں اس طریقے کے عبادت کا توڑ پیدا کرنے کے لئے مقابلے بازی دوڑ دوڑ اسی دو فرشتوں کو نازل کیا گیا تاکہ وہ لوگوں کو جادو کی تعلیم دے کر کفر سے بچائیں اور گمراہی سے بچائیں لیکن یہ دونوں فرشتے ہر سیکھنے والے کو اول اس بات کی تاکید کیا کرتے تھے کہ جادو کی تعلیم حاصل کرنا اچھا نہیں ہے۔ پھر بھی کوئی ضرور کرنا تو سکھایا کرتے تھے۔ اسی وجہ حضرت کے علاوہ کسی دوسرے میں یہ تاثیر ہی ہے جو لکھتا ہے۔ اور جادو میں بھی جو اثرات پیدا کئے جاتے ہیں وہ بھی اللہ ہی کرتے ہیں۔ جادو کی سچے پر اثر نہیں ہوتا

آج بھی اگر کوئی اپنے دفاع کے لئے اور لوگوں کے دفاع کیلئے کچھ سیکھ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور سچا اور سیکھنا اور کسی پر کرنا اگر غلط حرام اور ناجائز ہے۔

آج کے دور میں بھی ایسے قادر گرو تو نہیں جو لفظوں کے اعمال کی یاد دلاتے ہیں۔ لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھی جانی چاہئے کہ انسان کی سنت اگر لفظوں کے اعمال سے قائم ہوتی تو یہ بھی کی بات ہے کسی کی بات نہیں ہے۔

تعزیتاً ہم سب کو جادو کی سنت سے محفوظ رکھے۔ اور ہمیں جادو کرنے کرنے سے، دور رکھے اور اس طرح کے گناہوں سے ہماری پوری حفاظت فرمائے آمین

طلسماتی دنیا کے بارے میں آپ کے جو تاثرات ہمیں لکھا ہے۔ اس کیلئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک ہمیں اس میں اور ترقی عطا فرمائے۔ اور آپ کا ساتھ ہمیشہ اسی طرح قائم رکھے۔ آمین۔

ستاروں کے استخراج کی بات

سوال از [illegible] ——— خانیوال

میں طلسماتی دنیا پورے دل سے پڑھتا ہوں۔ ایک ایک لفظ ستاروں کے حساب جیسا ہے بھی چاہتا ہے ہر اوقات اسی کتاب کو پڑھتا رہتا ہوں۔ تاکہ ایک بھی لفظ سطروں سے اوجھل نہ ہو۔

میرا ایک قاری سوال ہے کہ طلسماتی دنیا کو صبح اور کی ماہنامہ میں بڑا ماہنامہ شمار کرتا ہے اللہ خان آپ کی ہمدردوں کو دین اسلام کی خدمت کرتے رہیں اور ترقی میں عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

طلسماتی دنیا اگست ۲۰۰۷ء پر کوسف ستاروں کی بحث پر

حکومت نے ہر سال کے سر لیے ہے جو ہے وہ ہے
وہ ہے کہ ہو گا۔ شنی کی تقریر کے بڑے پیمانے والے
نظر آپ کا ہی قابل تارک ہے۔ جدائی کی آپ کو طلسماتی
قارئین کنسلٹنٹ کے ذریعہ کرنا ہے فرد اور ان کی
عطا کرنا ہے۔

ستاروں کی حفاظت اور حکومت
گرا تھا ہے۔ آپ ستاروں کے
شمسی مشتری جیسے کے
تمام انسان ہیں ہو کہ

اگست ۲۰۰۷ء کی کنیز بیگ آپ کو
ہوا ہے جس کی وجہ سے کسی کی
وہ بیچے کا نکلتا ہے۔ جس کی وجہ سے بہت
طلسماتی دنیا ہے کی ایسا جس کو پڑھ کر
نا کہ ہزاروں ہر سال آپ کو
ملتا ہے بہت

جواب

ہفتہ وار طلسماتی دنیا کے صفحات پر شائع کرتے ہیں
ہے۔ اس کے لئے ہم آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں
ہے۔ اس کے لئے ہم آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں
ہے۔ اس کے لئے ہم آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں

اگریم ہی ہو جو ہر سب جن ۱۱ جب جو ت
دیں گے تو طلسماتی دنیا کے پر ہی صفحے ہی کر رہے گے اس
موضوع پر تفتیش حاصل کرنے کے لئے بہتر ہو گا کہ آپ کسی معروف عامل کو
کی کوئی کتاب پڑھیں۔ اور پھر ہماری پوری تصدیق کر لیں تاکہ قارئین
انتظار کریں جو ت ر شہ علمی عمل ہو کر صبح ہو گی۔ ۱۱۔ جو عوام کو تعلیم
کے لئے دو طرح کی ہر دیوبندی طرح سے لگ بھگ ثابت ہو گی۔ ۱۱۔ ستار
ختم ہو گیا ہے کہ ہر کے دن ہیلی ساعت زحل کی ہوتی ہے۔ اور ہر
کے دن کا حاکم ستارہ زحل ہے۔ ستارہ معلوم ہو رہا ہے کہ اتوار
اتوار کے دن شمس کی حکومت ہوتی ہے۔ اس لئے اتوار کے دن کو
پہلی ساعت شمس ہی کی ہوتی ہے۔

پیر کے دن قمر کی حکومت ہوتی ہے اور پیر کے دن کی پہلی ساعت
قمر کی ہوتی ہے

منگل کے دن کا حاکم مریخ ہے۔ اور پہلی ساعت مریخ کی ہوتی ہے
بدھ کے دن عطارد کی حکومت ہوتی ہے اور پہلی ساعت عطارد
ہی کی ہوتی ہے۔

جمعرات کے دن مشتری کی حکومت ہوتی ہے۔ اور پہلی ساعت

جواب

ہفتہ وار طلسماتی دنیا کے صفحات پر شائع کرتے ہیں
ہے۔ اس کے لئے ہم آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں
ہے۔ اس کے لئے ہم آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں

چھپے ہوئے عمل کی تلاش

[illegible]

[illegible] ہے کہ عمل [illegible]
نہیں [illegible]

محترمہ [illegible] کتاب شائع ہو چکی ہے اور ہمارے محکم ایجنٹ
[illegible]

میں چالیس روز تک صبح و شام قرعہ کی تلاوت کرائیں اور روزانہ ایک جگ پانی بردم گھر کے گھر کی سب دیواروں پر یہ پانی چھڑکیں۔ اور تلاوت کو گھر کی چاروں سمتوں کی طرف رُخ کر کے اذان دیں۔ اتنی آواز کے ساتھ کہ گھر میں موجود لوگ سُن لیں۔ انشاء اللہ ان دونوں عمل ہی کی برکت سے اثرات رفع ہو جائیں گے۔ اگر اثرات رفع نہ ہوں تو پھر کسی عامل سے رجوع کریں۔ آپ اچھے عامل کی تلاش سنجیدگی کے ساتھ کریں گے تو اچھے عامل تک پہنچنے میں دیر نہیں لگے گی۔ ہر جگہ ہر علاقے میں کالی اور لے ٹوٹ قسم کے لوگ موجود بھی ہیں لیکن تلاش کرنے کیلئے تھوڑی سی محنت تو ہر نسبت کریں جب تلاش کرنے سے خدا بھی مل جاتا ہے۔ تو اچھا عامل کیوں نہیں مل سکتا؟

تصویر اور رحمت کے فرشتے

سوال از: مسلم برادران ——— بارہ مولا (کشمیر)

آپ جو نصیحتیں ٹائیٹل پر چھاپتے ہیں۔ اُن کے ناجائز ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ہماری مسجد کے امام صاحب کا کہنا ہے کہ علامتی رُتبہ جس گھر میں ہوگا۔ اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آئیں گے۔ کیوں کہ وہاں تصویر اور کتا ہوتا ہے۔ وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

کیا ہمارے امام صاحب کی بات درست ہے۔

برائے مہربانی اس پر روشنی ڈالیں۔ اور اگر یہ بات درست ہو تو تصویروں کے سلسلے کو بند کریں۔

جواب تصویر کی ممانعت کا ہمیں بھی علم ہے۔ لیکن اس کی ممانعت کی بنیادی وجہ کو یکسر نظر انداز کر کے شور مچانا اور واویلا کرنا اسلامی روش نہیں ہے۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ تصویر خواہ کسی بھی طرح کی ہو۔ اس کا گھر میں رکھنا یا جیب میں رکھنا حرام ہے۔ اور جہاں تصویر ہوگی وہاں رحمت کے فرشتے ہرگز ہرگز داخل نہیں ہوں گے تو پھر بڑی مشکل پیدا ہو جائے گی۔ اور کوئی جگہ ایسی نظر نہیں آئے گی۔ جہاں سے رحمت کے فرشتے کوچ نہ کر گئے ہوں ——— حدیث ہے کہ بیت اللہ کے اندر بھی فرشتے موجود نہیں رہتے۔ اور یہ جو حدیثوں میں بھی رحمت کے فرشتوں کو تلاش کرنے کے بعد بتایا ہوگا کہ ہمارے کہ نمازیوں کی صفوں میں اور خاجیوں کی بیٹ میں موجود ہے اور دیتا ہے۔ ان پر تصویریں چھپی ہوتی ہیں۔ اور آپ نے ایسا کوئی نمازی یا حاجی نہیں دیکھا ہوگا۔ جو نماز اور طواف سے پہلے اپنی جیب کو خالی کر دے۔

پرنٹ اور سیکے پر تصویر ہی ہوتی ہے۔ اگر ہم یہ مان لیں گے کہ ہر قسم کی تصویر کی موجودگی سے رحمت کے فرشتے بھاگ جاتے ہیں تو پھر بھی تسلیم کر لینے کی دنیا کے ملک میں نوٹ، سکے، کتابیں بھی رحمت کے فرشتوں سے محروم ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ بہت سے لوگ جو نوٹ پر تصویر ہونے کی وجہ سے اس کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ وہ بھی نوٹ کو جیب میں رکھتے ہیں۔ اور بے سوچے سمجھے اس کی ادائیگی کرتے ہیں۔

سچی بات یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن مقاصد کے تحت تصویر کی ممانعت فرمائی تھی۔ وہ مقاصد بت پرستی کے تھے۔ اگر تصویر بنانے والے کے دل میں بت پرستی کے جذبات پیدا کرنے والی نہ ہو۔ اور نہ ہی دیکھنے والے کے دل میں بت پرستی کے جذبات پیدا ہوں اور نہ ہی دیکھنے والوں کو بت پرستی کی طرف مائل کرنے والی ہو۔

مذہب اسلام ساری دنیا کے انسانوں کے لیے صحت مند مذہب ہے۔ اور ہر جگہ اس کا قانون یکساں ہے۔ جب سعودی عرب کے علماء نے ان مقاصد پر سختی کی پابندی بتائی ہے۔ جو ان کے علاقوں کے لحاظ سے ہیں۔ تو ہمارے علماء کو اعتراض اٹھانے کا کیا حق ہے۔؟

بیت اللہ اور مسجد نبوی میں ٹی وی کے کیمرے فٹ ہیں۔ اور ان دنوں کے پروگرام ٹی وی پر نشر کرتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ دنیا کے مختلف اخبار و نوٹوں پر بانی پاکستان قائداعظم کی تصویر ہی ہوتی ہے۔ جس پر کسی عالم اور متقی کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تو پھر ہندوستان کے لوگ ہی اتنے متعصب کیوں ہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ اعتراض کی عادت پڑی ہوئی ہے۔ اپنی آستینوں میں خنجر چھپا کر رکھنے والے بھی تصاویر پر بڑے جھٹکے کر کے خوش ہو جاتے ہیں کہ انہوں نے توحید و سنت اور پرہیزگاری کا حق ادا کر دیا۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے تحت الشعور کے جذبات، زبان و دل کے جذبات اور عوام الناس کے کانوں سے ہزاروں گناہ کبیرہ کرے۔ ہزاروں کانوں کو سننے کیلئے بھرے والے لوگ بھی جب خبار پر انگلی اٹھاتے ہیں۔ اور بے سوچے سمجھے اعتراضات کی جگالی کرتے ہیں۔ تو تکلیف ہوتی ہے۔

شیطانی دنیا پر جو تصاویر چھپ رہی ہیں۔ وہ نظر انداز کی جا رہی ہیں۔ اور ان کی طباعت میں ایک خطیر رقم بھی خرچ ہے پھر بھی اگر کسی کو یا بھی دلفریب ٹوائلٹ پیپر کا ٹکڑا چڑھا کر رسالے کی صورت میں ——— لیکن علم و عمل سے فیضیاب ہونا ہو تو اس کی تصویر میں لکھا ہوا نوٹ وجد کچھ بھی ہے۔ محروم ہی رہتے ہیں۔ اور جو لوگ تصاویر پر اعتراض اور اعلان کرتے ہیں۔ اُن سے ہم سنجیدہ بار بار عرض کر چکے ہیں کہ وہ فتنہ و فساد پر مبنی تصاویر سے کنارہ کشی کر لیں گے۔ کیوں کہ فساد کی اشاعت ہمیں بھی پسند نہیں۔

رحمت کی بات ہے کہ آنحضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی تو ہمیں دیتی ہیں تبلیغ و دعوت ہیں۔ اور جو ایمان و اسلام کے لئے زہر قاتل ہیں۔ جھوٹ، غیبت، تہمت تراشی، بے ہودہ گوئی، خیانت، بد دیانتی، سود خوری، شراب نوشی، بدکاری، حسد، کینہ پروری، گھٹیا

سوچ، شرک و بدعات، والدین کی نافرمانی، رشتوں کی بے حرمتی وغیرہ جیسے برائیاں ہیں۔ ہمارے بڑے بڑے اور نیک دیندار بھی مبتلا ہیں۔ اس وبال سے کسی کو اختلاف نہیں۔ اس کو اصلاح کی فکر اور وعظ و تبلیغ جیسی بڑے بڑے مسئلوں میں بڑی بڑی باتیں کرنا سبھی کا ایک عام سا وطیرہ بن گیا ہے۔ جو سنا لگایا ہے۔ جو سنا لگایا کا بھی بات ہی خاتمہ ہے۔

اس غور و فکر والے رسالے کے اثر کے مندوں کی منفی اصلاح ہوئی ہے اور اصلاح کی خواہش رکھنے والے رسالے کو بند کر کے کیوں کہ ان رسالوں کی پیشکش ان دونوں تک محدود ہے۔ جو دنیا داری اور ظالمانہ کاموں میں مصروف ہے اور لوگ پینے کی بے حیائی سے بھرا زندگی گزار رہے ہیں۔ ظلمانی دنیا کے مراحل طے کرنے کے لئے کافی ہیں۔ لیکن جو لوگ عریانی و رسائل اور خدا کی نافرمانی کے لئے کافی ہیں۔ لیکن جو لوگ عریانی و رسائل اور فحش تاریخی پڑھنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ ظلمانی دنیا نے انہیں اپنی طرف سوچ کرنے کیلئے دلسوز کی قسم کی تضاد بیانات کیں۔ اور اس کا حاصل ہوا تو ہر گز مند ہوا۔ پھر بھی اگر ان تضاد بیانات کو اور ابا اعتنا نہ بسند یدگی کی نظر سے دیکھے تو اس میں کوئی مناسبت کی بات نہیں۔ لیکن ظلمانی دنیا کی ساری اصلاحی تحریک کو نظر انداز کر کے صرف تصویروں کی مخالفت کس مصلحت و حکمت کی علامت ہے۔ اور اس بات کی علامت ہے کہ ہر جگہ صرف اور صرف اپنی ہی خواہش کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے ہر جگہ کے مطلوم کو نظر انداز کر دینے کی علامت ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گھنٹی بجانے کو منع فرمایا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ جہاں گھنٹی بجتی ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ لیکن اپنے گھر کی حفاظت کے لئے تعویذ لٹکانے کی اجازت دی ہے۔ اگر گھنٹی کی وجہ سے رحمت کے فرشتے رحمت ہو جایا کرتے تو پھر تضاد کسی بھی صورت میں گھنٹی بجانے کی اجازت نہ دیتے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی فرمان کی گہرائی میں پہنچنے کیلئے کسی بھی مسئلے میں آخری فیصلہ سازی بننے سے رسائل کو محروم رہنا ہے۔ اور اس سے بھٹک کے نئے نئے دروازے کھلتے ہیں۔

اگر تضاد برائے اس درجہ حرام ہے کہ یہ جہاں بھی ہوں گی رحمت کے فرشتے وہاں سے بھاگ جائیں گے۔ تو کیا سلامی سالک کے گھر میں نظر نہیں آتے۔ اور سکے پر انسانوں کی تصاویر نہیں ہوتی چاہئیں تھیں۔ لیکن ہندوستان کے کروڑوں لاکھوں الشر سے ڈرنے والے لوگ جب نماز پڑھتے ہیں کی جیبوں میں نوٹ موجود ہوتے ہیں اور ان پر گاندھی جی کی اور سکوں پر دنیا کی تصاویر ہوتی ہیں۔ تو کیا ہم یہ کہہ لیں کہ کسی کی بھی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ہمارے کہنے کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ رحمت کے فرشتے کیوں نہیں آتے؟ ہمارے خیال سے اگر فرشتوں پر مسئلہ اس انداز سے پیش کیا جائے تو ہر گھر میں نماز کی جگہ نہیں ہوگی۔ اور ہر گھر کو اپنی عبادت گاہ تبدیل کرنا پڑے گا اور ہر گھر اور دکان میں بھی ممنوع قرار پائے گی۔

آسیبی دُکھ

سوال از: شوکت، فقیر ——— لیہ (ملتان)

میرا ایک قریبی دوست جو اثرات سیاہی جیت کا شکار ہے۔ طالع کی اوائل اس کی تمام تر حسنات خراب ہیں۔ کہ نے ایک عامل سے اپنا نقش کرایا تو پتہ چلا ہے کہ اس کو اثرات سیاہی جیت ہے۔ برائے مہربانی اس بیت سے چھٹکارا پانے کیلئے کوئی عمل یا کوئی وظیفہ بتائیں تاکہ میرا دوست اس سے چھٹکارا پا سکے۔ اگر کوئی نقش بہتر ہو سکے تو آپ دیں۔ اس شخص کا بھی بھلا ہو گا۔ اور آپ کو دعا کا پھل ملے گا۔ آپ کے ادارے کے نام پر۔

جواب برائے مہربانی اس کا علاج جوابی خط میں لکھ دیں۔ اور رسالے میں بھی شائع کریں۔ تاکہ قارئین کو بھی پتہ چلے کہ اثرات سیاہی جیت کس طرح پریشان کرتے ہیں۔ اس شخص کا پورا نام مکمل پتہ اور عمر بھی لکھ دیں۔ اور ہو سکے تو اس کی تصویر بھی بھیج دیں۔ اس کا علاج بھی کرنا پڑے گا۔ اور ہو سکتا ہے کہ اس کے دوست کو بھی تعاقب سے بنانا پڑے۔ آپ کے دوست کو بھی اس کا علاج بھی کرنا چاہئے تھا۔ کیونکہ ایسے شخص کے ساتھ رہنے والے بھی متاثر ہوتے ہیں۔ اور یہ حضرت مناسب ہے کہ ایک عامل سے علاج کرائے۔ اس لئے ہمیں اس کا پورا نام مکمل پتہ اور عمر بھی لکھ دیں۔ اور یہ حضرت مناسب ہے کہ ایک عامل سے علاج کرائے۔ اس لئے ہمیں اس کا پورا نام مکمل پتہ اور عمر بھی لکھ دیں۔ ان سب کو مدنظر رکھ کر ہی ایک عامل سے علاج کرانا چاہئے۔ اور ایک عامل سے علاج کرانا چاہئے۔ اور ایک عامل سے علاج کرانا چاہئے۔

صرف دعا کے لئے لکھنا کافی نہیں ہے۔ اگر آپ یہ دیکھیں کہ کون سا عامل شرک اور گمراہی کی باتیں کرتا ہے

یا علاج اس طریقہ کی تیروں کے ذریعہ کرتا ہے جو حرام اور ناجائز ہوں۔ یا ایسے کلمات پڑھنے کو بتاتا ہے جن میں غیر اللہ سے مدد وغیرہ کی عبارت ہو تو بلا شبہ ایسا سب کو ٹھوکر کر شمار دیجئے۔ یا عمل کے ساتھ ہونے سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ بعض حق کے ساتھ ہو جائے۔ لیکن جب تک آپ پر کسی قاعل کی شرک خواہ غیر ایسا واضح نہ ہو جائیں۔ اور اس کا دعوے کے بعد آپ پر انکار نہ ہو جائے۔ اس وقت تک اس کے بارے میں بری رائے قائم کرنا اضافہ کے دائروں میں نہیں۔ بلکہ دعوے اور خوبی بے جا کے دائروں میں آتا ہے۔ اور اس سے ابتدا ہی اجتناب ہونا ہے۔

اور بری اثرات کے سلسلے میں اگر بقائی قاعلین سے رجوع کیا جائے تو بہتر رہتا ہے۔ کیونکہ جب اس طریقے کے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ تو بعض پر مختلف کیفیات طاری ہوا کرتی ہیں۔ ان کو کنٹرول کرنے کیلئے عامل کا قریب رہنا ضروری ہے۔

اور بری اثرات کے لئے بہادر کا ہونا بھی ضروری ہے۔ ہزاروں طریقے بتائے جاتے ہیں۔ سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ حروف مقطعات کے ذریعہ اس کا علاج کیا جائے۔ اور حروف مقطعات کے بارے میں اکابر علماء نے بہت کچھ لکھا ہے۔ اگر اس کا کچھ حصہ بھی بیان کرنے لگیں تو ایک کتاب تیار ہو جائے گی۔ مختصر یہ سمجھئے کہ حروف مقطعات کے ذریعہ بہت سی چیزوں پر عبور حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور بہت سے امراض کو دفع کیا جا سکتا ہے۔ شیخ ابو الحسن احزابی فرمایا کرتے تھے کہ زہر کے اثرات کو دفع کرنے میں حروف مقطعات نہایت مفید ثابت ہوتے رہے۔

بعض تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو مال و اسباب کی حفاظت کے لئے حروف مقطعات لکھ کر دیا کرتے تھے اور جہاں یہ تحریر رکھ دی جاتی وہاں چوری وغیرہ سے حفاظت رہتی تھی۔

ایک مرتبہ مشہور رزمگاہ کرباء و قتلی نامی دریائے دجلہ میں سفر کر رہے تھے اور آپ کے ہاتھ میں حروف مقطعات کی انگوٹھی تھی۔ لوگوں نے کہا ہمیں یہ انگوٹھی دے دیجئے تاکہ جس کے ہاتھ میں یہ انگوٹھی ہوگی وہ غرق ہونے سے محفوظ رہے گا۔

بعض اکابر دریا کا سفر کرتے وقت حروف مقطعات کی تختی ہمراہ رکھا کرتے تھے۔ اگر دریا میں سفر کرتے ہوئے آندھی آتی تو وہ تختی دریا میں پھینک دیا کرتے تھے۔ اسی کے پھینکنے سے طوفان ختم ہو جاتا تھا۔

بعض اکابر نے حروف مقطعات کی انگوٹھی کو استعمال کرتے ہوئے صرف اتنا اشارہ دیا ہے کہ ان حروف کی حقیقت کو ہر شخص نہیں سمجھ سکتا ہے۔ اس لئے ہم اس کو اپنے پاس رکھنا مناسب نہیں سمجھتے۔

حضرت علی کا مشہور واقعہ ہے کہ حروف مقطعات سے ایک شیطان کی ملاقات حضرت علیہ السلام سے ہو گئی۔ حضرت علی نے اس سے کہا کہ مجھے ایسی کوئی دعا بتا دیجئے کہ جس کے ذریعہ میں دشمنوں پر غالب آ سکوں۔ حضرت علیہ السلام نے بتایا کہ یہ دعا پڑھا کرو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم انی اسئلک بحق الحروف التی اذا کبر الکبیس طہ یس حم عسق نون ان ھو الا اھون ان لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین ان اللہ علی کل شئی قدیر۔

اکابر نے بیان حروف مقطعات کی بے شمار فضیلتیں بیان فرمائی ہیں۔ ان کے ذریعہ کواکب کا علاج بھی کیا جاتا ہے۔ جو آسان بھی ہے۔ اور موثر بھی۔ حروف مقطعات کا یہ نقش ۱۱ دن تک بنایا جائے۔

۱۱۲۹	۱۱۲۳	۱۱۲۷
۱۱۳۱	۱۱۲۸	۱۱۲۶
۱۱۲۵	۱۱۳۲	۱۱۲۴

اور یہ نقش اکیس دن تک بنوائیں۔

۰۵۲۶	۰۵۲۹	۰۵۵۲	۰۵۲۸
۰۵۵۱	۰۵۲۹	۰۵۳۵	۰۵۵۰
۰۵۳۰	۰۵۵۳	۰۵۳۱	۰۵۳۳
۰۵۳۸	۰۵۳۲	۰۵۳۱	۰۵۵۳

لیکن مشورہ یہ ہے کہ اگر کسی عامل کے زیر علاج کرانا ممکن ہو تو بہتر ہے۔

ان کو تکلیف کی وجہ کیا ہے؟

سوال از محمد شبیر احمد ——— دہلی۔

فرمایا ہے کہ علم الاعداد پڑھنے کے بعد سے ہی یہ خیال ہوتا ہے کہ اس میں ہونے والے نتائج کو ہم خود آزما لیں۔ اس خیال کی وجہ سے ہم نے بہت سے لوگوں کے سوالات کے جوابات اعداد کے ذریعہ نکالے۔ اور ہمیشہ ہی ہمارا یہ تجربہ رہا ہے کہ عوام الناس کی اکثریت کو تکلیف دہ چیزیں ہی پیش آتی ہیں۔ اس سے ہمارے بعض لوگوں کو یہ گمان ہوا کہ شاید ہم لوگوں کی تکلیف کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم نے اس کی وجہ معلوم کرنے کی کوشش کی۔ تو ہمیں یہ معلوم ہوا کہ ہم جب کسی کے سوال کا جواب نکالتے ہیں تو اس کے ساتھ ہی اس کی تکلیف کا سبب بھی ہمارے سامنے آ جاتا ہے۔ اس لئے ہم اس کی تکلیف کا سبب بتا دیتے ہیں۔ اس سے بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہو جاتی ہے کہ ہم ان کی تکلیف کا سبب بتا رہے ہیں۔ حالانکہ ہم ان کی تکلیف کا سبب نہیں بتاتے۔ بلکہ ان کی تکلیف کا سبب ان کے سوال کے جواب کے ساتھ ہی ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہم اس کو

ہیں۔ اور اہلِ خانقاہ کے بھی۔ ان میں جو لوگ خالصتہً دھوکہ دہی میں مبتلا ہیں۔ اور لوٹ کھسوٹ والی پالیسی پر چل رہے ہیں تو ان کے خلاف آواز اُٹھانا اور اُن پر تنقید کرنا تحلیلِ حرام ہے۔ لیکن خود گمشدوں ہی کو خلافِ اسلام کہنا اور تمام عالمین کا مذاق اُڑانا اور ان کو نوعِ بدعت سے متہم کرنا اور مغالطہ کھانا کسی طرح بھی ایک ایسی بدی اور سرکشی کا پیکر ہے جو سراسر ظلم اور شیطنت سے جڑا ہوا ہے۔

آپ کے خط کے جواب میں جتنے بھی جملے ہمارے قلم سے نکلے اور جس قسم کے بھی لکھے گئے ہیں۔ یہ جملے صرف آپ کے لیے نہیں ہیں۔ بلکہ ان سب افراد کے لئے ہیں جو اپنے آپ کو اسلام کا علمبردار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور جو اپنے آپ کو اسلام کا خادم کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو کافر کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو جہنم کا ایندھن بتاتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو گمراہ کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو بدعتی کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو ملحد کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو زندیق کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو مشرک کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو منافق کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو دجال کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو شیطان کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو ابلیس کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو جہنمی کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو واجب القتل کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو واجب القتال کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو واجب الجہاد کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو واجب الاخراج کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو واجب الاستیصال کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو واجب الاستئصال کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو واجب الاستحصال کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو واجب الاستیلاء کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو واجب الاستعباد کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو واجب الاستیعاب کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو واجب الاستحواذ کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو واجب الاستیلاء کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو واجب الاستعباد کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو واجب الاستیعاب کہتے ہیں۔ اور جو اسلام کے نام پر دوسروں کو واجب الاستحواذ کہتے ہیں۔

مولانا اسعد مدنی اور طلسماتی دنیا

سوال از انعام دہندہ مراد آباد

آپ کے رسالے میں مولانا اسعد مدنی صاحب پر جو مضمون شائع ہوا ہے۔ وہ بالکل بر محل اور بر موقعہ ہے۔ آپ کا یہ اقدام نہایت ہی قابلِ ستائش ہے۔ ایسے لوگوں کی آج کل سخت ضرورت ہے۔ جو انصاف اور اعتدال پسندی کا مظہر ہوں۔ مفتی سازی اور لیبا پوتی کرنے والے تو نہ ادھر کے ہوتے ہیں نہ اُدھر کے ہوتے ہیں۔ کسی کی مخالفت یا رعایت دونوں طرح کی ہوتی ہے۔ ایک بیحد عناد و دشمنی اور دوسری اس لئے کہ تاکہ کام کرنے والا صحیح ڈھنگ سے کام انجام دے اور اپنے کام سے لوگوں میں اعتماد و وقعت قائم کر سکے۔

ہم کہتے ہیں کہ مولانا اسعد مدنی صاحب پر آپ کے چند مضمون مختلف رسائل میں شائع ہوئے ہیں۔ وہ اسی آخری فصیل سے تعلق رکھتے ہیں۔ اثر کرے زور قلم اور زیادہ۔

اس سے قبل بھی نے آپ کی خدمت میں کئی خطوط ارسال کیے۔ لیکن ابھی تک ان کے جواب کا منتظر ہے۔ نہ معلوم جواب سے کیوں محروم فرما جاتا ہوں۔ اگر میری کوئی غلطی ہو تو اُسے درگزر فرمائیں۔ اور جواب بہت جلد تحریر فرمائیں۔

آپ کا عثمانی رہنما پڑھنے کے لئے دلی بیقرار رہتا ہے۔ ایک مسئلہ بھی پاکستانی میری سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے رسالہ دیکھ کر بڑی عقیدت سے خرید لیا۔ میں رنگ رہ گیا۔

خوش رہیں کیا اچھا ہوتا کہ آپ اپنے رسالے کی قیمت اور بڑھا کر دیں۔ دس بارہ روپیہ سالانہ تو لوگ دے سکتے ہیں۔ اور اس رسالے کا نام عثمانی رہنما خاص طور رکھ دیں۔ اور اسی کو کچھ مضبوط کر دیں۔ اور عوام کے تماشے کوئی نئی تحریر نہ لائیں۔ تاکہ عوام اس کی قیمت ادا کرنے میں آسانی محسوس زیادہ دیر تک دشواری نہ ہو۔

آج سے دو سال قبل ہم نے جو کچھ مولانا اسعد مدنی کے بارے میں

جواب لکھا تھا۔ وہ حقیقت کی فضا تھی بعض لوگ ہمارے قلم کے مداح کی تعریف و تمجید سن کر چراغ پا ہو گئے تھے۔ لیکن ہم نے زندگی میں کبھی خوشامد لکھتے وقت اس بات کی پرواہ نہیں کی ہے کہ پڑھنے والوں پر اس کے اثرات کیا مرتب ہوں گے۔ اور جیروں پر طوفان گھریں گے یا سکون طاری ہو جائے گا۔

مولانا اسعد مدنی نے دار العلوم دیوبند کو اپنی تحویل میں لینے کے بعد دیوبند کے نظام میں جو بگاڑ پیدا کئے ہیں۔ انہوں نے حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے صدر دار العلوم کے وقار میں انحطاط کیا ہے۔ اور اس کی عزت و وقعت کو بڑھانا دینے کے ساتھ ساتھ ملازمین کو بھی خوش خالیاں عطا کی ہیں۔ اور انہوں نے خود اپنی نظام کو بھی متاثر نہیں ہونے دیا جبکہ اُس زمانہ العلوم میں جو فکری طور پر حضرت قاری طیب صاحب سے فکری طور پر وابستہ ہے۔ وہاں آج تک کوئی مجلس شوریٰ تشکیل نہ دی جا سکی۔ کیا انہیں پورے ملک میں چند افراد بھی ایسے دستیاب نہ ہو سکے جن پر وہ بھروسہ کر سکیں۔

ہم نے اس موضوع پر دو سال پہلے طالب علمانہ زبان میں کچھ عرض کیا تھا لیکن آج تک اس کی کوئی مشاورتی نہ ہو سکی۔ آج تک بھی وہاں کوئی مجلس قائم نہ ہو سکی۔ اور نہ ہی اساتذہ اور طلباء میں کے تمام اضلاع ہو سکا۔ فارغ کو بڑھانے سے کہیں زیادہ ضروری یہ ہے کہ جو لوگ برسر سے ملازم کی حیثیت سے وابستہ ہیں۔ ان کو بروقت تنخواہ دی جائے۔ اور ان کی تنخواہوں میں مناسب اضافے بھی کئے جائیں۔ تاکہ ان کی خود داریاں کسی کے سامنے پامال نہ ہوں۔

ہم نے کچھ اصولوں کی بنیاد پر حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ

کر رہے ہیں۔ اور ہی اخلاق و اخلاص ابھی تک ہم میں موجود ہے۔ اور میں خدا کے فضل و کرم سے مطمئن ہوں۔ اور میں خدا کے فضل و کرم سے شاکر ہوں۔ اور میں خدا کے فضل و کرم سے راضی ہوں۔ اور میں خدا کے فضل و کرم سے خوش ہوں۔ اور میں خدا کے فضل و کرم سے مسرور ہوں۔ اور میں خدا کے فضل و کرم سے شادمان ہوں۔ اور میں خدا کے فضل و کرم سے فرحاں ہوں۔ اور میں خدا کے فضل و کرم سے نازاں ہوں۔ اور میں خدا کے فضل و کرم سے فخر کناں ہوں۔ اور میں خدا کے فضل و کرم سے مباہی ہوں۔ اور میں خدا کے فضل و کرم سے مباہات ہوں۔ اور میں خدا کے فضل و کرم سے مباہاۃ ہوں۔ اور میں خدا کے فضل و کرم سے مباہاتی ہوں۔ اور میں خدا کے فضل و کرم سے مباہاتیہ

ورق ورق شدہ عملیات کی ایک قدیم و نایاب کتاب

قیمت 335 روپے

مجموعہ مجرب عملیات

ہر ضرورت کے عملیات و تعویذات' بزرگوں کے روحانی تجربات

صفحات 228

عملیاتِ اولیاء' پر ہیز جمالی وجلالی' عشقِ الٰہی کے وظیفے' رسولِ مقبول ﷺ کی محبت اور زیارت کے اوراد' رسولِ کریم ﷺ کے اسماءِ گرامی کا وردِ مبارک' ایمان کی مضبوطی' شوقِ عبادت' گناہوں کی معافی کے اعمال' قبولیتِ دعا' استخارہ' فالنامہ حضرت علیؓ و دیگر فالنامے' رزق کی فراخی' تسخیرِ خلق' حل المشکلات' محبت کے عملیات' بغض' جدائی' تباہی اور دشمن کی زبان بندی کے عملیات' اولاد حاصل کرنے' چور کی پہچان' قیدی کی رہائی' بیماری اور آسیب کے عملیات' تمام بیماریوں کے عملیات' دفع جن کے خصوصی عملیات' قرآنی سورتوں اور آیتوں کے عملیات' نظرِ بد دور کرنے کے عملیات' جادو ٹونے اور طلسم کا اثر زائل کرنے کے عملیات' جن بھوت دفع کرنے کے متفرق عملیات' حضرت غوث الاعظمؒ' حضرت داتا گنج بخشؒ' حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے عملیات (اس کتاب کے شروع کے 26 صفحات کم ہیں۔)

عملیات وطب کی مکمل تفصیلی فہرست کتاب کے ہمراہ روانہ ہوگی۔

ڈاک خرچ بذمہ خریدار

کتب خانہ شانِ اسلام

راحت مارکیٹ' اردو بازار' لاہور۔ (پاکستان) فون 7351120

کا ساتھ دیا تھا۔ اور تقسیم دار العلوم کے وقت مولانا سعید احمد صاحب کی کھل کر مخالفت کی تھی۔ لیکن جب سے کہ انہوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مولانا قاسم نانوتوی کے نام کردہ دار العلوم کے لیے حضرت قاری طیب صاحبؒ کے جد امجد اُن کے گھر والے موقوفہ سے روپے دیتے رہے۔ مولانا سالم صاحب بھی بڑی حد تک ٹھیک ہیں۔ اور اس کے بعد تو دو سو سے زیادہ مدرسے رائج و زیر نگرانی کے سو رہ گیا ہے جائے گا۔ ۱۰۰ ——— رہے مولانا شمس الحق صاحب افغانی کی وراثت کا بھی خیال نہیں ہے۔ مولانا سالم صاحب تو کچھ فدر کرتے بھی ہیں۔ لیکن اُن کے رشتے دار تو دار العلوم صاحب کی فرمانبردار کو بھی ٹھوکر پر رکھتے رہے ہیں۔ اب یہ گھر شاید کہ عنقریب روپے ہیں۔

بڑی حماقت بھی مولانا سالم کے رشتے داروں کو مولانا اسعد مدنی صاحب سے اس بات کی کوالیٹی دیوبند اور شیخ الہند اکیڈمی کو نظر انداز کرنا گیا ہے۔ اور جب سے ایک مدرسے کے بجائے کئی اداروں کے قبضے میں آئی۔ ایسے مدرسے کی آگ کو دیکھنے کی کوئی دلچسپی نہیں۔ نواب رفیق احمد اور حبیب برادری کو کیا نمائندگی ملی ہیں لوگوں نے خاندان فاکی کو ٹھوکر سے مسترد کیا ہے۔ وہی لوگ اب بھی اپنی صف میں رہنمائی نظر آرہے ہیں۔

خانوادہ مدنی کے پاس سے نکلے تھے۔ لیکن خاندان قاسمی کے ہونہار افراد نے بھی سارے کام چھوڑ کر کے رکھ دیا ہے۔

اب اس طرح کے موضوعات پر قلم اٹھانے سے پرہیز کیا ہے۔ لیکن جب کہ اہل دیوبند کے ساتھ ناانصافیاں دیکھتے ہیں۔ اور ظالموں کو روپے والے کو بھی ٹوکنا ضرور کرتے دیکھتے ہیں۔ اور شریفوں کی شرافت اور ایثار کرنے والوں کی خود داری اور ساتھ کو پامال ہوتے دیکھتے ہیں۔ تو ذکر کرتا ہے اور اس بات کا اعلان محسوس ہوتا ہے کہ کہیں یہ مدرسہ بھی خاندان تاکی کے ہاتھوں سے نکل جائے۔ ہمارے خیال میں صرف اپنے اولادوں کو سلط کر دینے سے کام نہیں چلے گا۔ اور صرف جیسا سوا میں اپنے نام ڈال دینے سے اپنے مستقبل کی حفاظت نہیں ہوگی۔ بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اہل دیوبند کے دل جیتے جائیں۔ اور دیوبند کی برادری کے بڑوں کی قربانیاں یاد رکھی جائیں۔ اور دیوبند میں رہنے بسنے والی دوسری برادریوں کے بھی دلوں کو فتح کیا جائے۔ اور مدرسہ کو اشتراکی اور الشرکے بندوں کی امانت کہہ کر چلایا جائے۔ یہ کہنا کہ ہمارے خاندان کی ملکیت ہے اور ہمارے آباؤ اجداد کا سرمایہ ہے۔ صرف خام خیالی ہے جس کبیرہ گناہ بھی ہے۔ اور تعصب کے ساتھ ہے روانی بھی ہے۔

دوسری تخلیف دہ بات دار العلوم وقف میں یہ بھی ہے کہ حضرت قاری طیب صاحبؒ کی اولاد کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔ کیا

مولانا اسعد مدنی صاحب مولانا سالم صاحب کے سگے بھائی جیسے ہیں۔ یہ کہنا صاحب حکیم الاسلام کے خلاف ہے۔ اگر کسی وجہ سے قاری طیب صاحبؒ کے خاندان والوں کی کوتاہی رہی تھی۔ تو مولانا سالم صاحب کے بعد مولانا اسلم اس جگہ کے حقدار بنتے ہیں۔ لیکن جہاں تصور جاگیر اور وراثت آڑے آجاتی ہیں وہاں ایسی غلط فہمیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور عوام میاں کسی اہل کو آگے بڑھنے نہیں دیتیں۔

جلسے کی بڑھ تری کامیابی کی علامت نہیں ہے۔ دیکھنے کی بات یہ ہے کہ حضرت قاری طیب صاحبؒ کے چاہنے والوں کو ہم نے کہاں سے کہاں تک پایا۔ اور مسلک دیوبند کی آبیاری کرنے والوں کو ہم نے کتنا دیکھا یا نہ دیکھا۔

آخر میں ہم المسلم دیوبند کی بات لگ کے بنا کسی حالت میں جب ہم نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور ان لوگوں کی خدمات کی اہمیت اور انتہا پر نور دیتے ہیں۔ جو مولانا اسعد مدنی صاحب کے خاص طور پر مخالف رہے ہیں۔ انہوں نے مولانا کے مقدمات اپنے اکھاڑے میں لیے کیے تو نہیں اس بات کو اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہاں بھی سستے کے سوا آپ کچھ نہیں۔ صرف ٹوپی اور نمائش پسندی کے فوٹوں کو کچھ نہیں مل جایا کرتا۔ وہ لوگ جو مسلمانوں کی بہتری کے دعوے دار تھے۔ اور جو مولانا اسعد مدنی کی حمایت کو "سیاسی" قرار دیا کرتے تھے۔ انہوں نے مولانا کے بکھرے ہوئے کو صرف "سیاسی" قرار دیا کرتے تھے۔ انہوں نے مولانا کے بعد قوم کو کیا دیا۔ مسلمانوں کو کوئی مسئلہ انہوں نے حل کرا دیا۔ کیا انہوں نے اردو کی انصاف دلانے کی کوشش کی۔ ؟ ظاہر ہے کہ کسی بھی محاذ پر انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ اور کیا ہی گروہ نے آج تک مسلمانوں کا کوئی بھی مسئلہ حل نہیں کرایا۔ البتہ سیاسی اپنی پگڑیاں ضرور بچا گئیں۔ اور رہنمائی و اثر و رسوخ اپنے داموں میں رہنے دیا۔ انہوں نے مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں میں مناسب نمائندگی مطالبہ کیا۔ ؟ ظاہر ہے کہ کسی بھی سیاسی اور کسی سیاس